دین عجائب پرستی اختیار کرو تو اسکا جواب یہ ہی کہ تو خود اگر دین اسلام اختیار کر اور اس
باطل پرستی سے باز آ اور اخلاق کو بھی نصیحت کر کہ وہ بھی کفر پرستی سے باز آئے اپنے
پیدا کرنے والے کو پہچانے ورنہ یاد رکھ کہ مثل سگ و خوک کے ہم سب کے ہاتھ سے
مارا جائیگا آیندہ تجکو اختیار ہی ہمنے سمجھا دیا یہ جو اہل اسلام نے پکار کر جواب مین کہا اُس نقابدار
نابکار نے مثل مار سر و دم بریدہ کے پیچ و تاب کھایا اور پکار کر کہا کہ معلوم ہوا کہ تم سب کی
قضا ہی آئی ہی مین کیا کرون جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے دیکھون کیسا بہادر
ہی کہ مجھ سے مقابلہ کرتا ہی مین موجود ہون اہل اسلام نے جواب دیا کہ یا تیری قضا تجکو کھینچکر
یہان لائی ہی یا ہم سب کی قضا آئی ہی تمہارا وہ ہم آتے ہین تجھ سے مقابلہ کرنے کو یہ کہکر ایک پہلوان
نے صف مین سے مرکب نکالا اور لندھور و مالک سے اجازت لیکر میدان کا راستہ لیا ان
دونون صاحبون نے اُسکو سپرد خداوند کریم کیا وہ سردار اسلام مرکب کو مہمیز کر کے
نقابدار کے ہم مقابلہ ہوا۔ بقصد لڑنے کے در زنی نقابدار نے یہ قصد دیکھکر کہا کہ مین تم ایسے
نامردون سے ہم لڑنگا ورنہ مہین ہوتا ہون مین پھر تجکو آگاہ کرتا ہون کیون اپنی مفت جان
شیرین کو تلف و برباد کرتا ہی مجھ ایسے بہادر سے مقابلہ کر کے بیکار رایگان کرتا ہی اُن مرد
خدا پرست نے جواب دیا کہ تو اپنے حال پر رحم نہ کہا جو تیرا جی چاہے حربہ کر یہ مقام رزم
ہی نہ جائے وعظ و پند پس حربہ اُٹھا کہ مین موجود ہون اُسنے کہا کہ پہلے تو حربہ کر پھر مین
حربہ کرونگا مرد خدا پرست نے جواب دیا کہ ہم لوگون کا دستور نہین ہی کہ حریف پر پیشدستی
اور سبقت کرین جب تیرے حربہ سے خداوند کریم ہمکو بچائیگا تو ہم بھی حربہ کرینگے یہ جو نقابدار
نے سنا برہم ہو کر جواب دیا کہ مین تجھ ایسے پر کیا حربہ کرون اور اپنی تلوار کو تجھ ایسون کے
خون سے بھرون مجکو شرم آتی ہی اور حیا کرتا ہون مین تیری مشکین باندھے لیتا ہون یہ
کہکر نقابدار نے قصد کیا کہ مرکب کو مہمیز کر کے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر اس خدا پرست کو
مرکب پر سے اُٹھا لون اُسکا اس قصد سے بڑھنا تھا کہ وہ باد جو کہ اسکے سر پر سایہ فگن تھا
ایک مرتبہ پرواز کر کے مرد خدا پرست کے سر پر آیا اپنا سایہ ڈالا سایہ کا پڑنا تھا کہ مرد
خدا پرست کو مرکب پر سے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر کے زمین پر مارا اور کہا کہ اب کیا

کہتا ہو دین عجائب پرستی قبول کرنی ہن مرد خدا پرست نے کچھ جواب نہ دیا خاموش رہے
نقابدار نے انکو اُسی طور سے زمین پر پٹک دیا اور پھر آواز دی کہ اور کوئی میرے مقابلہ کو
آئے یہ رنگ جنگ و پیکار دیکھکر سب اہل اسلام دنگ ہو گئے ادھر اسنے مبارز طلب کیا
اور ایک سردار لندھور سے اجازت لیکر آیا جب قریب پہونچا باز نے اپنا سایہ اس سردار پر ڈالا
وہ بحس و حرکت ہوا اسنے کمربند پکڑکر اٹھا لیا اور زمین پر دے مارا وہ بھی بے حس و حرکت مثل
سب کے پڑا رہا کہ صحرا سے ایک بگولہ گرد کا بلند ہوا اس سے صدائے زنگ پیدا ہوئی
سب اُس طرف کو دیکھنے لگے دامنہ گرد کا شق ہوا اُس سے ایک عیار نقابدار ابلق پوش
بانہائے عیاری آراستہ کیے ہوئے پیدا ہوا آتے ہی اُسنے نقابدار کو اسلام کیا نقابدار نے اشارہ کیا کہ
انکی مشکین باندھ لو اُس نقابدار نے اُن دونون سردارون کی مشکین باندھ لین اور
ایک طرف کو مثل مجرمون کے کھڑا کر دیا وہ سر جھکائے خاموش کھڑے ہین نقابدار
نے پھر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے اور ایک سردار نکلا اسنے لندھور سے اجازت
لیکر اُس سے مقابلہ کیا اسی طریقہ سے نقابدار نے اُسکو بھی مرکب پر سے اُٹھا لیا اُسکی
عیار نے مشکین باندھ لین اور انھین کے برابر کھڑا کر دیا راوی بیان کرتا ہی کہ اُسدن
نقابدار نے اسی طریقہ سے ستر سردار لشکر اسلام کے اسیر کیے کہ شام ہو گئی نقابدار
نے اخلاق کو اشارہ کیا کہ طبل بازگشت بجوا دو کہ شام ہو گئی ہی کل پھر آکر مقابلہ کرونگا
طبل جنگ بجوا دینا یہ کہکر اور ان سب اسیرون کو مع اپنے عیار کے لیکر جدھر سے آیا تھا
اُسی طرف کو چلا گیا راوی بیان کرتا ہی کہ مہتر چالاک و مہتر برق فرنگی لشکر مین موجود تھے
یہ ایک خاموش کھڑے دیکھ رہے تھے جب اُنھون نے دیکھا کہ نقابدار میدان جنگ سے
سردارون کو اسیر کرکے جدھر سے آیا تھا اسی طرف کو چلا گیا تا ہم اِن دونون نے صلاح کی کہ چلکر
راہ مین عیاری کرین یا جہان یہ رہتا ہو اسکا مقام تلاش کرکے عیاری اسیر کرکے اسکو قتل کرین اور
رہا یہ امر تو بخوبی ثابت ہو گیا ہی کہ یہ ساحر ہی اور ساحر زبردست ہی اور یہ جو باز اسکے سر پر گردش کرتا ہی
اسکا عکس پڑا سردار کی قوت کم ہو گئی مبتلائے سحر ہوا نقابدار نے گرفتار کر لیا جب تک یہ نہ مارا جائیگا
اسوقت تک اس بلا سے نجات نہ ملیگی اور نہ یہ سردار رہا ہونگے اوستاد و مرشد یہان موجود نہین

ہین ورنہ وہ ضرور فکر کرکے اسکو قتل کرتے اور ان سب کو ضرور رہا کرتے بڑی خرابی کی بات ہی کہ جب وہ تشریف لائینگے اور انکو خبر ہوگی تو وہ یہ ضرور ہم سے اور تم سے فرمائینگے کہ تم لوگ لشکر مین موجود تھے اور تمھاری حالت موجودگی مین اسقدر سردار اسیر ہو گئے اور تم لوگون نے کوئی تدبیر نہ کی بہت بڑا الزام ملیگا اور واقعی امر یہ ہی کہ ہم موجود ہون اور ایک ساحر ہماری موجودگی مین آکر اور سرداروں کو اسیر کر لیجائے اور ہم سے کچھ نہ ہو سکے تو لازم ہی کہ ہم اور تم ملکر چلین اور جس طور سے ممکن ہو کوشش کرکے اور عیاری کرکے اسکو قتل کرین چالاک نے کہا کہ چلو پس یہ دونون اُسکے عقب مین پاے شاطری مارتے ہوئے اور فکر عیاری کرتے ہوئے چلے جاتے ہین اور وہ نقابدار وہ اُن سردارون کو اسیر کیے ہوئے مع عیار کے چلا جاتا ہی ادھر اخلاق نے بموجب اُسکے اشارہ کے طبل بازگشت بجوا دیا لہٰذا حضور کے بھی لشکر مین کوس بازگشت پر چوب پڑی دونون لشکر اپنے اپنے مقام کی طرف واپس گئے کفار خوش و مسرور تھے اخلاق وزیر سے کہتا جاتا تھا کہ دیکھا تمنے کہ میرے دوست نے کیسی کمک کی اب تو یقین ہوتا ہی کہ ان خدا پرستون کا خاتمہ ہو جائیگا اب انکا زندہ بچنا محال ہی وزیر کہتا ہی کہ ضرور ادھر اہل لشکر باہم یہ تقریر کرتے ہوئے واپس چلے جاتے ہین کہ اب ان خدا پرستون کا خاتمہ ہی آج ہی نقابدار نے آتے ہی کسقدر اہل اسلام قید کر لیے ہین اسی طور سے سبکو اسیر کرکے لے جائیگا بڑا زبردست ہی مقام خوشی و خورمی ہی کہ اب اہل اسلام کا خاتمہ ہو جائیگا بہت مغرور ہو رہے تھے سارا غرور مٹ جائیگا ہزارون و لاکھون کو قتل کیا سیکڑون ملک تباہ کیے اب سب کا عوض ملیگا ان سب کی قضا یہان لائی ہی خلاصہ یہ کہ کفار یہ تقریر کرتے ہوئے مقام فرودگاہ پر آئے لشکر نے کمر کھولی سب کے سب اپنے بستر پر بہ راحت سے بیٹھے باہم خوشیان کرنے لگے اخلاق بھی پوشاک بدل کر آیا دربار آراستہ ہوا اہل دربار سے نقابدار کے مقابلہ کا ذکر ہونے لگا ادھر خدا پرست مغموم و محزون اپنی فرودگاہ پر آئے سب اہل اسلام کو یقین ہو گیا ہی کہ یہ نقابدار ساحر ہی اور بہت بڑا زبردست ہی جو اُسکے مقابلہ کو جاتا ہی یہ سحر کرکے اسکو مبتلاے سحر کرتا ہی اور اسیر کر لیتا ہی خداوند کریم خیر کرے اُسکے شر سے ہم سبکو بچائے لہٰذا حضور والا کے اہل لشکر کو اطمینان و تقیے ہوئے اپنے ہمراہ لیکر آئے سب اپنے اپنے مقام پر جاکر

راحت پذیر ہوئے کمرین کھولین لندھور و مالک سنے دربار کیا سب سردار آکر حاضر دربار
ہوئے نقابدار کا ذکر ہونے لگا کہ یہ حرامزادہ سحر کر کے سردار کو اسیر کر لیتا ہی خیر جو مرضی خداوند
کریم ہی ہم تو اُسکی ذات پر بھروسہ کر کے مقابلہ کرینگے اور کیا ہی وہ ہم سب کا حافظ و نگہبان
ہی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اُدھر اخلاق نے بادۂ ناب سے گرم ہو کر طبل جنگ بجنے کا بموجب حکم
نقابدار حکم دیا لشکر کفار مین کوس حربی پر چوب پڑی سب لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ
ہوگا سب سامان کرنے لگے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے لگے ہرکارے لشکر اسلام
کے یہ خبر سنکر چلے تھے کہ آکر بارگاہ مین پہونچے مجرا بجا لائے سلام کیا دعا دیکر عرض کیا کہ پھر
اخلاق قزاق نے طبل جنگ بجوایا ہی کل اسکا پھر قصد ہی کہ میدان جنگ مین نکل کر غلامان
سرکار و غلامان صاحبقران سے مقابلہ کرین باقی خیریت ہی یہ سن کے لندھور نے حکم دیا
کہ بنا بید ربانی بجے طبل جنگ ہمارے لشکر مین بھی ہمکو کوئی خوف نہین ہی اگر اُسنے اُس
نقابدار کے بھروسہ پر طبل جنگ بجوایا ہی ہم بھی خداوند کریم کے بھروسہ پر طبل جنگ بجوا کر
مقابلہ کرینگے چنانچہ یہان بھی کوس حربی بجایا گیا اہل لشکر صداے نقارہ جنگ سن کے سامان
جنگ و پیکار کرنے لگے دونون لشکرون مین نقارہ جنگ بج رہا ہی سامان جنگ دونون
طرف ہو رہا ہی طلایہ پھر رہا ہی یہان تو یہ سامان ہی اودھر برق و چالاک عقب نقابدار مین
بڑی دور تک گئے مگر کی کوئی تدبیر نہ بن پڑی جب نقابدار قریب ایک درہ کوہ کے پہونچا
اُس درہ کوہ سے غبار پیدا ہوا نقابدار مع اُن سب سردارون کے اور عیار کے اُس غبار مین
پوشیدہ ہو گیا برق و چالاک دونون علیحدہ تھے اس سبب سے یہ دونون نے باہم
صلاح کی کہ اس درہ کوہ مین چلکر دیکھو یہ نقابدار اسی درہ کوہ مین چلکر گیا ہی اور اسی مین رہتا ہی
یہ دونون اندر آئے بہت بہت تلاش کیا کہین نشان نہ ملا رات بھر اس درہ کوہ و صحرا
مین ڈھونڈا کیے کہین پتہ نہ ملا نہ نقابدار کا نہ اُن سرداروں کا آخر کو عاجز و پریشان ہو کر بوقت
سحر وہان سے طرف لشکر کے روانہ ہوئے راہ مین باہم صلاح کر لی کہ آج جو نقابدار مقابلہ کو
آئیگا اور مقابلہ کر کے واپس جانے لگے گا تو ہم اور تم قبل سے آکر یہان بیٹھ رہینگے یہ رائے کرتے
ہوئے باہم لشکر مین آئے یہان آگر دیکھا صبح ہو چکی ہی سردار اپنے اپنے خیمون سے مسلح و مکمل

ہو ہو کر نکل رہے ہین لشکر تیار ہی کہ لندھور وغیرہ برآمد ہوئے سب نے سلام و مجرا کیا لندھور
وغیرہ نے سلام و مجرا لیکر سوار ہونے کا قصد کیا کہ برق و چالاک نے سلام کیا لندھور
نے کہا کہ ای مہتر برق و چالاک آپ لوگ کل شب سے کہان تھے جواب دیا کہ ہم اوس نقابدار
کے عقب مین گئے تھے کہ بن پڑے تو کچھ عیاری کرین مگر کیا بیان کرین سب بیکار ہوا یہ کہکر
سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ آج قبل سے جاکر وہان ٹھہرین گے جب وہ اوس درہ کے اندر
جائیگا ہم وہان موجود ہونگے اوسکے عقب مین روانہ ہونگے اور ہم اوسکے ہمراہ اوس مقام پر
پہونچ جائینگے کہ جہان وہ قیام کرتا ہی اور کہین پوشیدہ ہوکر عیاری کرین گے لندھور وغیرہ
نے کہا کہ تمکو اختیار ہی یہ باتین کرتے ہوئے قریب مرکب آئے اور مرکب پر سوار ہوکر اور کل لشکر
کو ہمراہ لیکر میدان کارزار مین آگئے اودہر سے اخلاق اپنے لشکر کو لیکر آیا صف بندی ہوئی نقیبون
نے نکل کر نقابت کی سقون نے آبپاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھا دیا اب اہل اسلام کو انتظار ہی کہ کوئی
تو مقابلہ کو نکلے اور کفار کو یہ انتظار ہی کہ نقابدار آئے تو مقابلہ کرے دونون لشکرون کے لوگ
صحرا کی طرف دیکھ رہے ہین کہ اوسی طور سے بگولہ گرد کا پیدا ہوا وہ میدان جنگ مین آکر شق ہوا اوس سے
وہی نقابدار مع اپنے عیارکے ظاہر ہوا اخلاق کو سلام کیا اور کہا کہ اجازت ہی کہ مین جاکر
مقابلہ کرون اخلاق نے کہا کہ شوق سے جاؤ تمکو خداوند عجائب کے سپرد کیا وہ سلام کرکے
مرکب اوڑا کر میدان مین آیا سراپا دکھا کر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے کئی سردار لندھور
و مالک سے اجازت لیکر نکلے نقابدار نے اوسی طور سے اون سبکو اسیر کر لیا اور حوالے عیار
کے کیا قریب دوپہر کے نقابدار نے لیکار کر کہا کہ تم لوگون کی بڑی شہرت تھی کہ بڑے زبردست
ہین مگر مین نے تو کسیکو نہ پایا میرے نزدیک تو سب طفل مکتب سے بھی بدتر ہین کہ جو آیا مین نے
اوسکو مثل پھول کے مرکب پر سے اوٹھا لیا اور گرفتار کر لیا کیسے مبارز زبردست کو بھیج دیا
اسی کی شہرت تھی یہ جو لیکار کر کہا پس عادل شیر دل کو تاب نہ رہی اپنے پرے سے مرکب کو نکالکر
اور لندھور سے اجازت لیکر اوسکے مقابلہ کو آئے جیسے ہی قریب پہونچے اوسنے اشارہ کیا
باز نے آکر اونکے سر پر گردش کی وہ اس امر سے باز نہ آیا عجب جان باز تھا جیسے اوس باز کا
عکس عادل پر پڑا یہ بالکل بےحس و حرکت ہوگئے ہاتھ پاؤن قابو سے جاتے رہے نقابدار نے

مرکب کو بڑھا کر کہا کہ وار کر جواب کون دے اپنے قابو مین ہین تو جواب مین جب اسنے کچھ جواب نہ پایا مگر زنجیر پکڑ کر شل اُن سب کے انگوٹھی اُٹھا لیا عیار کے حوالے کیا کہ اسکو بھی اسیر کر و اسنے مشکین باندھ لین فاضل شیردل اجازت لیکر میدان مین آئے اُن پر بھی یہی واقعہ گذرا جب یہ بھی اسیر ہو گئے تو اور سردار نکلتے گئے راوی بیان کرتا ہی کہ اُسدن لشکر لندھور کے سوا سو سردار و سوار علاوہ سرداران نامی و گرامی کے نقابدار نے اسیر کر لئے قریب شام اخلاق سے طبل باز بجوا کر اور یہ کہکر کہ تم طبل جنگ بجوانا مین کل پھر آکر مقابلہ کرونگا اور اُن سبکو اپنے ہمراہ لیکر جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا دونون لشکر بعد جانے نقابدار کے طبل باز بجوا کر اپنی اپنی فرودگاہ پر آئے لشکر اسلام تو نہایت مغموم و رنجور تھا اور ایک تلاطم مچا ہوا تھا کہ پرے کے پرے خالی ہو گئے تھے لندھور کل لشکر کو لیکر قیام گاہ پر آئے لشکر لنے کر کھولی ہر مقام پر یہی چرچا ہی کہ یہ نقابدار بڑا ساحر زبردست ہی خدا اُن سے کیونکر جان بچاتا ہی لندھور نے دربار آراستہ کیا سب حاضر دربار ہوگئے بہت سے کرسیون و دنگلون پر غاشیہ پڑے ہوئے ہین لندھور نے سب کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ بڑی خرابی کی بات ہی کہ نہ تو لشکر مین آجکل صاحبقران تشریف فرما ہین کہ وہ ملاحظہ کرین نہ بادشاہ اسلام ہین اور لشکر پر یہ تباہی نازل ہوئی دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی ہمکو اس امر کا یقین ہی کہ ہم سب کی قضا یہان ہم سبکو لائی ہی افسوس اس امر کا ہی کہ نہ تو صاحبقران کی زیارت نصیب ہوئی نہ بادشاہ کی نہ اِن دونون بزرگوارون مین سے کوئی ہمارے سر پر موجود ہی کہ کشتہ یک دفن و کفن ہو بڑی خرابی کی بات ہی خیر جو مقدر مین لکھا تھا وہ پیش آیا اور جو لکھا ہوگا وہ پیش آئیگا جو مرضی خدا اُسمین کیا زور اور کیا چارہ لندھور تو یہان یہ کلام کر رہے ہین اودھر اخلاق خوش خوش مع لشکر کے فرودگاہ پر پہونچا اہل لشکر نے کمر کھولی اخلاق بارگاہ مین آیا دربار آراستہ ہوا بیٹھتے ہی حکم دیا کہ بجے طبل جنگ نقارہ رزمی بجایا گیا ہرکارون نے لشکر اسلام مین خبر پہونچائی وہان بھی بحکم لندھور نقارہ بجا دونون طرف سامان جنگ ہونے لگا اودھر لندھور نے ادھر اخلاق نے دربار برخاست کیا اپنے اپنے مقام پر سب نے آکر استراحت کی انتظار سحر مین بسر کرنے لگے یہان نقارہ جنگ بجا ہی سامان جنگ

ہو رہا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ برق و چالاک قبل روانہ ہونے نقابدار کے لشکر سے نکل کر
اور درہ کوہ مین آکر پوشیدہ ہو کر بیٹھے تھے اور نقابدار کا انتظار کر رہے تھے کہ ایکایک
دیکھا ان دونون نے کہ نقابدار مع سردارون کے کہ جنکو اسیر کیا تھا اور اپنے عیار
کے تیز چلا آتا ہے یہ دیکھ رہے تھے اور خیال کر رہے تھے کہ اسی درہ مین آئیگا وہ جب قریب
درہ پہونچا تو اسی طور سے غبار پیدا ہوا نقابدار اسی غبار مین پنہان ہو گیا سب سردارون کو
یہ دیکھتے رہے اور اس انتظار مین رہے کہ اب نقابدار درہ مین آئیگے اور جب آگئے مگر
نقابدار نہ آیا جب غبار برطرف ہوا تو دیکھا کہ نہ نقابدار ہے نہ سردار انکا تو پتہ تک نشان
تک نہین ہے یہ دونون حیران ہوئے کہ یہ سب کے سب کیا ہوئے غبار کے اندر جاکر کدھر
غائب ہو جاتے ہین خلاصہ یہ کہ رات بھر تلاش کیا لیکن پتہ نہ ملا حاضر ہوکر لشکر کو روانہ ہوئے
داخل لشکر ہوکے لندھور وغیرہ سے ملکر سب حال بیان کیا آج تجویز کر لیا تھا کہ اپنے کو
غبار مین ڈالدینگے خلاصہ یہ کہ دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے نقابدار آیا
مبارز طلب کیا بہت سے سردارون نے نکل کر مقابلہ کیا یکے بادیگرے اور سب اسیر ہوئے
ہشکی پہلوان کے دو پہر تک نقابدار نے قریب اسی سردارون کے اسیر کیے یہ حال دیکھکر
ارشون پریزاد کو تاب باقی نرہی لندھور سے اجازت لیکر میدان مین آیا یہ بھی مثل عادل
و فاضل کے اسیر ہوا الماس بن لندھور نے مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوا فرہاد خان بیکغرل نے
نکل کر سامنا کیا وہ بھی اسیر ہوئے خلاصہ یہ کہ آج کی میدان داری مین کوئی سردار زبردست
نہ لشکر لندھور کا باقی رہا نہ لشکر مالک اژدر کا دس میدان داریون مین کوئی باقی نرہا
سوائے مالکمے لندھور و اہل لشکر کے راوی بیان کرتا ہے کہ ہر روز برق و چالاک فکر
عیاری مین جاتے ہین اور فکر کرتے ہین مگر کچھ بن نہین پڑتا ہے کہ کیا کرین تین چار مرتبہ اپنے
کو غبار مین ڈالدیا مگر وہ لوگ غائب ہوگئے یہ رہ گئے خلاصہ یہ کہ وہ نقابدار اُن
سب اسیرون کو لیکر چلا گیا دونون لشکر واپس آئے خلاصہ یہ کہ صاحباکہ مین نے تحریر
کیا ہے کہ دس میدان داریان ہوئین اس دس دن کی جنگ و پیکار مین قریب دو ہزار
سردارون و اہل لشکر کے نقابدار نے اسیر کر لیے اور ایک بھی کچھ نہ بنا سکا لاکھ لاکھ برق و

چالاک نے کوشش کی مگر نقابدار کا پتہ نہ چلا کہ کدھر سے آتا ہی اور کدھر کو چلا جاتا ہی جب یہ عاجز ہوئے اور کچھ تدبیر نہ ہو سکی اور دیکھا کہ سوائے لندھور و مالک کے سرداران زبردست مین سے کوئی نہین رہا سب اسیر ہو گئے ہین سوائے اہل لشکر کے جب اسقدر سرداران زبردست اسکا کچھ نہ بنا سکے تو اہل لشکر کیا بنا لینگے اور ادھر لندھور و مالک اسیر ہوئے یہ لشکر تباہ ہوا اور اب عرصہ کیا ہی کل انکا بھی خاتمہ ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ چلکر بادشاہ اسلام کو اس حال سے آگاہ کرو تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین یہ باہم صلاح کر کے دونون عیار یعنی برق و چالاک اسی وقت بدون آگاہ کیے مالک و لندھور کے طرف طلسم نوخیز جمشیدی کے روانہ ہوئے خدمت بادشاہ اسلام مین کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا پہلے حال لشکر کا سماعت ہو کہ جب گیارھوین دن لندھور و مالک لشکر کو لیکر میدان مین آئے اور ادھر سے اخلاق آیا نقابدار بھی آیا اور مقابلہ کے لیے میدان مین نکلا اور مبارز طلب کیا لندھور نے قصد کیا کہ مین مقابلہ کو نکلون کیونکہ شب ہی سے دل مین ٹھان لیا تھا کہ کل مین خود نکل کر مقابلہ کرونگا اور ایک ہی ضرب گرز مین نقابدار کا خاتمہ کر دونگا ادھر مالک نے شب کو اپنے دل مین یہ تجویز کر لیا تھا کہ کل مین نکل کر نقابدار سے مقابلہ کرونگا اور نقابدار کو نیزہ پر اُٹھا کر اس زور سے زمین پر مارونگا کہ نقش زمین ہو جائیگا یہ دونون صاحب اپنے اپنے دل مین تجویز کر چکے تھے شب کو جب میدان جنگ مین پہونچے اور نقابدار نے مبارز طلب کیا لندھور نے قصد کیا اور مرکب طلب کیا کیونکہ یہ فیل میمونہ پر سوار تھے ابھی مرکب نہین آیا تھا کہ مالک اژدر صاحب نیزہ دوسر چاکر شہ علام حیدر نے اپنے بادپای عربی کو صف سے نکالا اور سامنے لندھور کے آ گئے اور کہا کہ ای دارائے ہند لندھور بن سعدان مجکو اجازت دیجیے کہ مین جاکر نقابدار سے مقابلہ کرون اور اس نقابدار کو اس حرکت ناشایستہ کی سزا دون لندھور نے جواب دیا کہ آپ جانشین صاحبقران ہین آپکو زیبا ہی کہ مجکو اجازت فرمائیے کہ مین جاکر مقابلہ کرون اور اپنے دل کا حوصلہ نکالون میری موجودگی مین آپکو زیبا نہین ہی کہ آپ مقابلہ کو تشریف لیجائین ہان جب مین نہ ہون اُسوقت اختیار ہی

مالک نے جواب دیا کہ یہ امر غیر ممکن ہی پہلے جانشین آپ ہین دوسرے وست راستی
ہین آپکو زیبا ہی کہ آپ لشکر مین موجود رہین تاکہ لشکر کو اطمینان رہے آپکی موجودگی گویا
حمزۂ صاحبقران کی موجودگی کے برابر ہی اگر وہ لشکر مین نہین تشریف فرما ہین آپ تو موجود
ہین پس میرے بعد آپکو اختیار ہی مین آپکو ہرگز ہرگز نہ جانے دونگا اپنی موجودگی مین لندھور
نے کہا کہ یہ امر ممکن نہین ہی اب انکے آنکے تکرار ہونے لگی یہ کہتے ہین کہ مین مقابلہ کو جاؤنگا
لندھور کا قول ہی کہ مین جاؤنگا جب یہ قصد بڑھنے کا کرتے ہین مالک روک لیتے ہین جب مالک
ارادہ کرتے ہین لندھور مانع آتے ہین اہل لشکر دیکھو رہے ہین حیران ہین کہ دیکھیے ان دونون
سرپرستون مین سے کون جاتا ہی اور کس سے جدائی پہلے ہوتی ہی بڑے عرصہ تک یہی بحث رہی
آخر جب نقابدار نے دیکھا کہ کوئی مقابلہ کے لیئے نہین نکلتا ہی تو پکار کر کہا کہ تم لوگون پر میرا
ایسا خوف غالب ہوا کہ اب کوئی مقابلہ کو نہین آتا ہی وہ جرائت و مردی کیا ہوئی مین کب سے
انتظار کر رہا ہون پس اسی جرائت و قوت پر یہان آئے تھے کہ ایک تن تنہا نے تم سب کو
عاجز کر دیا یہ جو نقابدار نے پکار کر کہا مالک نے کہا لندھور سے کہ آپ نے سنا یہ نقابدار
نابکار کیا بیہودہ گفتار کر رہا ہی بس آپ مجھکو جانے کی اجازت عنایت فرمایئے ورنہ مین اپنے کو
ہلاک کرونگا لندھور نے ناچار ہو کر مالک سے فرمایا کہ خیر آپ ہی پہلے ہم سے تشریف
لیجایئے بعد آپ کے ہم بھی آتے ہین عرصہ کا پس و پیش ہی بہت زمانہ نہین گذرنے والا آپکو
سپرد خداوند کریم کیا مالک نے یہ سن کے سلام کیا اور مرکب کے تنگ کو درست کر کے
دامن گردان کر سوار ہوئے اور طرف میدان کے چلے سب اہل لشکر نے گھیر لیا مالک
نے سب سے کلمات پند و نصیحت فرما کر اور بے ثباتی دنیا کی حالت بیان کر کے ہر ایک کو رخصت
کیا لندھور بھی چند قدم ہمراہ آئے تھے انکو بھی قسمین دیکر پھیرا اور آپ مرکب کو چمکا کر بمقابلہ
نقابدار آئے نقابدار نے جیسے مالک کو آتے ہوئے دیکھا للکار کر کہا کہ او سوار پہلے تو یہ بتا
کہ تیرا نام کیا ہی تاکہ تو گمنام میرے ہاتھ سے مارا نہ جائے مالک نے جواب دیا کہ مجھکو خادم حمزۂ
عرب نظر کردہ امیر شرق و غرب مالک اژدر صاحب نیزہ دو سر سب کہتے ہین تو اپنا نام بتا بہادر
کا نام بیکار دریافت کرتا ہی انکا تو نام نوک شمشیر و زبان نیزہ سے ظاہر ہو جاتا ہی نقابدار نے

جواب دیا کہ مجکو نام ظاہر کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ یہ مجکو بخوبی معلوم ہی کہ مین تیرے ہاتھ سے قتل نہ ہونگا بلکہ مین تجکو مثل سب کے اسیر کر لونگا پھر کیا ضرورت ہی کہ مین اپنا نام ظاہر کرون مالک نے جواب دیا کہ خیر اگر ضرورت نہین ہی تو نہ ہو ہم خود دریافت کر لینگے تو جاتا کہان ہی راوی بیان کرتا ہی کہ وہ جو سردار نقابدار اسیر کر کے اپنے ہمراہ لیے جاتا تھا دوسرے دن اُنکو اس صورت سے لاتا تھا کہ اُسکے ہاتھون مین آہنی موگریان ہوتی تھین وہ آکر صف باندھکر ایک طرف کھڑے ہوتے ہین اور جنگ کا تماشہ دیکھتے ہین صفت یہ ہی کہ سب آزاد ہوتے ہین اُنمین کوئی اسیر نہین ہوتا ہی سب رہا ہوتے ہین مگر ایسے مبتلاے سحر ہین کہ اُنکو اپنے تن بدن کا بالکل خیال نہین ہی نہ ہوش ہی یہ بھی وہ نہین جانتے ہین کہ ہم ہین کہان اور کس بلا مین مبتلا ہین بالکل عالم سکوت مین سر جھکائے خاموش کھڑے رہتے ہین کبھی کبھی سر اُٹھا کر لشکر اسلام کی طرف دیکھ لیتے ہین اگر کچھ کلام بھی کرتے ہین تو یہ کلام کرتے ہین لشکر اسلام اُس سردار سے مخاطب ہو کر جو کہ نقابدار کے مقابلہ کو آتا ہی کہ اے بھائیون آگاہ ہو اور پہچانو کہ ہم سبکا خدا خداوند عجائب لگار ہی اور بہت بڑا خدا ہی معاذ اللہ خداے نادیدہ کوئی چیز نہین ہی خداوند عجائب کے آگے عجائب پرستی دین حق اور عجائب لگار خداوند برحق و مطلق ہی پس دین عجائب پرستی اختیار کرو اور نقابدار نامدار کی اطاعت کرو ورنہ مثل ہمارے تم بھی پچھتاؤگے جیسے ہم پچھتارہے ہین کیا بیان کرین کہ جو ہمارا حال ہی ہمکو حمزہ نے اس زمانہ تک ضلالت مین مبتلا رکھا اور ہمکو اپنے اصلی مذہب سے آگاہ نہ ہونے دیا بالکل راہ ضلالت و کفر کا ہمکو راستہ بتایا ہم نے وہ عجائبات یہان آکر دیکھے کہ ہم بیان نہین کر سکتے ہین پس یہی جی چاہتا ہی کہ ان موگریون سے اپنا سر پھوڑ کر مر جائین یہ تمنے کیا کیا کہ اپنے اصلی خدا کو نہ پہچانا اور اُسکی بندگی کرنے والون سے مقابلہ کیا یہ کہتے ہین اور قصد کرتے ہین کہ موگریان سر پر مار لین مگر سر تک لیجاتے ہین اور پھر ہاتھ روک لیتے ہین جیسے کوئی پکڑ لیتا ہی پھر سر جھکا کر خاموش ہو جاتے ہین پھر جب کلام کرتے ہین تو یہ کرتے ہین ہر روز یہی طریقہ ہوتا ہی آج بھی وہی واقعہ ہوا اہل اسلام اون کی ان باتون کا کچھ جواب نہین دیتے ہین خاموش سنا کرتے ہین اور افسوس کرتے ہین اُنکے حال پر کہ کیسے کیسے دیندار و ایماندار مبتلاے بلا ہین

راوی بیان کرتا ہی کہ آج بھی وہی کلام کیے اج سب سردار ہین جسفندر نقابدار اسیر کرکے لیگیا ہی نہ تو مالک نے جواب دیا نہ اہل لشکر نے بلکہ افسوس کیا ادھر مالک قریب نقابدار مرکب مہمیز کرکے آئے نقابدار نے باز کو اشارہ کیا وہ سر پر مالک کے آکر گردش کرنے لگا اپنی حرکت سابقہ سے باز نہ آیا اُسنے تین مرتبہ گردش کی اور پھر آکر نقابدار کے سر پر سایہ فگن ہوا وہ ادھر گیا ادھر مالک شل مردہ صد سالہ کے ہوگئے نقابدار نے کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھا لیا اور اپنے عیار کے حوالے کیا اُسنے مشکین باندھ لین لشکر مالک لندھور مین ایک شور و غل بلند ہوا عربون نے اپنے گریبان چاک کر ڈالے منھ پر خاک ملی اور یہی حال لشکر لندھور و دیگر اہل اسلام نے کیا اور سب نے قصد کیا کہ ایک مرتبہ نقابدار پر جا پڑین مگر لندھور نے سبکو روکا اور کہا کہ تم لوگ پریشان نہو خدا کو یاد کرو مین ابھی جاکر اس نقابدار کو قتل کرتا ہون مین خود اس وقت سبقت کرونگا جاتے ہی گرز کا وار کرونگا یہ کہکر قصد کیا کہ مرکب کو مہمیز کرون کہ سب اہل لشکر لپٹ گئے کہ ہم نہ جانے دینگے اب سوائے آپکے ہمارا سرپرست و مددگار کون ہی پہلے ہم سبکو قتل فرمائیے پھر جائیے ہم سے ایسے لشکر کو خالی نہ دیکھا جائیگا اگر صاحبقران یا بادشاہ تشریف فرما ہوتے تو ہم آپکو جانے نہ دیتے اب کیونکر جانے دین یہ غیر ممکن ہی اگر ہم سے صاحبقران و بادشاہ سوال فرمائین کہ ہمارے جانشینون کو کیون جانے دیا مقابلہ کو تم نے کیون نہ روکا کیونکہ ہم سبکو آپ دونون صاحبون کا بعد خدا و رسول و صاحبقران و بادشاہ کے سہارا تھا جنھین سے ایک صاحب نے تو ہمارا ساتھ چھوڑ دیا ہم سے منھ موڑ لیا اب آپ بھی ہمکو چھوڑ کر تشریف لیے جاتے ہین تو ہم کیا کرین کیونکر اپنی زیست بسر کرین ہم سب آپکے روبرو اپنے گلے کاٹ کر اپنے کو ہلاک کرتے ہین ورنہ ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم نقابدار نابکار پر حملہ کرکے اور نرغہ کرکے گھیر کر پکڑ لین اور اسیر کرین جنگ مغلوبہ کرین لندھور نے کہا کہ تم سب ذات رب العزت پر تکیہ رکھو اور بھروسہ کرو وہ حامی و مددگار ہی میری موجودگی کی کیا ضرورت ہی جب مین موجود تھا تو مین کیا کر سکا میرے سامنے اسفندر سردارون کو نقابدار نے اسیر کر لیا مین اسکا کچھ نہ کر سکا اس سے تو یہ بہتر تھا کہ مین نہ موجود ہوتا یہ اپنا روے سیاہ

کیا صاحبقران کو دکھاؤنگا پس بہتر یہ ہی کہ مین ہی جاکر مقابلہ کرون اور یہ جو تم نے کہا کہ تم جنگ
مغلوبہ کر کے نقابدار کو اسیر کر لین یہ بالکل خلاف شجاعت ہی لوگ مجھ پر طعنہ زن ہونگے کہ جب
لندھور نقابدار سے عاجز ہوا تو اسنے اور وے بلوے کے نقابدار کو اسیر کرلیا ہین.
انگشت نما ہوجاؤنگا ایسا کبھی نہ کرنا اہل لشکر نے کہا کہ ہم تو نہ جانے وینگے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی
تھی کہ نقابدار نے مالک اژدر کو اسیر کر کے اور اہل اسلام کی طرف متوجہ کر کے کہا کہ او خدا پرستو
آگاہ ہو اور اپنے سرداروں سے کہدو کہ وہ بھی سن لیں کہ مین تم سبکو ایک ہفتہ کی مہلت دیتا ہون
کہ اس زمانہ مین باہم صلاح کر کے اخلاق کی اطاعت کرو اور عجائب پرستی اختیار کرو دین
اسلام کو ترک کرو ورنہ یاد رکھو کہ اگر تم نے ایسا نہ کیا اور اطاعت وغیرہ نہ کی تو بعد گذرنے
میعاد مقررہ کے مین آؤنگا اور تم سبکو بھی مثل ان سب کے اسیر کرونگا اور تمھارے
ہاتھ سے تمھاری جانین لونگا یعنے یہی سوگریان تمھارے ہاتھون مین دیکر حکم دونگا
کہ اپنے سرون پر مار لو پس تم سب ایسا ہی کروگے موگریان مار کر اپنے کو ہلاک کروگے
آئندہ تمکو اختیار ہی اد ہر سے سب نے کلمات ناسزا کہے اور بہت لعنت کی عجائب لنگر
پر پس یہ جواب سن کے نقابدار بہت برہم ہوا اور جواب دیا کہ کیا کرون کہ پہلے مین
تمکو مہلت دیچکا ہون اب اسکے خلاف کرنا بالکل خلاف مردی ہی ورنہ اس تقریر
کی تمکو سزا دیتا خیر اگر تم نے میرے کہنے پر عمل نہ کیا تو بعد گذرنے مہلت کے
تمکو اس جواب کی سزا دیجائیگی یہ کہکر اور اخلاق کو اپنے قریب بلاکر کہا کہ مین نے
ان کو ایک ہفتہ کی مہلت دی اگر انھون نے اس زمانہ مین میرے کہنے پر عمل کیا
اور تمھاری اطاعت قبول کی تو خیر ورنہ بعد گذرنے مہلت کے تم طبل جنگ بجوا کر میدان
مین آکر صف آرا ہونا مین آکر ان سب کو اسیر کرلونگا اور تمھارے سامنے ان سبکو
مثل ماہیان بے آب کے تڑپا کے قتل کرونگا اور مجبور رحم نہ آئیگا تم خود اپنی آنکھ
سے دیکھ لینا کہ یہ جو موگریان آہنی ان کے ہاتھون مین ہین یہی سب اپنے سر پر
مارینگے اور ہلاک ہونگے جاتے کہان مین اطمینان رکھو کوئی مقام خوف نہین
ہی اخلاق نے بہت نقابدار کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جیسا ارشاد ہوا ہی ایسا ہی ہوگا

مین آپ کے خلاف حکم کبھی نہ کرون گا کیونکہ آپ نے میرے حال پر بہت عنایت
فرمائی اور ہم سبکو اس بلا سے نجات دی اور ہم سب کی جان و ایمان بچایا نقابدار نے
اسکا کچھ جواب نہ دیا اور سر مالک کے اور عیار کے جس طرف سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا
اب لشکر مین برق و چالاک نہین ہین جو عقب مین عیاری کی فکر مین جایئن بعد جانے
نقابدار کے اطلاق نے طبل باز بجوایا طبل باز پر چوب پڑی لشکر اسلام مین بھی طبل
باز بجایا گیا دونون لشکر فرودگاہ کی طرف واپس چلے کفار تو فرحان و شادان و اہل اسلام
مغموم و محزون مالک کا ماتم کرتے ہوئے فرودگاہ پر آئے کمر ین کھولین اس دن لندھور
نے بسبب رنج و صدمہ کے دربار نہ کیا بستر رنج و غم پر جا کر لیٹ رہے اور یہی فکر تھی
کہ کیا تدبیر کرین اور کیونکر اس نقابدار کو قتل کرون دیکھین خداوند کریم اس بلا سے کب نجات دے مین تو عجب
بلا و آفت مین مبتلا ہوا ہون خداوند کریم ملک الموت کو حکم فرما کہ وہ اگر میری روح
قبض کر لین تاکہ مین اپنی آنکھون سے اس لشکر کی تباہی و بربادی نہ دیکھون مجکو قبل اس
واقعہ کے موت آجائے اور زمانہ مہلت نہ تمام ہونے پائے کہ مین دنیا پر سے اُٹھ جاؤن
لندھور یہ دعا کر رہے ہین کہ خیال مین آیا کہ کوئی ایسا بھی نہین ہی کہ اس واقعہ کی بادشاہ
اسلام تک خبر کرے صاحبقران تک خبر کا ہونا تو محال ہی کیونکہ اُنکے قیام کا مقام
نہین معلوم ہی ہان بادشاہ اسلام طلسم تو خنجر جمشیدی کا پر فروکش ہین اور تشریف فرما
ہین کون ہی جو خبر کرے یہ کہا اور پھر آپ ہی یہ کہا کہ اے لندھور تم مرد ہو کر ایسے بے حواس
ہو گئے ہو اور اسقدر موت سے ڈرتے ہو وہ کریم و رحیم ہی کوئی نہ کوئی صورت پیدا
کرے گا ضرور اگر بادشاہ اسلام کو خبر ہوگی تو وہ کیا اس بلا کو آکر رد کر دینگے اگر اس
بلا سے نجات ہمارے مقدر مین ہی تو ہمکو نجات ملجائے گی ورنہ اگر بادشاہ بھی ہونگے
تو وہ کچھ نہین کر سکتے ہین اُنکا کیا زور ہی مرضی خدا مین ہان یہ امر ضرور ہی کہ خبر ہو جانا چاہیے
تاکہ وہ لوگ اگر ہم سبکو دفن تو کر دین اور یہ بد حواسی کہ برق و چالاک لشکر مین موجود
ہین اُنکو بلا کر حکم دو کہ دوڑ کر خبر کر آئین ان لوگون کے آنے تک جو یہان ہونیوالا ہی
ہو جائے گا اے لندھور اسقدر پریشان ہونا تم سے بہت بعید ہی آج کب امید تھی کہ

نقابدار صرف مالک اژدر کو اسیر کر کے واپس جائیگا یقین اس امر کا تھا کہ اُنکے بعد مبارز
طلب کریگا مین نکل کر مقابلہ کرونگا جب مین اسیر ہو جاؤنگا وہ سب لشکر کو تباہ کریگا مگر
خداوند کریم نے اپنا فضل شامل حال کیا کہ وہ چلا گیا اور ہفتہ کی مہلت بھی دے گیا اگر
ہم سب کی موت مقدر ہو چکی ہوتی تو ضرور وہ مقابلہ کرتا اور مہلت نہ دیتا یقین کرو کہ کوئی
نہ کوئی مددگار پردۂ غیب سے پیدا ہوگا جو کہ اس نقابدار کو قتل کریگا یہ دل سے باتین کر کے
پکار کر کہا کہ کوئی حاضر ہے ایک خادم حاضر حاضر کہتا ہوا اندر آیا لندھور نے اُس سے کہا کہ
برق و چالاک کو اُنکے خیمون سے بلا لاؤ کہنا کہ آپ دونون صاحبون کو لندھور نے
طلب کیا ہے وہ خادم بہت خوب کہکر باہر آیا ادھر برق و چالاک کے خیمون مین اگر اُنکو
تلاش کیا اُنکو نہ پایا تمام لشکر مین تلاش کیا کہین پتہ نہ ملا لوگون سے جو دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ وہ پرسون سے غائب ہین اُنکا کہین نشان تک نہین ہے خادم نے آکر لندھور سے کہا
لندھور نے بہت افسوس کیا اور کہا کہ واقعی کوئی کسی کا نہین ہے نہ کوئی کسیکا وقت بد مین شریک
ہوتا ہے اور ساتھ دیتا ہے دیکھیے دونون صاحب بدون اطلاع کے چلے گئے یہ بھی نہ خیال
کیا کہ ایسے وقت مین چھوڑ کر جائین واقعی جان بہت بری چیز ہے کوئی مرنا گوارا نہین
کرتا ہے جان سبکو عزیز ہے کیسے جان نثار و سر فروش تھے وقت جو پڑا نکل گئے اگاہ بھی نہ کیا
صرف اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ لندھور منع کرے یا روک لے پھر شرما شرمی رہنا پڑیگا
یہ کہکر کہا ہے دل تو بھی کیسا بدگمان ہے وہ دونون ایسے نہین ہین جان فروش و جان باز ہین
اگر آگ کا دریا ہو تو پھاند پڑین اپنے کو آگ مین ڈالدین کسی نہ کسی ضرورت سے گئے ہون گے
یقین ہے کہ نقابدار کی فکر مین گئے ہون آمدن سے اُنکو فکر ہے انکی طرف گمان کرنا بالکل خلاف
ہے افسوس اس امر کا ہے کہ کس سے صلاح لون کس سے رائے لون نہ فرہاد خان نہ ارسون
نہ الماس نہ عادل نہ فاضل ایک بہت بڑے دوست مالک اژدر تھے اُنھون نے بھی آج
ساتھ چھوڑ دیا اب کرون تو کیا کرون خدا کسیکو اکیلا اور تنہا نہ کرے لندھور تو اپنے
بستر غم پر لیٹے ہوئے دل سے ایسی باتین کر رہے ہین اودھر سب اہل اسلام کا بھی یہی
حال ہے کہ ہر ایک اپنے بستر پر پڑا ہوا ہے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے شل ماہی بے آب کے تڑپ رہا ہے

اور درگاہ خداوند کریم مین دعا کر رہا ہی کہ ای کریم کارساز و ای رحیم بی نیاز اس بلا سے مجکو نجات دے اور ہم سب کے دین و ایمان و جان کو بچا کہ سواے تیرے ہم کس سے فریاد کرین اور سواے تیرے کس کی ذات پر بھروسہ کرین راوی اہل اسلام و لندھور کو تو مصروف رنج و غم و دعا رکھتا ہو اور کفار کو خوشی و فرحت و ناچ و رنگ مین مصروف و انتظار مہلت مین کیونکہ جب لشکر کفار میدان جنگ سے واپس آیا قیام گاہ پر اخلاق نے بزم عشرت کے آراستہ کرنے کا حکم دیا ہر ایک سے کہا کہ اپنے اپنے خیمہ مین صحبت ناچ و رنگ مہیا کرو بموجب حکم اخلاق بزم عشرت آراستہ ہوئی اخلاق آکر بیٹھا ناچ و رنگ ہونے لگا سب اہل لشکر خوش و خرم ہین ہر مقام پر ناچ و رنگ ہو رہا ہو سبکو عیش و عشرت مین مصروف رکھتا ہون آیندہ حال تحریر کرون گا اب عنان قلم کو طرف حال بادشاہ اسلام و دیگر سردارون کے اور برق و چالاک کے پھیرتا ہون

اب دو کلمہ داستان بادشاہ اسلام و برق و چالاک کے ملاحظہ فرمایے و باقی دیگر حالات متعلق داستان ہذا

راویان اخبار اس داستان کو اس طور سے بیان کرتے ہین کہ جب صاحبقران مع لندھور و مالک و دیگر اہل لشکر کے بادشاہ اسلام سے رخصت ہو کر حسب ارشاد خواجہ زادون کے طرف طلسم زعفران زار سلیمانی کے روانہ ہوئے اور تشریف لے گئے اور بادشاہ اسلام سے فرما گئے تھے کہ آپ خزانہ طلسمی مال و اسباب نکلوا کر داخل خزانہ فرمایے اُسکے بعد میرے مقام قیام کو دریافت فرما کر مع لشکر کے تشریف لائیے گا خیر ورنہ جا کر طلسم کو فتح کر کے ایک مقام پر قیام کرون گا اگر اس عرصہ مین آپ وہان پہونچ گئے تو مین خود مع لشکر کے ادھر کو آون گا یا تو اسی مقام پر ملاقات ہوگی یا راہ مین یہ حال منشی احمد حسین صاحب قمر تحریر کر چکے ہین اب مین لکھتا ہون کہ جب صاحبقران تشریف لیگئے بادشاہ اسلام نے خزانہ طلسمی سے مال و اسباب کے نکالنے کا حکم دیا بموجب حکم بادشاہ کارندون نے عرصہ ایک ماہ مین کل مال و اسباب نکال کر انبار کیا اسقدر زر نقد تھا کہ حساب نہ ہو سکتا تھا علاوہ اسباب طلسمی وغیرہ کے سب مال و اسباب حسب الارشاد بادشاہ داخل خزانہ کیا گیا جب ان کامون سے بادشاہ کو فرصت ہوئی ظل اللہ نے اسی مقام پر قیام فرمانے کا حکم دیا

سب اہل لشکر اور سردارون سے اور فرمایا کہ جب تک خبر صاحبقران نہ آئے گی مین یہان سے کوچ
نہ کرونگا اور اُسوقت تک اسی مقام پر قیام کرونگا پس سب خیمے وغیرہ و بارگاہین برپا ہین
تمام لشکر کوسون تک اُترا ہوا ہی تمام صحرائے طلسمی لشکر سے مملو ہی بادشاہ ہر روز دربار فرماتے
ہین ہرکارے برائے خبر صاحبقران مقرر فرمائے ہین کہ خبر لاؤ کہ صاحبقران نے طلسم فتح کیا یا
نہین اور کہان قیام فرمایا دربار ہر روز آراستہ ہوتا ہی دنگل صاحبقران و علمشاہ و جہانگیر
و لندھور و مالک پر غاشیہ پڑے ہوئے ہین سب کو اس امر کا انتظار ہی کہ خبر صاحبقران
آئے تو کوچ کرین دست راستی طرف دست راست کے اور دست چپی طرف دست چپ کے
اپنے اپنے مقام پر تمکن ہوتے ہین دربار مین صاحبقران کا ذکر ہوتا ہی اسکو عرصہ گذرا کہ کوئی
خبر نہ آئی آج جو دربار آراستہ ہوا سب سردار حاضر دربار ہوئے اپنے اپنے مقام پر جلوہ گر ہوئے
بادشاہ نے عزیزون و سردارون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ابھی تک کچھ خبر صاحبقران کی نہ آئی کہ نہ
معلوم اُنھون نے طلسم کو فتح فرمایا یا نہین اور کہان قیام کیا بعد فتح فرمانے کے اب بہت اُنکے
دیکھنے کو جی چاہتا ہی بدون اُنکے دربار مین کوئی رونق نہین ہی دربار سونا پڑا ہی سب نے جواب دیا
کہ بجا ارشاد ہوا ہم سب بھی اُنکے لیئے بہت پریشان ہین اور اندر سینہ کے دل تڑپ رہے ہین
مگر کیا کرین حکم عالی سے مجبور و ناچار ہین اگر حکم ملے تو ہم خود برائے خبر کے جائین اور صاحبقران
سے ملین اور قدمبوسی حاصل کرین بادشاہ نے فرمایا کہ آپ لوگ کیون تکلیف فرماتے ہین آج
اور ہرکارے روانہ کرتا ہون خبر منگاتا ہون اگر اُنھون نے آکر خبر دی تو خیر ورنہ مین خود یہان سے
طرف طلسم کے کوچ کرونگا اتنے دنون اور انتظار فرمائین آپ لوگ کہ ہرکارے واپس آلین
بدیع الزمان و ملک قاسم و نور الدہر و ایرج نوجوان وغیرہ نے جواب دیا کہ بہت خوب
بادشاہ نے جواہر بن عمرو سے فرمایا کہ ای جواہر بن عمرو تم اسیوقت ہرکارے برائے خبر صاحبقران
روانہ کرو طلسم زعفران زار کی طرف اور بہ تاکید اُن سے کہدو کہ بہت جلد یہ خبر لیکر آئین کہ صاحبقران
عالیشان نے طلسم کو فتح فرما کر کہان قیام فرمایا اور مزاج مبارک کیسا ہی و دیگر سردار تو اچھے ہین تاکہ
ہم خبر پاکر یہان سے کوچ کرین جواہر نے جواب دیا کہ بہت بہتر کیونکہ بجائے خواجہ عمرو کے
بارگاہ مین جواہر ہی جب چالاک لشکر مین موجود ہوتے ہین تو خواجہ کی خدمت جو کہ خواجہ کے

متعلق تھی وہ چالاک سے تعلق کی جاتی ہی اگرچہ چالاک نہین ہوتے ہین تو جواہر بن عمرو سے
یہ قائم مقام خواجہ بعد چالاک کے ہوتے ہین اور بعد خواجہ کے چالاک بدین سبب بادشاہ نے
جواہر بن عمرو سے فرمایا اسوقت جواہر بن عمرو نے چند ہرکارے طرف طلسم کے روانہ کیے اور جو کچھ
بادشاہ نے فرمایا تھا وہ اُن سے کہدیا اور تاکید کردی کہ بہت جلد خبر لیکر کے آنا راوی بیان کرتا ہی کہ
دست چپ کی طرف ملک قاسم و ایرج نوجوان و ہاشم تغزن و خورشید و دیگر پسران
حمزہ جو کہ دست چپ مین بیٹھتے ہین اپنے اپنے ڈنگلون پر متمکن و جلوہ فرما ہین سردار سب دست
چپ کے موجود تھے اپنے اپنے مقام پر مثل جمہور جہانسوز وغیرہ کے دست راست کی طرف فرزندان
حمزہ و نبیرہ حمزہ مثل بدیع الزمان و نور الدہر و داراب کشور کشا وغیرہ کے اپنے مقام بیٹھے
ہوئے ہین سردار مثل فرامرز عاد مغربی وغیرہ کے اور جو سردار و فرزند صاحبقران نہین موجود ہین
اُنکے ڈنگلون پر غاشیہ پڑے ہین سامنے تخت شاہی کے قبہ دین ستون بارگاہ نظر کردہ شیر حق
یعنے کرب نوجوان اپنے ڈنگل پر متمکن ہین کیونکہ انکی جگہ ہمیشہ سے سامنے تخت شاہی کے
مقرر ہی کیونکہ صاحبقران انکو اپنے لشکر کی برکت اور اپنا افتخار جانتے ہین انکی عزت کرتے ہین
اور سب سردار و اہل لشکر انکی زیارت کو فخر تصور کرتے ہین اور باعث برکت اسی سبب سے یہ
سامنے بیٹھے ہین تاکہ ہرایک کی انپر نظر پڑتی رہے یہ اپنے ڈنگل پر جلوہ فرما ہین اسد بن کرب
غازی اپنے ڈنگل غضنفر بن اسد اپنے ڈنگل پر دربار خوب آراستہ ہی تحریر کر چکا ہون
کہ بادشاہ نے ہرکارے روانہ کرنے کا حکم دیا ہی جواہر نے ہرکارے روانہ کیے اور آکر اپنے
مقام پر کھڑے ہوئے ابھی صاحبقران کا ہی ذکر ہو رہا ہی کہ یکایک بیرون بارگاہ برق و چالاک
آکر پہونچے پہلوان عادی دربارگاہ پر بعہدہ سپہ سالاری بیٹھے ہوئے تھے کہ انکے اُنکے سلام علیک
ہوئی پہلوان عادی نے برق سے دریافت کیا کہ صاحبقران کا مزاج مبارک کیسا ہی اور کہان
تشریف فرما ہین ان دونون نے جواب دیا کہ ہمکو جلدی ہی پہلے ہم بادشاہ کی خدمت مین ہو آئین
پھر تم سے کیفیت بیان کرین گے یہ کہکر دونون پردہ بارگاہ کا اُٹھاکر اندر بارگاہ کے آئے بادشاہ
صاحبقران کا ذکر کر رہے تھے کہ یکایک پردہ اُٹھا سب نے دیکھا کہ برق و چالاک دونون چلے آتے
ہین بادشاہ نے ملاحظہ فرماکر بدیع الزمان وغیرہ سے فرمایا کہ لیجیئے مبارک ہو صاحبقران کے پاس سے

برق و چالاک آگئے ہین نے ناحق ہرکارے روانہ کیئے اگر مجکو یہ معلوم ہوتا کہ آج یہ دونون
صاحب آئینگے اور صاحبقران کی خیریت معلوم ہوگی تو مین کبھی ہرکارے نہ روانہ کرتا خیر اتبو وہ
چلے گئے کیا کیا جائے ان دونون صاحبون سے صاحبقران کا حال معلوم ہو جائیگا وہ جہان
مقیم ہون ہم ادہر کو کوچ کرین یہ فرما رہے تھے کہ برق و چالاک قریب پہونچے سب نے دیکھا
کہ انکی عجب حالت ہی خاک آلودہ ہین تمام کپڑون پر خاک پڑی ہوئی ہی چہرہ اداس بدحواس
منھ پر ہوائیان اڑتی ہوئین پریشان حال سانس پھولی ہوئی سامنے آئے ہر ایک پریشان ہوا
کہ یہ کیا حال ہوا ہے اپنے دل مین خیال کیا کہ دور سے چلے آتے ہین راہ کی تکان کے سبب سے یہ
حال ہی کہ برق و چالاک نے سامنے بادشاہ کے آکر سلام کیا مجراگاہ پر سے مجرا کیا اسکے بعد
سب فرزندان صاحبقران و بیگان صاحبقران و سرداران صاحبقران کو سلام کیا ہر ایک کی
مزاج پرسی کی بادشاہ نے فرمایا کہ اے مہتر برق فرنگی و مہتر چالاک بہت جلد بیان کرو کہ صاحبقران
کا مزاج کیسا ہی اور سب سردار و اہل لشکر تو اچھی طرح ہین اور خیریت سے ہین صاحبقران نے
طلسم فتح فرمایا یا نہین اگر فتح فرمایا تو کس مقام پر مع تسخیر مقیم ہین اور تمھاری یہ کیا حالت ہی تم دونون
صاحبون کا تو مزاج اچھا ہی کسقدر راہ دور و دراز سے آئے ہو کہ تمام خاک آلودہ ہو مہتر چالاک
نے بڑھکر عرض کیا کہ سب خیریت ہی ہم بہت عجلت مین آئے ہین دو دن کی راہ کو ایک دن مین طی
کیا ہی اس سبب سے یہ ہماری حالت ہی ہم آپ سے کیا عرض کرین کہ جو لشکر کی حالت و کیفیت
ہی اور کس بلا مین لشکر مبتلا ہی ہمکو یقین ہی کہ ہمارے واپس جانے تک ایک بھی زندہ نہ بچیگا ہم
اس آفت مین لشکر کو مبتلا چھوڑ کر ادہر کو آئے ہین کہ آپکو خبر کرین صاحبقران بھی تشریف نہین
رکھتے ہین نہ یہ معلوم ہی کہ کہان تشریف فرما ہین طلسم کو فتح کرنے تشریف لے گئے ہین نہ
خواجہ سلامت ہین جو کچھ تدبیر کرین ہم غلامون نے لاکھ لاکھ فکر کی مگر کوئی تدبیر نہ پڑی جب
عاجز ہوئے تو ہم نے خیال کیا کہ حضور کو اس حال سے آگاہ کرین پس اس طرف کو چلے آئے
اور بہت جلد اپنے کو یہان پہونچایا جو وقت آجکل لشکر پر پڑا ہی اور خدا پرستون پر یہ وقت کبھی
نہین پڑا تھا بڑے بڑے سحر کے ہوئے بڑے بڑے ساحر آئے مگر یہ مصیبت کبھی پیش نہین آئی جس
آفت مین آجکل مبتلا ہی یہ سننا تھا کہ بادشاہ و سب اہل دربار و پسران حمزہ نے گھبرا کر

پوچھا کہ کچھ مفصل طور سے بیان کرو کہ کیا مصیبت پڑی ہے اور کس آفت مین لشکر مبتلا ہوا اور
صاحبقران کہان تشریف لیگئے ہین جو لشکر مین موجود نہین ہین اور خواجہ کس ضرورت سے
گئے ہین کیا صاحبقران کے ہمراہ گئے ہین اور کون کون نہین ہے اور کون ہمراہ صاحبقران
کے گیا ہے اور کون لشکر مین ہے یا صاحبقران اکیلے تشریف لیگئے ہین تب چالاک نے
عرض کیا کہ سماعت فرمایئے مین عرض کرتا ہون بادشاہ و اہل دربار سب متوجہ ہوئے
چالاک نے بیان کرنا شروع کیا یعنے صاحبقران کا مع لشکر یہان سے تشریف لیجانا
معرکہ آرائی ہونا صاحبقران کا لندھور و مالک کو لشکر مین چھوڑکر براے فتح طلسم روانہ ہونا یہ
فرمانا کہ علمشاہ و جہانگیر شنکال کی قید مین ہین راہ مین دیوانے سے مقابلہ ہونا دیوانے
کا زیر ہونا اور اس شرط سے مسلمان ہونا کہ میری معشوقہ دلوا دیجیئے صاحبقران کا اقرار
فرمانا دیوانے کا اپنے پاس ملاقات کرانا صاحبقران کی اُسکا مسلمان ہونا صاحبقران
کا کوہ بلور پر پہونچنا مع اشفاق فراق بدر معشوقہ دیوانہ یعنے ملکہ یاقوت گوہر دندان کا اس
اس حال سے آگاہ ہوکر سامان جنگ و پیکار کرنا ملکہ یاقوت گوہر دندان کا شب کو بحیال
کشت و خون دیوانے کے ہمراہ بھاگ جانا کیونکہ یہ بھی عاشق تھی اشفاق فراق کو خبر ہونا اُسکا
لشکر کو زیر کوہ روانہ کرکے بمقابلہ صاحبقران فروکش ہونے کا حکم دیکر عقب دیوانے مین روانہ
ہونا راہ مین دیوانے سے ملاقات ہونا باہم جنگ و پیکار ہونا صاحبقران کا یہ خبر پاکر وہان
جانا اور دونون کو سمجھا کر پھیر لانا برق کا عیاری کرکے اشفاق کو قتل کرنا صاحبقران کا برہم ہوکر
برق کو مع فرہاد و طمان وغیرہ کے نکالدینا اخلاق کا مجروح ہونا اہل اسلام کے ہاتھ سے صاحبقران
کا بعد اس معرکہ کے براے فتح طلسم پھر روانہ ہونا قیلاس وزیر بیستون جادو کا آکر لندھور و مالک کو رہا
کر لیجانا اور تکیہ پر سے فرہاد و طمان و عادل شیر دل وغیرہ کو اسیر کر لیجانا شنکال کا سواے لندھور
کے سبکو اسیر کرنا اور لندھور کو مبتلاے سحر کرکے صاحبقران کے مقابلہ مین روانہ ہونا لندھور
و صاحبقران سے مقابلہ ہونا صاحبقران کا بسبب سحر کے لندھور سے گرفتار ہو جانا لندھور
کا دربار شنکال مین لیجانا شنکال کا اُن سب قیدیون کو طلب کرکے حکم قتل دینا اور براے
قتل صاحبقران آمادہ ہونا قیلاس جادو کا قتل ہونا عیاری کے سبب سے ان سب کا سحر سے

نجات پانا لندھور کا شنکال سے منحرف ہونا صاحبقران وغیرہ کو قتل ہونے سے بچانا سب
سرداروں کا رہا ہو کر لڑنا غزالہ جادو وغیرہ کا عین وقت پر پہونچنا اور ان سبکو بہت ساحرونکو
قتل کر کے دربار شنکال سے نکال لانا اور لشکر مین پہونچنا لشکر ساحران وغیر ساحران کا ایک
مقام پر زیر کوہ بلور مقیم ہونا باہم رائے ہونا یہ قرار پایا کہ صاحبقران برائے فتح کوہ بیستون تشریف
لیجائین قبل صاحبقران کے تشریف لیجانے کے علمشاہ رومی کا مع اپنی معشوقہ ملکہ آہو چشم
کے لشکر سے غائب ہو جانا و جہانگیر کا مع اپنی معشوقہ ملکہ سیمائے مہر جمال کے لشکر سے غائب ہونا
صاحبقران کا خواجہ عمرو کو برائے تلاش جہانگیر روانہ کرنا اور خود طرف کوہ بیستون کے
تشریف لیجانا سب ساحران زبردست کا حال علمشاہ سن کے اُس طرف کو جانا اخلاق قزاق
کا صحت پا کر طبل جنگ بجوانا نقابدار کا آکر مقابلہ کرنا سرداروں کا اسیر ہونا اپنا فکر عیاری کرنا
پریشان ہونا دس میدان داریوں مین سب سرداروں کا اسیر ہونا سوائے لندھور
و مالک و اہل لشکر کے کسی کا باقی نہ رہنا اپنا ادھر کو یہ حال دیکھکر روانہ ہونا ابتدا سے آخر تک
بیان کیا جو کہ مین نے و منشی صاحب نے تحریر کیا ہے یہ مجبورانہ حال جو سب نے
سُنا سب کو پھر یہ تشویش ہوئی اور سب بہت پریشان ہوئے ملک قاسم نے جو یہ حال سنا
فور آپلارک افراسیابی ٹیک، گر اپنے دنگل پر سے اُٹھ کھڑے ہوئے اُنکا اُٹھنا تھا کہ اُنکے
سردار و ماموں سب اُٹھے سامنے بادشاہ کے آکر عرض کیا کہ مجکو اجازت ملے کہ مین جا کر اہل اسلام
کی مدد کروں اور اُس نقابدار کو قتل کروں بادشاہ نے خیال فرمایا کہ اگر منع کرتا ہوں تو یہ آتش
خو شعلہ مزاج ہین کبھی نہ مانین گے جائینگے ضرور پھر کیا فائدہ رنج دینے سے فرمایا کہ بسم اللہ
جاؤ سپرد خدا کیا اور ہم بھی آتے ہین ملک قاسم سلام کر کے مع اپنے سرداروں و ماموؤں
کے باہر بارگاہ کے آئے اپنے خیمے مین پہونچکر لشکر کے تیار ہونے کا حکم دیا جب ملک قاسم
کو بادشاہ نے اجازت دی تو بدیع الزمان نے یہ اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر اس خاوری
نے جا کر اوس نقابدار کو قتل کیا اور سب لشکر اسلام کو بچایا اُسمین دست راستی بھی ہین پہ میرے
اوپر طعنہ زن ہوگا کہ مین نے تمھاری طرف والوں کی کمک کی اور جان بچائی اُسوقت کیا جواب
دونگے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ تم بھی اجازت لیکر چلو یہ سوچکر اپنے دنگل سے اُٹھے اور سامنے

بادشاہ کے آکر اجازت کے طلبگار ہوئے بادشاہ نے فرمایا کہ ہم تو چلینگے ہمارے ہمراہ چلے آئیگا جواب دیا کہ آپ مجکو اجازت مرحمت فرمایئے بادشاہ نے مجبور ہوکر انکو بھی اجازت دی یہ بھی سلام کرکے باہر بارگاہ کے آئے اپنے لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا ادھر جب ملک قاسم کا کل لشکر تیار ہو گیا خیمے وغیرہ بار ہو گئے ملک قاسم فوراً مع اپنے کل لشکر کے طرف کوہ بلور کے روانہ ہوئے انکے عقب مین بدیع الزمان کو جب اجازت ملی تو ایرج نوجوان نے بھی بادشاہ سے اجازت حاصل کی یہ بھی باہر بارگاہ کے آئے مع اپنے کل لشکر و سرداروں کے اسطرف کو روانہ ہوئے انکے بعد نور الدہر اب تو تانتا بندھ گیا سب اولاد صاحبقران یکے بعد دیگرے بادشاہ سے اجازت لیکر اسی طرف مع اپنے کل لشکر کے روانہ ہوئے انکے بعد سرداروں کی نوبت آئی شلل فرامرز و جمہور وغیرہ کے جب بادشاہ نے دیکھا کہ سب شاہزادے اجازت لیکر یکے بعد دیگرے اُس طرف کو روانہ ہوئے اب سرداروں مین لگا لگا ہی خیال فرمایا کہ پھر مین یہان رہ کر کیا کرونگا اُسوقت پہلوان عمادی کو طلب کرکے حکم فرمایا کہ اسیوقت ہمارا بھی پیش خیمہ روانہ ہو اور لشکر مین خبر دیجائے کہ تیار ہو ہم بھی کوچ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسوقت پہلوان عمادی بارگاہ و خیمون وغیرہ کو بار کراکے مع اپنے بھائیون کے روانہ ہوئے بموجب حکم بادشاہ لشکر تیار ہو گیا تھا فوراً بادشاہ کو آگاہ کیا بادشاہ تخت پر سوار ہوئے نقارہ سفری پر چوب پڑی بڑی شان و شوکت سے بادشاہ اسلام کل لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر طرف کوہ بلور کے روانہ ہوئے یہان کا قبل ہی سے بندوبست فرما چکے تھے کہ ایک ساحر زبردست کو یہان کا بادشاہ کر چکے تھے برق و چالاک بھی سب سے پہلے تھے اپنے بھائیون اور عیارون سے یہ ہمراہ لشکر چلے اب ان سبکو طرف کوہ بلور کے روان رکھا جاتا ہے انکا حال آئندہ تحریر ہوگا کچھ حال شہر عنطاقیہ و علمشاہ و خواجہ وغیرہ کا تحریر کیا جاتا ہے

دو کلمہ داستان شہر عنطاقیہ و عنطاق و علمشاہ و خواجہ سلامت و ملکہ غزالہ و اُن ساحرون کے سماعت ہون کہ جو کہ ہمراہ ملکہ برائے کمک علمشاہ چلے تھے و دیگر حالات متعلق داستان ہذا

مہرانِ عطار درقم و منشیان عالی ہمم و راویان نازک خیال و ناقلان حجستہ مقال اس داستان سراپا

ملال کو اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب عنطاق کجکلاہ نے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا کہ ہم کل خدا پرستونکو
بیرون شہر قتل کرینگے منادی کردیجائے کہ جسکو تماشہ دیکھنا ہو وہ آکر تماشہ دیکھے اور رموز جادو
خواجہ کو اسیر کرکے اور عقاب جادو کے سپرد کرکے اپنے مکان پہ آیا اور اپنا بندوبست کرکے بیٹھا
کہ شاید کوئی عیار آکر عیاری کرے اور مجکو قتل کرے تو بڑی خرابی ہو ادھر منادی نے تمام شہر و ہر ایک گاؤن
مین اسکی خبر کردی لوگ اسیوقت سے سامان کرنے لگے تھے اور میدان خونی اسوقت تیار ہوگیا تھا خیمے
وغیرہ برپا ہوگئے تھے ادھر سمک یلطاقی نے خیال اپنے دل مین کیا تھا کہ کسی تدبیر سے جاکر رموز
کو قتل کرون تاکہ سب سردار رہا ہون اور خواجہ بھی سمک نے دو پہر رات رہے سے ہزارون فکرین کین
مگر رموز نے ایسا بندوبست کیا تھا کہ کوئی تدبیر کارگر نہوئی جب صورت تبدیل کرکے قریب مکان رموز
پہونچا یا تو مکان کو غائب پایا یا گرد مکان آتش روشن دیکھی یا کسی نے پکار کر کہا کہ ہوشیار ہو جادو
سمک عیار آتا ہے اگر نقب لگانے کا قصد کیا تو زمین اسقدر سخت پائی کہ نقب کٹ نہ ہوسکی بہت عاجز
ہوگیا اسی فکر و تشویش مین صبح ہوگئی خیال کیا کہ اب بیکار ہے چلو دربار مین چلکر وہان کا حال دیکھو اگر
کوئی موقع ملجائے تو وہان عیاری کرو راوی بیان کرتا ہے کہ اس خوشی مین نہ تو عنطاق کجکلاہ کو نہ
رموز جادو و اہل شہر کو نیند آئی کہ صبح کو خدا پرست قتل ہونگے ادھر بیرون شہر پہر رات رہے سے لوگ
آ آکر جمع ہونے لگے اس خیال سے کہ جگہ مل جائے ایسی کہ دیکھ سکین بہت رئیس و افسر شہر
آگئے اپنے اپنے مقام پر جو جہان قریب و دور تھے انکے رہنے والے بھی جمع ہوئے سودے والون نے
دوکانین لگائین ایک میلہ جمع ہوگیا چارون طرف سودے والے سودا بیچ رہے تھے اہل شہر کی رسد لگی
ہوئی سودی گرمی ہوئی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ آج کوئی عید ہے سب لوگ نفیس و پوشاکی لباس سے آراستہ
تھے ایک دوسرے کے گلے ملتا تھا خوشیان ہو رہی تھین صرف بادشاہ و قیدیون کے آنے کا
انتظار تھا جو جو بادشاہ برائے کمک عنطاق کجکلاہ آئے اور بیرون شہر مقیم تھے ان سب نے
اپنے اپنے لشکر کو طرف میدان خونی کے روانہ کیا اور وہ لشکر ایک طرف آکر صف باندھ کر کھڑا ہوا
اور دردولت عنطاق پر آگئے کہ اتنے مین رموز جادو سب اسباب سحر سے آراستہ و پیراستہ
بڑے کبر و غرور سے آکر پہونچا سب اہل دربار نے افسرون و بادشاہون و انکے سردارون نے مجرا
کیا اسنے سب کا مجرا لیا اور اپنے مقام پر آکر بیٹھا آج بہت سویرے سے دربار آراستہ ہوا تھا

ادھر لشکر تیار تھا صرف عنطاق کے برآمد ہونے کی دیر تھی کہ عنطاق کجکلاہ بھی لباس سرخ پہنے ہوئے محل سے سب سامان سے آراستہ برآمد ہوا سب نے تعظیم کی اور مجرا کیا سب کا سلام و مجرا لیتا ہوا تخت پر آکر بیٹھا داروغہ زندان کو بلا کر حکم دیا کہ سب قیدیون کو لیکر میدان خونی مین آو مگر بہت احتیاط کے ساتھ ایک افسر کو حکم دیا کہ تم دس ہزار سپاہ سے قیدیون کے ہمراہ آنا بہت حفاظت کے ساتھ رموز نے اُن ساحرونکو بلا کر کہا کہ جو ان قیدیون کی حفاظت کے لیئے تھے کہ تم لوگ بھی ہمراہ قیدیون کے رہو دیکھو کسی قسم کا مکر و فریب نہ کھانا اپنے کو اور اسیرونکو ہر بلا و آفت سے بچانا کیونکہ عیار آئے ہوئے ہین اُنکا خیال رکھنا یہ حکم سنکے وہ ساحر و افسر و داروغہ زندان قید خانہ پر آئے داروغہ زندان نے اسیرونکو در زندان کھولکر باہر نکالا ایک ارابے پر علمشاہ و آہو حشم کو ڈالا یہ دونون قید سحر و قید سلاسل مین مبتلا تھے یہ ارابہ سب ارابون کے آگے تھا اس ارابے کے عقب مین ایک ارابہ پر مضراب کجکلاہ و تیغ دیوانہ و افغان آدم خوار بقید شدید مقید بیٹھے ہوئے تھے اور دیگر ارابون پر مضراب کجکلاہ کے سردار اور دیوتے کے مقید بقید سلاسل تھے گرد ان سب ارابون کے محافظان زندان برہنہ تلوارین لیے ہوئے کوتوال شہر مع اپنے پیادون کے اور افسر کہ جسکو عنطاق نے حکم دیا تھا مع دس ہزار سپاہ کے اور وہ ساحر جو کہ محافظ تھے آگ برساتے ہوئے سنکھ بجاتے ہوئے جسقدر سپاہ و لشکر قیدیون کے ہمراہ تھا سب برہنہ تلوارین لیئے ہوئے قیدیون کو سایۂ تلوارون مین لیے ہوئے بڑی حفاظت سے طرف میدان خونی کے چلے سمک بلیطاقی اُسوقت دربار مین موجود تھا جب یہ حکم عنطاق و رموز نے دیا تھا یہ بھی اُن سب کے ہمراہ آیا تھا اس خیال سے کہ شاید کوئی موقع ملجائے عیاری کا مگر یہان آکر بڑا بند و بست پایا بہت گھبرایا کہ کیا کرون جب حد سے زیادہ حفاظت دیکھی تو یہ پھر وہان سے واپس چلا آیا دربار مین یہان رموز نے عنطاق سے کہا کہ تشریف لیچلیئے سویرے سے ان خدا پرستون کے قتل سے مہلت ہو جائے عنطاق نے جواب دیا کہ بہت اچھا ادھر رموز نے دستک دی فوراً ایک سناٹا سا ہوا سب نے دیکھا کہ وہی عقاب نمایان ہوا اُسکے پنجہ مین وہ قفس بھی تھا کہ جسمین خواجہ قید تھے سمک بھی دیکھا کیا کہ خواجہ سلامت قفس مین سر جھکائے بیٹھے ہوئے ہین کہ اس عقاب نے سامنے آکر وہ قفس سامنے رموز کے رکھدیا رموز نے اُس سے کہا کہ اب تم جاؤ یہ سنا تھا کہ وہ عقاب فوراً جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا اُسکے جانے کے بعد عنطاق

تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اُسکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار و بادشاہ و رموز جادو بھی اُٹھ کھڑے ہوئے
یہان بیرون دربار سب جلوس سواری و ہر ایک کی سواری موجود تھی کہ عنطاق مع اُن سب کے بیرون
بارگاہ آیا تخت پر سوار ہوا اور سب بادشاہ بھی سوار ہوئے سردار و افسر مرکبون پر بیٹھے رموز جادو نے
سحر کیا کہ ایک تخت سحر پیدا ہوا اُسپر بیٹھا سامنے قفس خواجہ رکھ لیا تمام اُسکے مصاحب و افسر گرد اُسکے
تخت کے ہوئے کوئی ہنس پر سوار کوئی باز پر کوئی بط پر کوئی طاوس سحر پر پس سواری عنطاق کجکلاہ و
رموز جادو کی بڑی شان و شوکت سے طرف میدان قتل گاہ کے چلی سمک بیلطاقی بھی صورت بدلے ہوئے
ہمراہ تھا تمام سپاہ و لشکر ہمراہ ہوا کیونکہ تیار تھا یہان تک کہ عنطاق کجکلاہ مع سپاہ و لشکر کے اُس
مقام پر پہونچا کہ جہان میدان خونی کی تیاری ہوئی تھی دیکھا کہ تمام اہل شہر و اہل دیہہ جمع ہین تمام جنگل
بھرا ہوا ہے ہزارون خیمے و بارگاہین برپا ہین ایک طرف بہت سے دارین تیار ہین جلادان مریخ
صولت ناک و کان کے ہار پہنے ہوئے چوڑے چوڑے تیغہ ہاتھون مین لیئے کھڑے ہوئے ہین تیسمہ کش
ارہ کش چشم کن زبان کن بھی موجود ہین ایک طرف اُن بادشاہون کی سپاہ و فوج موجود
ہے کہ جو کہ کمک کو آئے ہین عنطاق نے اپنے لشکر کو ایک سمت صف آرا ہونے کا حکم دیا اور کہا کہ اس
طور سے صف آرا ہو تا کہ کوئی قیدیون تک نہ جا سکے تمام لشکر چارون طرف صف باندھ کر کھڑا ہوا
گویا آہنی دیوار ہو گئی اُسکے بعد لشکر ساحران صف آرا ہوا عنطاق مع کل افسرون و پہلوانون و بادشاہون
کے داخل دربار ہوا رموز جادو بھی مع اپنی سپاہ کے و افسرون کے و قفس خواجہ کے ہمراہ عنطاق
بارگاہ مین آکر اپنے مقام پر بیٹھا سامنے قفس خواجہ کا رکھ لیا جب سردار بیٹھ چکے پردے
بارگاہ کے اُٹھا دیئے گئے سامنے میدان خونی تھا خواجہ نے قفس مین بیٹھے بیٹھے یہ واقعہ دیکھا
تھا کہ میدان تیار ہے اور سب سامان دیکھا کہ یکایک غل و شور ہوا کہ قیدی آ گئے خلاصہ یہ کہ اُسی
سامان سے اور حفاظت سے جو کہ تحریر کر چکا ہون داروغہ زندان قیدیون کو لیکر پہونچا ایک طرف
سب ارابے کھڑے کیئے گئے عنطاق نے حکم دیا کہ علمشاہ و آہد چشم و مضراب و تنجیر دیوانے
کو حاضر کر دو باقی قیدیون کو نہ لانا کیونکہ ہمکو کچھ کلام کرنا ہے یہ حکم سنتا تھا کہ داروغہ زندان اُن سبکو
لیکر حاضر ہوا کہ جنکو عنطاق نے طلب کیا تھا جب علمشاہ و غیرہ سامنے عنطاق کے آئے گو دو ہی
قید مین مبتلا تھے کہ ایک قید اصلی تھی دوسری قید سحر مگر بطور خدا پرستان سلام کیا کسی نے جواب

سلام نہین دیا مگر خواجہ نے اندر سے قفس کے کہا کہ السلام و علیک خواجہ نے علمشاہ وغیرہ کو دیکھا کہ مقید
سامنے عنطاق وغیرہ کے کھڑے ہوئے ہین علمشاہ نے خواجہ کو دیکھا کہ ایک قفس مین بند سامنے
رموز کے وہ قفس رکھا ہوا ہی انکو خواجہ کی یہ حالت دیکھکر بڑا افسوس ہوا خواجہ کو ان سب کی
حالت پر افسوس ہی یہ سمجھے سب رموز کے سحر مین مبتلا تھے سمک یلطاقی صورت تبدیل کیے ہوئے
بارگاہ مین موجود تھا کہ عنطاق نے علمشاہ سے کہا کہ ای پسر حمزہ اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو پہلے دین
عجائب پرستی اختیار کرو اور خدا پرستی کو ترک کر اور میری اطاعت قبول کر اور یہ جو نازنین تیرے
پہلو مین مقید بیٹھی ہوئی ہی بخوشی میرے حوالے کر تاکہ مین اس سے اپنا کام دل حاصل کرون اگر اس
میرے کہنے کے خلاف کریگا تو یاد رکھ کہ تو موت را جائیگا دیکھ لے وہ میدان خونی تیار ہی اور سب سامان
موجود ہی مین ابھی تجکو مثل ماہی بے آب کے تڑپا تڑپا کے قتل کرونگا آیندہ تجکو اختیار ہی علمشاہ
نے برہم ہوکر جواب مین فرمایا کہ تو مجکو موت سے ڈراتا ہی ہم لوگ بالکل موت سے خوف نہین کرتے
ہین بالکل بیخوف ہین اگر ہماری سب کی زندگی ہی تو تیری کیا مجال ہی کہ تو ہمکو قتل کر سکے یہ جو تو دھمکا
رہا ہی کہ میدان خونی تیار ہی مین تمکو مثل ماہی بے آب کے قتل کرونگا اگر میرے کہنے پہ عمل نہ کروگے
یہ تو میدان خونی تیار ہی ہم لوگ تو اکثر زیر تیغ سے اٹھا لیے گئے ہین اور ہمکو کوئی قتل نہ کر سکا تو یہ
کیا کہتا ہی کہ میدان خونی تیار ہی اگر ہماری سب کی موت نہین ہی تو تو ہمکو کیا قتل کریگا ہم تیرے پیچھے
سے جھوٹ کر تجکو قتل کرینگے ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ تیرے ڈرانے سے ڈر جاتے ہین اور موت سے
خوف کرین اور ڈر کر اپنے دین و مذہب کو ترک کرین تیری تو کیا مجال ہی کہ تو ہم سے دین اسلام
ترک کرا لے پھرا جو جی چاہے وہ کر ہم موجود ہین ہمارا خدا ہمکو بچائیگا اگر موت نہین ہی اگر موت
ہی تو ہم لاکھ اپنی جان بچانے کی فکر کرین گے تو بھی نہین بچینگے اگر قلعہ فولادی مین جا کر
پوشیدہ ہونگے جب بھی نہ بچینگے پس تجکو اختیار ہی او نابکار بدکردار اگر تو اس نازنین کی طرف
آنکھ اٹھا کر دیکھے گا تو تیری آنکھین کور ہو جائین گی اب جو تو اس نازنین کا نام لیگا تو تیری
زبان گدی سے کھینچ لیجائے گی عنطاق نے جواب دیا کہ تو بڑا زبان دراز ہی تیری تو وہ
مثل ہوئی کہ رسی جل گئی مگر اسکا بل نہ گیا قید تو ہی اور ایسی باتین کرتا ہی علمشاہ نے جواب دیا
کہ یہ تو کیا بک رہا ہی کیسی رسی جلی اور کیسا بل نہ جانا ہم لوگ کسی وقت خوف نہین

کرتے ہین جو تیرا جی چاہے وہ کر ہم موجود ہین جلد حکم قتل دے عنطاق نے علمشاہ سے یہ
جواب پاکر ملکہ آہو چشم سے بھی یہی سوال کیا اُسنے بھی یہی جواب دیا مضراب مجبلاہ و
تنجر دیوانہ و افغان نے بھی یہی جواب دیا جب اُسنے سب سے جواب صاف سُنے تو
بہت بڑا غصہ آیا برہم ہو کر حکم دیا کہ اِن سبکو مع اُن سب اسیرون کے لیجا کر دار پر کھینچو مین
حکم قتل دیتا ہون داروغہ اُن سبکو لیکر باہر بارگاہ کے آیا اور رموز نے خواجہ سے کہا اے خواجہ
اگر تو اپنی زندگی چاہتا ہے تو میری اطاعت کر اور ان سبکو بھی سمجھا ورنہ مین تجھکو قتل کرونگا خواجہ
نے جواب دیا کہ او رموز پس اب مجھسے ایسی تقریر نہ کرنا جبکہ مین نے تجھسے کہا تھا کہ مین
تیری اطاعت کرتا ہون تو نے قبول نہ کیا اور کہا کہ مکر کرتا ہے اب تو خود خواہش کرتا ہے اب کبھی
ایسا نہ ہوگا اول تو یہ کہ جو کچھ ہونا تھا وہ ہوگیا تو نے مجھکو قفس مین قید بھی کیا ہزارون قسم
کی سختیان کین میرے قتل کا سامان کیا پس اگر اسوقت مین اس امر کو قبول کرونگا تو سب
یہی کہین گے کہ عمرو عیار نے بخوف جان دین اسلام کو ترک کیا اور ایک کافر کی اطاعت کرلی
تو بس اب مجھکو قبول نہین ہے اور نہ یہ لوگ میرے سمجھانے سے مانینگے تیرا جو جی چاہے وہ
کر مین یہ کبھی گوارا نہ کرونگا اس زندگی سے مجھکو مرنا منظور و قبول ہے کہ میرے سامنے فرزند
حمزہ و دیگر خدا پرست قتل ہون مین زندہ رہون رموز نے جواب دیا کہ تیری کیا بھی قضا ہے خواجہ
نے جواب دیا کہ تف ہے ایسی زندگی پر مین تو زندہ بچون اور میرے آقازادے قتل کیے جائین
تو پہلے مجھکو قتل کر رموز نے یہ سنکے کہا کہ دیکھو مین پہلے تجھکو قتل کرتا ہون یہان قتل نہ کرونگا
کیونکہ مین نے کتاب مین بھی دیکھا ہے اور اکثر بزرگون سے سنا ہے کہ جہان تیرا خون گرے گا
وہان غلہ نہ پیدا ہوگا اور وہ زمین کبھی نہ آباد ہوگی پس کیا ضرور ہے کہ مین تجھکو یہان قتل کرکے
اس زمین کو برباد کرون اور غلہ نہ پیدا ہو اہل شہر بسبب نہ پیدا ہونے غلہ کے ہلاک
ہون مین تجھکو فلان کوہ پر قتل کراؤنگا یہ کہکر رموز نے اپنے دہنی طرف دیکھا ایک ساحر
جو کہ برابر اُسکی کرسی کے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا نام اُسکا خسیس جادو تھا بہت زبردست بادہ
کبر و نخوت سے مست تھا اپنے کو سامری وقت جمشید زمانہ جانتا تھا اُسکی طرف
دیکھکر رموز نے کہا کہ اے خسیس جادو تم خواجہ کا قفس لیجا کر وہ جو سامنے پہاڑ ہے

اُسپر اسکو قتل کرو اور سر اسکا تن سے جدا کرکے میرے پاس لے آؤ اُسنے جواب دیا
کہ بہت خوب یہ کہکر وہ اپنے مقام پر سے اُٹھا اور سامنے آکر کہا کہ آپ اپنا سحر اسپر سے اُتار لین
مین اپنا سحر کرون رموز نے اپنا سحر خواجہ پر سے اُتار لیا خسیس جادو نے اپنا سحر خواجہ پر کیا اور
قفس لیکر باہر آیا اور قفس کو لیکر اوس کوہ کی طرف اوڑکر چلا سمک یہان موجود تھا وہ بھی باہر آیا
جسطرف کو وہ ساحر اوڑکر چلا سمک بھی یہ خیال کرکے کہ چلکر عیاری کرون اور اوستاد کو بچاؤن
یہ بھی چلا مگر وہ ساحر تھا فوراً نظرون سے غائب ہوگیا یہ رہ گیا نہ پہونچ سکا تھوڑی دور
گیا تھا جب اسکو پتہ نہ ملا کہ وہ کدھر گیا یہ مایوس ہوکر اودھر سے پلٹا یہ خیال کرکے کہ چلکر
وہان دیکھون کہ میرے آقا پر کیا گذری کیونکہ وہ بھی زیر تیغ بٹھائے گئے تھے یہ
سوچکر سمک تو اودھر کو چلا ادھر خسیس جادو خواجہ کا قفس لیکر پہاڑ پر پہونچا قفس
رکھا تلوار نیام سے لی خواجہ کو قفس سے نکالا اپنے سامنے بٹھایا خواجہ قید سحر مین مبتلا
تھے بالکل بےحس و حرکت تھے ہاتھ پاؤن مین طاقت نہ تھی کیونکر حرکت کرتے خدا کی
ذات پر بھروسہ تھا دل مین دعا کر رہے تھے کہ خداوند کریم تو مجکو بچا لے تو نے بڑی بڑی
میری کمک کی اور ایسے ایسے مقام پر سے بچایا کہ جہان بچنے کی امید نہ تھی تو صادق الوعد
ہے تو اقرار کر چکا ہے کہ جب تک تو تین مرتبہ اپنی زبان سے خود موت کو نہ طلب کریگا
اُسوقت تک تیری قضا نہ آئے گی طلب کرنا کیسا مین نے تو خیال تک نہین کیا اور قضا کا سامنا
ہے تو ہی بچانے والا ہے تو نے اپنے پیغمبرون کو اُنکی امت کے ہاتھ سے بچایا ابراہیم پر آگ کو
گلزار کیا یوسف کو چاہ سے نجات دی یونس کی کمک بطن ماہی مین کی تو نے سلیمان کو شیر
کے پنجے سے نجات دی تو ہی سبکا کفیل و حامی و مددگار رہا تو ہی ہر وقت ہر مشکل
مین سبکا سرپرست رہا تیرے ہی بھروسہ پر سب نے کفار سے جہاد کیا اسوقت بھی مین
میری کمک کر اور مجکو اس بلا سے نجات دے خواجہ یہ دعا کرتے جاتے تھے اور روتے
جاتے تھے آنکھون سے اشکون کا تار بندھا ہوا تھا برابر آنکھون سے آنسو
جاری تھے خسیس جادو نے جو یہ حالت دیکھی خواجہ سے کہا کہ اگر اپنے مرنے سے
اسقدر خوف کرتے ہو اور مرنے کا اس درجہ صدمہ ہے تو کیون نہین رموز جادو

کی اطاعت کر لیتے ہو اور اسکا دین نہین قبول کرتے ہو اُسکی اطاعت کر کے اپنی
جان بچاؤ اور زندگی غنیمت جانو اس رونے سے کیا حاصل خواجہ نے جوابدیا
کہ اے حبس جادو مین مرنے سے نہین ڈرتا ہون نہ موت سے خوف کرتا ہون نہ
مجھکو اس امر کا خیال ہی نہ نہین اس سبب سے گریان ہون کہ مین قتل ہوتا ہون
بلکہ رونا اس امر کا ہی کہ میرے بچے اور جورو تباہ ہونگے کوئی اُنکا خبر لینے والا
نہین ہی نہ اُنکا کوئی سہارا ہی نہ کوئی بسراوقات کی صورت ہی کیونکہ کوئی کفیل نہین ہی
سوائے ذات خدا کے ابھی لڑکے بھی کم سن ہین ایسے بھی نہین ہین کہ وہ کما کر انکو
دینگے سوائے اس امر کے بھیک مانگین یا فاقے کرین کوئی دوسری صورت نہین ہی
خیال اس امر کا ہی کہ مجکو خدا نے سب کچھ دیا ہی اور میرے پاس ہی تو مین نے کیون
نہین اُن لوگون کو دے دیا اس خیال سے کہ نہ معلوم کہان موت آلے اور کہان
نہ آئے یہ لوگ تیرے پاس ہون یا نہ ہون نہ معلوم یہ مال دولت اُنکے تصرف مین
آئے یا غیرون کا حصہ ہو پس اس امر کا خیال آیا کہ اگر تو دیدیتا تو کیون وہ بعد تیرے
فاقہ کشی کرتے یا بھیک مانگتے یہ تیری نادانی ہی کیا اب بعد تیرے اُنکی یہ حالت
ہوگی اور یہ دولت غیرون کے حصہ مین آئیگی نہ اسوقت مین کوئی ایسا میرا دوست
و شفیق ہی کہ جو کچھ مین دون وہ اُنکو پہونچا دے تاکہ وہ فاقہ کشی وغیرہ سے
تو محفوظ رہین اور میرے مرنے کا حال کہدے تاکہ وہ انتظار نہ کرین اور اس دولت
سے اپنی بسراوقات کرین جو کہ مین بھیجون علاوہ اسکے مین اُس شخص کا بہت
ممنون ہونگا جو یہ کام کرے گا اور جو کچھ مجھ سے ہو سکے گا وہ بھی اُسکو دونگا مگر
کسیکو ایسا نہین پاتا ہون جو ہی میری جان کا دشمن اور قاتل ہی حبس جادو نے
کہا کہ معلوم ہوا یہ رونا تمکو اس امر کا ہی اچھا اگر ہم کوئی بات تم سے کہین اُسکو تم
قبول کرو گے اور تمکو ہمارا اعتبار ہی یا نہین اگر اعتبار ہو اور اعتبار کرو تو مین تم سے
ایک بات کہون خواجہ نے کہا کہ اعتبار کرنے کو کیا ہوا اگر ایک کو دوسرے کا
اعتبار نہ ہو تو دنیا مین کام کیونکر چلے گو یہ امر ضرور ہی کہ کسی کے مُنہ پہ یہ نہین لکھا ہی

کہ یہ صاحب اعتبار ہی اور یہ صاحب اعتبار نہین ہی مگر مین نے ہزارون بلکہ لاکھون آدمی
دیکھے ہین مجکو قیافہ ہو گیا ہی اور مین پہچان لیتا ہون کہ یہ صاحب اعتبار اور بڑا صادق
الوعد ہی اور جو کہے گا وہی کرے گا چاہے سر بھی کٹ جائے اپنے قول سے نہ پھریگا
اور یہ جھوٹا اور دغا باز و مکار ہی حسیس نے کہا کہ پھر تم نے مجکو کیسا پایا خواجہ نے جواب دیا
کہ تمھارے چہرہ سے صاحب اعتبار ہونا اور صادق الوعد ہونا ظاہر ہی اور مین اسکا
امتحان کر چکا ہون جو تم اپنی زبان سے اقرار کرو گے اُسکو پورا کرو گے جو چیز کوئی تمکو
دیگا تم اُسکو بہ امانت رکھوگے یا جسکو جو کوئی کچھ بھیجے گا تم اُس تک اُسکو پہونچا دوگے
اُسمین تصرف نہ کروگے یہ امر تمھارے رخ سے ظاہر ہوتا ہی حسیس نے جواب دیا
کہ جب آپکو اس امر کا یقین ہی تو اگر اجازت ہی اور اگر اجازت مرحمت ہو تو مین کچھ عرض
کردون خواجہ نے جواب دیا کہ شوق سے بیان کرو اُسنے جواب دیا کہ پہلے آپ فرمائین
کہ وہ مال و دولت کہ جو آپکے پاس ہی اور آپ اپنے بال بچون کو بھیجا چاہتے ہین
اگر کوئی صاحب دیانت و امانت ملے وہ مال کہان ہی آپ تو بالکل تنہا ہین کیا کسی مقام پر
دفن کر دیا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ ای بھائی وہ مال و دولت میرے پاس ہی مین ایسا
نادان نہین ہون کہ کسی کے پاس رکھوا دون یا زمین مین دفن کرون کیونکہ مثل مشہور
ہی پیسہ گانٹھ کا دوست ساتھ کا دوسرے کے پاس رکھوانے یا زمین مین دفن کرنے
سے وہ مال و دولت باقی نہین رہتی ہی پس جب یہ امر ہی تو پھر مین کیون ایسا کرتا میرے
جسم ہی مین اپنے پاس رکھتا ہون جب کوئی لیجانے والا ملے گا تو مین اسکو دیدونگا
ابھی کیدن ظاہر کردون خسیس نے جواب دیا کہ جب آپ مجکو صاحب اعتبار خیال
کرتے ہین تو وہ مال مجکو عنایت فرمائیے مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ آپ کی اولاد کو
دیدونگا جو آپ مجکو اپنی خوشی سے مرحمت فرمائین گے وہ میرے اوپر حلال
ہی باقی حرام یا جو وہ لوگ دینگے اگر آپکو اعتبار نہ ہو تو نہ دیجیے کوئی جبر نہین ہی راوی
بیان کرتا ہی کہ حسیس جادو نے یہ خیال کرکے اپنے دل مین خواجہ سے کہا کہ سنا گیا ہی
کہ خواجہ بڑے مالدار ہین انکے پاس زنبیل ہی اسمین کرورون روپیہ کا مال ہی ہزارون ملک

غارت کرکے نذر زنبیل کرتے ہین لاکھون خزانے جمع ہین کسی تدبیر سے ان سے لینا
چاہیئے یہ جو کہتا ہی کہ کوئی ایسا ہو کہ میرے بال بچون کو جو مین دون پہونچادے تو اسکو
فقرہ دیکر لیلو کون پوچھتا ہی یہ تو قتل ہو جائیگا کسیکو کیا معلوم ہوگا کہ عمرو نے کیا بھیجا
ہو سب تمکو ہضم ہو جائیگا اور یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ جہان مال اسنے رکھا ہی بعد اسکے
مرنے کے وہ باقی ماندہ مال بھی لینا شخص نے اس لالچ سے کہا جب خسیس نے خواجہ
سے یہ امر ظاہر کیا کہ اگر آپ کو میرا اعتبار ہو تو مجکو دیجیئے مین پہونچادون خواجہ نے
جواب دیا کہ اے بھائی مین قسم کھاکر کہتا ہون کہ مین نے جو یہ تذکرہ کیا تو اسی غرض سے
کیا کہ تم خود اپنی زبان سے کہو مین نے خود اس سبب سے نہین کہا کہ تم یہ کہوگے کہ کیا
اسنے مجکو اپنا غلام خیال کیا کہ جو ایسی بات کہتا ہی کیا مین اسکے مال کا نوکر ہون کہ اسکا
کام کرون چونکہ مین صورت دیکھکر پہچان چکا تھا کہ تم صاحب اعتبار و امانت دار ہو
مگر بسبب خوف کے بولا نہ پڑتا تھا پس یہی خیال کرکے رونے لگا کہ شاید تمکو رحم
آجائے اور تم کچھ دریافت کرو تو مین صاف صاف بیان کردون میرا بیان سن کے
تم میرے حال پر ترس کھاؤ اور میرے بچون پر اور جو مین دون وہ تم انکو پہونچادو
شکر ہی کہ تم نے ترس کھاکر میرے خیال کے موافق خود اپنی خواہش ظاہر کی مین بہت
خوش ہوا اگر یہی تمہاری مرضی ہی تو یہ مال میرے پاس ہی نصف اسمین سے تم لیلو
اور نصف انکو پہونچادو اسنے کہا کہ لائیے کہان ہی مجکو تو کچھ دکھائی نہین دیتا ہی راوی
کہتا ہی کہ خواجہ نے اس طور سے تقریر عجز آمیز کی کہ اسکو یقین آگیا اور کیونکر یقین
نہ آتا کہ وہ طامع و لالچی آدمی تھا اور سن چکا تھا کہ خواجہ کے پاس بڑی دولت ہی
بہت خوش تھا کہ بعد قتل کے مجکو ملیگی مگر فکر اس امر کی ہی کہ نہ معلوم کہان ہی یہ کیون
نہ بتانے لگا اب اپنے دل مین بہت خوش ہوا کہ یہ تو خوشی سے دیتا ہی لو اور چھین کرو خواجہ
سے جب اسنے یہ کہا کہ لائیے کہان ہی خواجہ نے جواب دیا کہ میری بائین آنکھ کے کونے
مین ایک موتی برابر بیضہ کنجشک کے اور دہنی آنکھ کے کوئے مین دوسرا گوہر آبدار ہی
پس ایک موتی تم لیلو اور دوسرا انکو پہونچادو کیونکہ یہ دونون گوہر آبدار برابر خسراج

ہفت اقلیم کے مین بڑی محنت و مشقت سے ہاتھ آئے ایک موتی میرے ستر پشت تک
کافی ہی کہ اُسکو فروخت کرکے صرف کیا جائے اور ساتھ راحت و آرام کے ہزار آدمیون سے
اُسپر بھی کم نہو کیونکہ مین نے کرورون روپیہ صرف کرکے یہ گوہر آبدار خرید کیے ہین سبب اسکا یہ ہی
کہ جب مین نے ہزارون ملک و خزانے غارت کرکے جمع کیا تھا اسقدر روپیہ تھا کہ میرے پاس
ٹھکانا رکھنے کا نہ تھا یہ مجھ سے ہو نہ سکا کہ کسی کے پاس جمع کرون مین فکر مین تھا کہ کوئی ایسی چیز
ملجائے کہ جو ہمہ وقت میرے پاس رہے مین اُس روپیہ سے خرید لون اتفاق سے ایک سوداگر
ظلمات سے برائے تجارت آیا مین نے جو سُنا تو اُسکے پاس گیا قبل اُسکے دربار مین جانے کے مین نے
اُسکا مال جو کہ وہ لایا تھا سب دیکھا اُسمین یہ جوڑی موتی کی بھی تھی مین نے بہت پسند کی
دیکھتے ہی میرا جی پھڑک گیا مین نے اُس سوداگر سے کہا کہ اسکی کیا قیمت ہی اُسنے یہ خیال کرکے
کہ یہ کیا اسکی قدر کرے گا اور کیا اسکی قدر جانے ایک معمولی آدمی ہی میری بات کا کچھ جواب
نہ دیا مین نے کہا کہ ای بھائی یہ موتی میرے پسند آئے ہین مین انکو خرید کرونگا تم اسکی قیمت
بیان کرو اُسنے سر سے پاؤن تک مجھکو دیکھا اور ہنسا مین نے جواب دیا کہ تم ہنستے اس بات پر
ہو کہ میری صورت و حیثیت تو ایسی ہی کہ یہ بھی گمان نہین ہوسکتا ہی کہ میرے پاس ایک کوڑی
ہو اور مین اسقدر دعوے کرتا ہون تو تم یہ خیال نکرو کہ قیمت اسکی بیان کرو مین ابھی حاضر
کردونگا اُسنے یہ خیال کیا کہ یہ کوئی دیوانہ آدمی ہی یہ کیا خریدے گا یہ سوچکر کہا کہ پندرہ
کروڑ روپیہ اسکی قیمت ہی لاؤ مجھکو دو یہ جوڑی لیجاؤ مین نے جو خیال کیا تو پندرہ کرور کیا
اگر پندرہ ہزار کروڑ روپیہ طلب کرے تب بھی کم ہین مین نے یہ سُنکے اُس سے کہا کہ یہ موتی
میرے ہوگئے مین روپیہ ابھی لائے دیتا ہون اب اپنے قول سے نہ پھرنا یہ کہکر مین نے پانچ لاکھ
روپیہ کی اشرفیان بطور بیعانہ اُسکے آگے رکھدین وہ یہ دیکھکر دنگ ہوگیا اب کیا کرین
مگر وہ بھی اپنے قول کا دھنی تھا پھر اُسنے بھی کچھ نہ کہا وہ بیعانہ لے لیا مجھکو رسید دیدی
مین وہان سے اپنے مقام پر آیا پندرہ کروڑ روپیہ لدوا کر وہان پہونچا اسکو دیکر یہ گوہر آبدار خرید
کیے اُسکے بعد جو روپیہ بچا اس سے مسجد بنوائی مدرسے تیار کرائے سرائین بنوائین اور
صرف کیا چونکہ مجھکو اس امر سے اطمینان ہوگیا تھا کہ یہ جسقدر دولت میرے پاس ہی اسکی کوئی

اصل نہین ہو انمین سے ایک موتی بھی فروخت کرڈالون گا تو وہ چند اس سے میرے
پاس ہو جائیگا کیا پروا ہو مین نے خوب صرف کیے مگر ان موتیون کو برابر جان کے رکھا چونکہ مین
ان سے الفت بہت رکھتا ہون اور یہ میری جان و روح ہین پس قاعدہ یہ ہو کہ جس سے
الفت رکھی جاتی ہو اسکو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہین یہ گوارا نہین ہوتا ہو کہ یہ دم بھر آنکھ سے اوجھل
ہو یہین سبب مین نے انکو آنکھون مین رکھا دوسرے اس امر کا کسیکو گمان ہی نہین ہوسکتا ہو
کہ اسکی آنکھ مین موتی ہین اگر وہ دولت جو کہ مین نے انکی قیمت مین صرف کی ہو وہ ہوتی تو
سب مجکو دیکھکر امیر تصور کرتے چور چراتے ڈاکے پڑتے ان سب امرون سے محفوظ رہا اور
ہمہ وقت اس سے دو چند دولت میرے پاس موجود رہی اے بھائی اب دیر نہ کر وہ دونون
موتی آنکھون سے نکال لا اور مجکو قتل کر کیونکہ اب قید کی شدت مجھ سے اُٹھائی نہین جاتی ہو
وہ اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور خیال کرنے لگا کہ بڑی خرابی ہوتی اگر تو قتل کرڈالتا
یہ موتی رہ جاتے مجکو کیا معلوم تھا کہ آنکھ مین موتی ہین بعد قتل ہونے کے آنکھین بند
ہو جاتین تو اسی گمان مین تھا کہ زنبیل وغیرہ مین ہوگی ایک حبہ بھی ہاتھ نہ آتا خواجہ کی
دولت تیرے مقدر مین تھی لا اور چین کر تیری بلا نوکری کرے یہ خیال دل مین کرکے قریب
خواجہ کے آیا خواجہ نے آنکھین کھولدین اسنے دیکھنا شروع کیا دونون آنکھون کے کوئے
خوب غور کرکے دیکھے وہ موتی نہ دکھائی دیے مگر ایک نور آنکھون مین علاوہ نور چشم کے
ایسا ساطع ولامع تھا کہ آنکھ کام نہ کرتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ آنکھون مین موتی بھرے ہوئے
ہین جب اُسکو وہ موتی نظر نہ آئے اُسنے کہا کہ اے خواجہ کیون مجکو فقرہ دیتے ہو مرتے تو
ہو مگر اپنی حرکت سے باز نہین آتے ہو مجکو بیوقوف و نادان جانتے ہو اور مین بنتا ہون بھلا
خیال تو کرو کہ کجا آنکھ اور کجا موتی یہ فقر تمھارا بیکار ہو مین تمکو قتل ضرور کرونگا مجکو تو کچھ
بھی دکھائی نہین دیتا ہو خواجہ نے جواب دیا کہ بھائی فقرہ کرنے سے کیا غرض کوئی تم نے
مجھ سے اس امر کو دریافت نہین کیا تھا نہ تم نے طلب کیا تھا نہ تمھاری خواہش تھی جو مین فقرہ
کرتا بلکہ میری خواہش تھی تم نے ترس کھایا ہو ایسی حالت مین فقرہ کرنے کی کیا ضرورت تھی ہان
اگر تمھاری خواہش ہوتی تو اُسوقت تمکو ایسا خیال کرنا زیبا تھا پس اگر تمکو نہین ملتے ہین اور

تمکو کسی قسم کا خوف میرا نہین ہی اور تم نے ترس کھایا ہی تو میرے اوپر سے اپنا سحر اُتار لو تا کہ
مین خود اُنکو نکال کر اپنے ہاتھ سے تمکو دیدون کیونکہ مجکو ایک عامل کامل نے دعا بتائی تھی اور فرمایا
تھا کہ اس دعا کا اثر یہ ہی کہ تم اپنے پاس کوئی چیز رکھ لو سب کے سامنے اور یہ دعا پڑھکر
دم کر دو تم اُس چیز کو دیکھ سکو گے دوسرا نہین دیکھیگا اگر تم یہ اجازت دو گے کہ فلان چیز
میری ہی اور وہ دیکھتا بھی ہو گا مگر اسوقت بھی وہ اُسکو نہ لے سکے گا جب تک تم خود اپنے ہاتھ سے
ندو گے ادہر وہ ہاتھ اُسکی طرف بڑھائیگا ادہر وہ چیز اُسکے سامنے سے غائب ہو جائیگی
اگرچہ اُسنے بھی اپنی چیز تمھارے پاس رکھوا دی ہوگی جب تک تم خود ندو گے اُسوقت تک
نہ ملے گی تم سچ کہتے ہو کہ تمکو نہ دکھائی دیتے ہونگے کیونکہ مین نے آنکھ مین رکھکر دی دعا
پڑھکر دم کی تھی بھلا تم ہی خیال کرو کہ موتی کہین آنکھ مین رہ سکتے ہین یہ اثر اُسی دعا کا ہی اگر
مین اُسوقت کہتا تو تمکو یقین نہ آتا پس تم سحر اُتار لو مین وضو کرکے اُس دعا کے دفع کرنیوالے
اسم کو پڑھکر آنکھ سے وہ موتی نکال کر تمکو دیدون اور اگر میرا اعتبار نہ ہو اور یہ خوف ہو کہ
سحر اسپر سے اترا اور یہ بھاگ گیا تو نہ اُتارو مجکو قتل کرو مگر یہ خیال کر لو کہ یہ دولت تمھارے
ہاتھ سے مفت جاتی ہی اور میرے بچے فاقہ کرکے مر جائینگے تمکو اختیار ہی مگر یہ بھی خیال کر لو
کہ اول تو مین تمھارے سامنے سے بھاگ نہین سکتا ہون کیونکہ تم ساحر ہو اور مین غیر ساحر
ادہر تم نے گھیرا ادہر میرے پاؤن زمین نے پکڑ لیے مین پھر کیونکر بھاگونگا دوسرے
تم نے میرے ساتھ دوستی کیا کی ہی کہ مین تمکو دہوکا دیکر بھاگ جاؤنگا جو کچھ دشمنی یا دوستی کی
ہی سب رموز جادو نے کی ہی ہاتم اُسکے تابعدار ہو جو اُسنے حکم دیا اُسکو ضرور بجا لاؤ گے ہان جو کچھ
مجکو کرنا ہی مین اُسکے ساتھ کرون تم سے کیا غرض یہ نہین ہو سکتا ہی کہ تم تو میرے ساتھ نیکی کرو
اور میرے حال پر ترس کھاؤ اور میری اولاد پر مین اس احسان کا یہ بدلا کرون کہ تمکو مبتلائے
عذاب کرون بھاگ کر اور تمھارے روزگار پر بناؤن نیکی کرنے سے گیا بدی کرون خسیس
نے جو یہ تقریر سُنی دل مین کہا کہ سچ تو کہتا ہی یہ بھاگ کر کہان جا سکتا ہی دوسرے مین نے
کیا برائی کی ہی جو یہ میرے ساتھ بدی کرے گا وجہ اسکی یہ تھی کہ جب سے اسنے خواجہ
کی آنکھین دیکھی تھین اور اسمین اسنے ایک نور پایا تھا علاوہ نور چشم کے اسکو

یقین تھا کہ موتی ضرور ہین خواجہ نے جو یہ کہا بسبب اثر دعا کے تمکو دکھائی نہین دیتے ہین اسکو اس امر کا یقین ہوگیا ہو کہ خواجہ سچ کہتے ہین ایسا ہی ہو یہ دل مین خیال کر کے خواجہ سے کہا کہ سچ بتاؤ خواجہ دغا تو نہ کروگے قسم تو کھاؤ خواجہ نے جواب دیا کہ جب تمکو یہ گمان ہو کہ مین دغا کرونگا تو تم اپنا سحر نہ اُتارو مجکو قتل کرو کیسے ناوان ہو کہ مین کہہ چکا کہ تم نے میرے ساتھ کیا کیا ہو جو دغا کرونگا مین محسن کش و احسان فراموش نہین ہون مین تم سے نہین کہتا ہون کہ تم رہا کرو جانے دو جبکہ تمکو اطمینان نہین ہو خواجہ نے یہ تقریر اس تیور اور اس انداز سے کی کہ خسیس کو یقین آگیا یہ کہکر کہ خواجہ تمکو میری عزت و آبرو سب کا اختیار ہو سحر اُتار لیا خواجہ کے ہاتھ پاؤن قابو مین آئے اب جو دیکھا تو اپنے کو سحر سے رہا پایا اُٹھکر اُسکو جھک کر سلام کیا اور کہا کہ تم نے میرے اوپر بڑا احسان کیا میرے بچون کی جان بچائی مین تم سے بہت خوش ہوا یہ کہکر اُس چشمہ سے پانی لیکر وضو کیا جو کہ اُس کوہ پر تھا اور خسیس خواجہ کا قفس اُسی چشمہ پر لیکر پہونچا تھا پس خواجہ نے وضو کیا خسیس جادو نے کہا کہ خواجہ جلدی کرو ایسا نہ ہو کہ رموز جادو کسی کو واسطے خبر کے روانہ کرے وہ آجائے تو مین بدنام ہو جاؤن کیونکہ عرصہ جو ہو گا ضرور کسی نہ کسی کو اس خیال سے روانہ کرے گا کیا سبب ہو کہ جو خسیس نہین آیا کس امر مین عرصہ ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ پریشان نہ ہو مین وضو کر چکا ہون اب وہ موتی نکالتا ہون یہ کہکر خواجہ نے اُسے خاک پر دو رکعت نماز شکر اس عیوض کے کے صلہ مین پڑھی کہ تیری قدرت سے مین رہا ہو گیا اب اسکو قتل کیا یہ جاتا کہان ہو اور یہان سے جا کر ان سب پر بھی عیاری کرونگا اور سب خدا پرستون کو رہا کرونگا جب نماز سے فارغ ہوئے خسیس کو اپنے قریب بُلایا اور کہا کہ لو یہ موتی موجود ہین یہ کہکر اب جو آنکھ کھولی خسیس نے دیکھا کہ ایک گوہر آبدار برابر بیضۂ گنجشک کے دہنی آنکھ کے کوئے سے اور دوسرا بائین آنکھ کے کوئے سے نمودار ہوا ایسا گول و سڈول و آبدار تھا کہ کبھی ایسے موتی چشم فلک نے بھی نہین دیکھے تھے ہر موتی کی قیمت مین خراج ہفت کشور دس برس سے کم نہ ہوگا ایسے گوہر نورانی و پر آب تھے کہ اُنکی چمک سے آنکھ خیرگی کرتی تھی نگاہ اُنپر قائم نہ ہو سکتی تھی تمام صحرا اُنکی ضو سے روشن ہو گیا تھا خواجہ نے خسیس سے کہا کہ انکو

کف دست پر لو اور دیکھو اور سچ سچ بیان کرو کہ تم نے ایسے موتی دیکھے ہین یا نہین مگر اس امر کا خیال رہے کہ انکو بہت حفاظت سے رکھنا ایسا نہ ہو کہ کوئی اس حال سے آگاہ نہ ہو جائے اور تم سے خواہ بجبر خواہ بفقرہ و بکر خواہ چوری سے لی لے تو تم بھی محتاج ہو جاؤ اور میرے بچے بھی مر جائین اور پھر کچھ فائدہ نہو راوی بیان کرتا ہے کہ جب سے خسیس جادو نے موتیون کو دیکھا تھا اسکے حواس جاتے رہے تھے اپنے حواس مین نہ تھا مثل آئینہ کے دنگ و ششدر و حیران تھا کہ یہ کس قسم کے موتی ہین کہ مہنین یہ آب و تاب ہے سچ خواجہ نے کہا ہے پہلے مین خیال کرتا تھا کہ خواجہ مبالغہ کرتے ہین یہ دل مین خیال کر کے کف دست کو بموجب حکم خواجہ سامنے کیا وہ دونون موتی اُسکے ہتھیلی پر آگئے اُنکا کف دست پہ آنا تھا کہ ایک چمک سی پیدا ہوئی اور زیادہ تر نور پھیل گیا کہ جسکے سبب سے یہ حیران ہوا ادھر خواجہ نے کہا کہ اے خسیس جادو انکو بحفاظت رکھنا اور جلدی کرو کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی آجائے خسیس جادو نے جواب دیا کہ اے خواجہ تم اطمینان رکھو مین انکو اپنی جان و روح سے زیادہ حفاظت سے رکھونگا ان تک ہوا کا گذر محال ہے یہ بیجا آپکا خیال ہے کہ مین حفاظت سے نہ رکھونگا ایسی چیزین کہین ممکن ہوتی ہین عجلت اس امر کی ہے اگر کوئی آئیگا بھی اور دیکھ بھی لیگا تو میرا کیا کر لیگا مین تو ذرا اچھی طرح دیکھ لون یہ خیال کرتا ہون کہ شاہان بزرگ نے بھی ایسے موتی نہ دیکھے ہونگے ظاہر ہین تو دیکھنا شے دیگر ہے خواب مین بھی نہ دیکھے ہونگے اپنے دلکو خوش کر لون خواجہ نے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہے میرا جو کام تھا مین نے کیا یہ کہکر خواجہ خاموش ہو رہے خسیس جادو دیکھنے لگا ان گوہر آبدار کو بسبب چمک و صفائی کے اوپر نگاہ قایم نہ ہوتی تھی جیسے یہ قریب آیا انمین حرکت پیدا ہوئی اور وہ باہم ایک دوسرے سے لڑنے لگے جس طور سے مداری کے گولے اُڑتے ہین ایسی حرکت مین ایک دوسرے سے لڑ کر ٹوٹ گیا خسیس جادو بغور انکو دیکھ رہا تھا وہ یہ خیال کر رہا تھا کہ جنگل ہے اُسکی ہوا سے انکو حرکت ہے اس حرکت کے سبب سے اور نگاہ کام نہ کرتی تھی یہ دیکھ رہا تھا کہ وہ باہم لڑ کے ٹوٹے خواجہ سامنے بیٹھے ہوئے تھے اُنکا شکست ہونا تھا کہ غبار اُن سے پیدا ہوا وہ خسیس جادو کے دماغ مین پہونچا خسیس جادو نے جو یہ دیکھا کہ موتی باہم لڑ کر ٹوٹے اور حیران ہوا کہ

کیا واقعہ ہی بہت افسوس کی آواز سے کہا کہ ای خواجہ بڑا غضب ہوا کہ وہ موتی باہم لڑ کر ٹوٹ گئے انمین سے غبار نکلا خواجہ نے کہا کہ دیکھون یہ کہکر خواجہ پیچھے کو ہٹ گئے خبیس نے قصد کیا تھا کہ ہاتھ بڑھا کر دکھا دون اب جو دیکھا تو خواجہ کو قریب قفس پایا یہ اس قصد سے اُٹھا کہ خواجہ کو دکھا کر اور خواجہ پر سحر کر کے قتل کرون اور سر لیکر پاس رموز کے جاؤن مین تحریر کر چکا ہون کہ جب وہ موتی باہم لڑ کر ٹوٹے تو انمین سے غبار نکلا اور وہ اُسکے دماغ مین پہونچا چونکہ یہ سر جھکائے ہوئے دیکھتا رہا تھا جسقدر بیہوشی تھی سب دماغ مین اسکے پہونچ گئی اُسنے اپنا اثر کیا اول تو اسکو گرمی معلوم ہونے لگی اور سر گھٹنون سے لگا اس سبب سے یہ اور روتا تھا کہ مین نے بہت غور سے جو نگاہ کی دماغ مین بسبب غور کرنے کے گرمی پیدا ہوئی چونکہ دماغ اعضائے رئیسہ سے ہی ذرا سی تکلیف کے سبب سے وہ زیادہ تر پریشان ہوتا ہی اس سبب سے مجکو گرمی بھی معلوم ہوتی ہی اور سر بھی گھومتا ہی اُٹھکر ٹہل اور خواجہ کو دکھائی دے راوی کہتا ہی کہ گوہر آبدار ساختہ خواجہ نامدار ہین کہ انھون نے قفس مین بیٹھے بیٹھے یہ عیاری کی تھی کہ جو کہ تحریر ہوئی موتی بیہوشی سے بنائے تھے اور انمین بیہوشی بھری تھی اسی سبب سے یہ تقریر کی تھی اور سوچ لیا تھا کہ ادھر انمین ہوا لگی اور یہ مثل حباب کے ٹوٹنے اُسکو فریب دیکر اپنی باتون مین لگا کر تقریر سے رام کر کے اپنے اوپر سے سحر تو پہلے ہی اُتروا چکے تھے سحر سے رہا تھے بس جیسے وہ دو قدم چلا بیہوشی اپنا پورا اثر کر چکی تھی اور بیہوشی بھی وہ قاتل تھی کہ اگر ذرا سی دماغ مین پہونچ جائے فوراً اپنا کام کر جائے نہ یہ کہ بہت سی پہونچے اور کام نہ کرے یہ امر غیر ممکن تھا دو ہی قدم چلا تھا کہ اُسکو ایک جھینک آئی اور دھم سے گرا گرتے ہی بیہوش ہو گیا اُسکا گرنا تھا کہ خواجہ تو رہا تھے خنجر لیکر چلے کہ سر کاٹ لون قریب پہونچکر فوراً دھیان آیا کہ اگر تم نے اسکا سر کاٹ لیا تو اسکے مرنے کی علامت بلند ہو گی پھر اسکے غل مچاتے ہوئے رموز کے پاس جائینگے اُسکو آگاہ کرینگے جو عیاری و تدبیر ان سب خدا پرستون کے رہا کرنے کی اور رموز و حمزہ کے قتل کرنے کی تم کرو گے وہ پھر نہ ہو سکے گی دوسرے یہ امر بھی ہی کہ جب یہ چلنے لگا ہی

تمھارا قفنس لیکر تو رموز نے اسکے ہاتھ سے ایک گلدستہ ہوا اکر رکھ لیا ہی اس خیال سے کہ شاید اسپر کوئی آفت نہ آئے یا یہ مارا جائے تو گلدستہ فوراً جل جائے مجکو خبر ہو جائے تاکہ مین جاکر بندوبست کرون ای خواجہ تم نے اسکو قتل کیا وہ گلدستہ جلا رموز فوراً آیا اسوقت بڑی خرابی ہوگی یہ سوچکر خواجہ نے خیال کیا کہ اسکو نذر زنبیل کرلو اور تم اسکی صورت بنو اور ایک سر مقوے کا بناکر رموز کے پاس لیچلو اور وہان چلکر عیاری کرو اور اُن سبکو رہا کرو یہ سوچکر پس خواجہ نے فوراً خسیلین جادو کو اُٹھاکر نذر زنبیل کیا اور کہا کہ ای واوا آدم لیجیے اس ساحر کو بھی اور اس سے بھی کام بخوبی لیا جائے اور فوراً رنگ و روغن عیاری نکال کر اُسکی صورت سے اپنی صورت بالکل مشابہ کی اور اُسکی پوشاک پہنی اور ایک سر مقوے کا بنا کر مثل اپنے سر کے تیار کیا اور اُسکو لیکر چلے کہ پھر خیال آیا کہ ای خواجہ نہ معلوم وہان کیا گذرے جب تمکو رموز نے ادھر کو روانہ کیا تھا تو علم شاہ وغیرہ کو زیر تیغ بٹھایا تھا نہ معلوم اُنپر کیا گذری بہتر ہے پاس جہانگیر بن حمزہ زنبیل مین ہی اُسکو نکال کر اس امر سے آگاہ کر اور اُسکی معشوقہ ملکہ سیمائے مہر جمال ساحرہ زبردست ہی پس اُسکو بھی نکال کر آگاہ کر جہانگیر یہان سے جاکر جبر ساحرون سے لڑکر اُن سبکو رہا کرے گا اگر زندہ ہونگے اور سیمائے مہر جمال ساحرون سے لڑے گی شاید عیاری نہ بن پڑی تو یہ لوگ تو لڑکر شاید رہا کر لین یہ سوچکر فوراً جہانگیر کو زنبیل سے نکالا اور ہوشیار کیا اب جو جہانگیر ہوشیار ہوئے اُنھون نے اپنے کو ایک کوہ پر پایا اور سامنے ایک ساحرہ کو موجود پایا بہت حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی مین تو دربار ششکال مین مع ملکہ کے زندان سے طلب کیا گیا تھا داروغہ زندان مجکو وہان لیکر گیا تھا اُسکا دربار آراستہ تھا اُسمین ایک عجیب الخلقت شخص بیٹھا ہوا تھا ششکال نے مجکو اور ملکہ کو اُسکے حوالے کیا تھا اُسنے مجکو کسی طور سے بیہوش کردیا تھا اب جو ہوش آیا تو مین نے اپنے کو یہان پایا یہ کیا مقام ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی ایسی ایسی باتین دل سے کر رہے ہین اور حیران ہین اُٹھکر تو بیٹھے ہین مگر بہت پریشان ہین کہ اُس ساحر نقلی نے کہا کہ ای پسر حمزہ تو اسقدر پریشان کیون ہوتا ہی اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو دین اسلام

کو ترک کر اور عجائب پرستی اختیار کر ورنہ مین تجکو قتل کرونگا اسی غرض سے لایا ہون شنگال کے پاس سے جہانگیر نے جواب دیا کہ او نابکار کیا بیہودہ گفتار کرتا ہی ہم لوگ خدا پرست ہین ہمکو موت سے بالکل خوف نہین ہی ہم کبھی دین اسلام کو ترک نکرینگے جو تیرا جی چاہے وہ کر ہم ایسے نہین ہین کہ موت سے ڈر کر اپنا دین و مذہب ترک کرین ہمکو مرنا گوارا ہی اور دین کا ترک کرنا گوارا نہین ہی یہ سنکے اُس ساحر نقلی نے جواب دیا کہ اے پسر حمزہ تو بڑا زبان دراز ہی مین دیکھتا ہون کہ تیرا خدا مجکو بچا لیگا جہانگیر نے جواب دیا کہ اگر میری قضا ہی تو مجھپر وا نہین ہی اور اگر قضا نہین ہی تو تیری کیا مجال ہی جو تو قتل کر سکے خواجہ نے دیکھا کہ یہ لوگ واقعی بڑے دین کے پختہ ہین تب کہا کہ اے پسر حمزہ اچھا اگر اپنی زندگی کا خواستگار ہی تو ایک کام کر کہ پانچ لاکھ روپیہ مجکو دے تاکہ مین تجکو چھوڑ دون جہانگیر نے جواب دیا کہ اے ساحر تو بہت دیوانہ ہی خیال تو کر کہ تو مجکو دربار شنگال سے لایا ہی میرے پاس روپیہ کہان ہی جو مین دون کہان سے لاؤن مجکو اگر قتل کرنا ہی تو قتل کر بیکار کی بحث کرتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ کسی سے قرض لیکر دے جہانگیر نے جواب دیا کہ تو واقعی دیوانہ ہی بیکار کو بک بک کر دماغ خالی کر دیا ہی جا دور ہو میرے روبرو سے یہان کون ہی جو مجکو قرض دیگا کوئی یہان ہی نہ جس سے قرض طلب کرون میرا اعتبار کون کرے گا خواجہ نے جواب دیا کہ اگر تم قرض مانگو تو ہم دین جہانگیر نے کہا کہ لاؤ مگر یہ نہ خیال کرنا کہ مین جان کے خوف سے تمکو روپیہ دیتا ہون مجکو خوف جانی بالکل نہین ہی نہ مین موت سے ڈرتا ہون صرف تمکو آزماتا ہون اگر تم روپیہ دو تو مین لون نہین تو تمکو دیوانہ جانتا ہون خواجہ نے کہا کہ تمسک لکھدو مین روپیہ دون جہانگیر نے کہا کہ لاؤ پس خواجہ نے قلم دوات وغیرہ موجود کر دی جہانگیر سے پانچ لاکھ کا رقعہ اس مضمون کا تحریر کرایا کہ مین فلان کوہ پر موجود تھا مجکو ایک اشد ضرورت تھی اور میرے پاس روپیہ نہ تھا مین نے خواجہ عمرو عیار سے پانچ لاکھ روپیہ لیکر صرف کیا اور اپنے تصرف مین لایا جب مین لشکر مین پہونچونگا اسوقت بلا عذر و انکار ادا کر دونگا اسواسطے یہ چند کلمہ تحریر کر دیئے جب اُس ساحر نقلی نے یہ کہا کہ یہ کہدو کہ خواجہ عمرو عیار سے قرض لیا اُسوقت جہانگیر کے کان کھڑے ہو گئے کہا خواجہ کیسے نہ وہ یہان موجود ہین جو مین اُنکا

م اُنکا نام لکھدون جواب دیا کہ جو مین کہتا ہون وہ کرو جہانگیر نے لکھکر اپنے دستخط کردیے
تب خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور کہا کہ تم نے نہ پہچانا خیر یہ کہکر کل حال ابتدا سے آخر تک بیان
کیا اپنا خسیس جادو کو بیہوش کرکے نذر زنبیل کرنا اور یہ سوچ کر نکالنا جہانگیر کو کہ یہ جاکر
علم شاہ کی کمک کرین سب بیان کیا اور کہا کہ علم شاہ وہان زیر تیغ بیٹھے ہوئے ہین تم جاکر
کمک کرو مین بھی آکر عیاری کرتا ہون جہانگیر یہ سن کے دنگ ہوگیا اور خون عزیزی نے
جوش مارا خواجہ کے گلے لگ کر کہا کہ خواجہ جہان تم نے اتنی مجھپر مہربانی اور احسان کیا
ہے کہ مجکو اُس قید سے رہا کرکے لائے اور ہوشیار کیا اور اس حال سے آگاہ کیا تو مجکو مرکب اور
ہتھیار بھی کسی طور سے لادو تاکہ مین جاکر بھائی صاحب کی کمک کرون خواجہ نے جواب دیا
کہ کچھ روپیہ صرف کرو تو یہی سامان لادیا جائے جہانگیر نے کہا کہ روپیہ تو نہین ہے اسکا بھی
رقعہ لکھوا لیجیے خواجہ نے کہا کہ لکھو پس جہانگیر نے خواجہ کو تین ہزار کا عند الطلب رقعہ
لکھدیا جسکا مضمون یہ تھا کہ جناب من بعد ما وجب کے معلوم ہو کہ آپکا مبلغ تین ہزار روپیہ جو کہ
مین نے آجکی تاریخ مین آپسے قرض لیا ہے اور اپنے تحت و تصرف مین لایا ہون آپکو یا آپکے
حکم دین عند الطلب بلا عذر معاوضہ ادا و بیباق کر دون گا آپ اطمینان رکھین جہانگیر نے
اسپر دستخط کرکے خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے ہتھیار و پوشاک زنبیل سے نکال کر دیے
اور کہا کہ مرکب لائے دیتا ہون یہ کہکر زیر کوہ آئے اتفاق سے ایک سائیس کسی سوداگر کا ایک
مرکب بہت عمدہ اور نایاب پانی پلانے کو لایا تھا خواجہ نے جو اسکو دیکھا بہت پسند کیا یہ
کوہ پر سے مرکب کی تلاش مین چلے تھے انھون نے دل مین یہ خیال کیا کہ اسکو مارکر یہ مرکب
لینا چاہیے پس اُسکے قریب آئے اُس سے کہا کہ کیون بھائی یہ مرکب کسکا ہے اُسنے کہا کہ میرے
مالک کا نہلانے کو لایا ہون خواجہ نے کہا کہ اور مرکب بھی ہین اُسنے کہا کہ ہان مین کیون نہین وہ
سوداگری کرتے ہین گھوڑون کی خواجہ نے کہا تو تو اُنکے پاس بڑے عمدہ عمدہ مرکب ہونگے
اسکی کیا اصل ہے دیکھو تو یہ جو دوسرا شخص اور ایک مرکب لیے ہوئے آتا ہے اسی طرف کو کیا
یہ بھی تمھارے ہمراہیون مین سے ہین وہ پلٹا اس خیال سے کہ شاید میرا بھائی دوسرا مرکب
لیکر آتا ہوگا اُسکا پلٹنا تھا کہ خواجہ نے حلقہ کمند کے مارے اُسکے گلے مین پڑے وہ ادے کہکر

سوڑا تھا کہ خواجہ نے حباب بیہوشی اُسکے مُنھ پہ مارے حباب جیسے پڑکر ٹوٹے اُسکے دماغ
مین بیہوشی پہونچی وہ ہارے دیا گھر گرا خواجہ نے اُسکو اُٹھا کر زندہ درگور کیا اور آپ مرکب
لیکر بالاے کوہ آئے اُسکو زین و لجام سے آراستہ کرکے جہانگیر سے کہا کہ لو یہ مرکب موجود ہی
سوار ہو کر جاؤ مگر یہ مرکب واپس کر دینا ہو گا جہانگیر نے کہا کہ بہت اچھا جب جہانگیر مرکب پر
سوار ہونے لگے تو خواجہ نے کہا کہ ابھی ٹھہر جاؤ راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ خسپس جادو کی صورت
بنے ہوئے ہین صرف اپنی آنکھو کا تل دکھا کر جہانگیر کو اطمینان دلا دیا تھا جب خواجہ نے کہا کہ
ٹھہر جاؤ جہانگیر نے کہا کہ کیون خواجہ نے جواب دیا کہ مین تمھاری معشوقہ کو بھی تو رہا کرکے لایا ہون
اُسکو بھی ہوشیار کرکے تمھارے ہمراہ کر دون تاکہ وہ تمکو سحر ساحران سے بچائے اور ساحرون سے
مقابلہ کرے جہانگیر نے کہا کہ کیا وہ بھی آپکے پاس ہین خواجہ نے جواب دیا کہ ہان تمھارے
ساتھ اسکو بھی رہا کیا تھا یہ کہکر زنبیل سے نکال کر ملکہ سیماے مہر جمال کو ہوشیار کیا ملکہ جو ہوشیار
ہوئی اُسنے دیکھا کہ شاہزادہ مسلح و مکمل کھڑا ہوا ہی اور ایک ساحر میرے برابر کھڑا ہی اور مین ایک
کوہ پہ ہون یہ بہت حیران ہوئی کہ مین اور شاہزادہ تو دونون سنگکال کے پاس قید تھے
سنگکال نے اپنے دربار مین طلب کرکے ایک بدشکل کے حوالے کیا تھا جب سے خبر نہین ہین
اور شاہزادہ یہان کیونکر آیا اور یہ کون ساحر ہی جب شاہزادہ نے ملکہ کو حیران دیکھا تو سب حال
خواجہ کی عیاری یون سا بیان کیا اور اپنا اور علم شاہ کا اسیر ہونا خواجہ سے حال سن کے اُنکی
کمک کو جانا جب ملکہ کل حال سے آگاہ ہوئی اور اطمینان ہوا اُٹھکر خواجہ کے قدمون پر
گرہی خواجہ نے گلے سے لگایا اور ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ بہت جلد جاؤ ایسا نہ ہو کہ کفار علم شاہ
وغیرہ کو قتل کر ڈالین وہان ساحر بھی ہین بہت ہوشیاری سے مقابلہ کرنا ان لوگون کی خبر
رکھنا مین بھی آتا ہون اور بن پڑتا ہی تو عیاری بھی کرونگا اور جو ساحران لوگون پر سحر کرے
اُسکو قتل کرکے انکو سحر سے رہا کرنا ملکہ نے کہا کہ بہت خوب اور شاہزادہ سے کہا کہ بسم اللہ تشریف
لیچلیئے یہ کہکر ملکہ نے طاوس سحر تیار کیا اُسپر سوار ہوئی گلدستہ سحر ہاتھ مین لیکر خدا حافظ
کہکر طرف شہر عنطاقیہ کے براے کمک علم شاہ وغیرہ روانہ ہوئی اُسکے جانے کے
بعد جہانگیر بھی زیر کوہ آکر مرکب کو مہمیز کرکے طرف عنطاقیہ کے چلے اور خواجہ بھی لعبدرت

حسیس جادو مع سر نقلی کے اُس طرف چلے ان سب کا حال آیندہ تحریر ہوگا اب وہان کا
حال ملاحظہ ہو کہ جب رموز جادو وقفس خواجہ کو دانہ کر چکا برائے قتل حسیس کو بہت تاکید کر دی
اُسکے بعد عنطاق سے کہا کہ بھائی صاحب خدا پرستون کے قتل کا حکم فرمائیے ادھر زیر تیغ لاکر
سب خدا پرستون کو غل وزنجیر مین گرفتار بٹھا دیا جو ترے ریگ کے تیار تھے اُس پر بوریے فلاکت
پڑے ہوئے تھے علم شاہ سب کے آگے تھے اُسکے بعد اور سب اسیر تھے جلاد سر پر تیغین لیے
ہوئے کھڑے تھے کہ عنطاق نے رموز کے کہنے سے ایک حکم دیا جلادون نے سبکی آنکھون پر
پٹیان باندھین کویلہ کا خط دیا اور کہا کہ جو کچھ ہمکو کہنا ہو کہہ لو جو وصیت کرنا ہو کر لو جو کھانا ہو کھالو
جو پینا ہووی لو کیونکہ قضا تم سب کی تمھارے سرون پر موجود ہی علم شاہ نے جواب دیا کہ نہ ہمکو
کچھ کہنا ہی نہ کھانا ہی نہ پینا ہی نہ وصیت کرنا ہی جو کچھ کہنا ہی اپنے خدا سے کہنا ہی اُس سے کہہ رہے
ہین جلاد شلغمین لگائے پھرتے ہین یہ شعر اُنکی زبان پر ہی **شعر** سلطنت سلطان کند لیس بخنہ بر
جلاد چیست چو مرغ را دانہ بلا شد طعنہ بر صیاد چیست ؎ کسکا رشتہ حیات قطع ہوا کہ ان
قہر شاہی مین مبتلا ہوا کسیر عتاب شاہی نازل ہوا ہم تیغہ بار ڈھ دار رکھتے ہین اور بار بجہ
تو ت مار ڈالنا ہمارا کام ہی جلانا ہمارا کام نہین ہی ذرا سمجھ بوجھ کر حکم دیا جائے پھر جو
کہا جائیگا کہ زندہ کرو تو ہم مجبور ہونگے کہ عنطاق نے دوسرا حکم دیا اس طور سے کہ پہلے
پسر حمزہ کو قتل کرو اُسکے بعد اور سبکو یہ حکم دیا تھا کہ جلاد تیغہ برہنہ لیکر علم شاہ کے
سر پر آیا راوی بیان کرتا ہی کہ سمک اُسوقت ادھر سے واپس ہو کر آیا کہ جب یہان
عنطاق وہ حکم دے چکا تھا اور جلاد بر سر شاہزادہ تیغہ لیے ہوئے تیسرے حکم کا منتظر
کھڑا تھا کہ تیسرا حکم ملے مین ہاتھ لگادُون یہ واقعہ جو سمک نے دیکھا بیقرار ہو گیا لپک کر
ایک صف مین آیا مگر سب کی نگاہون سے پوشیدہ کھڑا ہی گوشے مین تیر جوڑے
ہوئے کہ ادھر جلاد نے تیغہ کا ہاتھ مارا مین نے یہان سے تیر مارا کہ اسکا سر ہٹ گیا
جسقدر جلاد آئین گے مین اُنکو اسی طور سے ہلاک کرون گا جب تک کہ مین ظاہر نہ ہونگا
اور کوئی میرے حال سے آگاہ نہ ہوگا راوی بیان کرتا ہی کہ جیسے عنطاق نے تیسرا حکم
دیا جلاد نے تیغہ کا وار سر علمشاہ پر کیا جیسے ہاتھ اُٹھا کہ ایک تیر آکر پیشانی پر جلاد کے

پرا کہ سر شق ہو گیا وہ چرخ کھاکر دھم سے گرا اور تمام ہو گیا یہ بھی اُسکے مقدر مین
لکھا ہوا تھا کہ پیش آیا اُسکا مر کر گرنا تھا کہ غل و شور ہوا کہ جلاد نے اپنے ہاتھ سے خود
اپنے سر پر تلوار ماری کہ اُسکا سر پھٹ گیا اور مر گیا یہ جلاد دیوانہ تھا عنطاق نے یہ سُنکے
حکم دیا کہ دوسرا جلاد آکر اسکو قتل کرے اب دیر نہ کرے دوسرا جلاد آیا اُسنے بھی جیسے ہاتھ
لگایا تیر اُسکے بھی آکر پڑا اُسکا بھی یہی حال ہوا پھر شور و غل ہوا کہ یہ جلاد بھی کام آیا یہ کیا وجہ
ہے جو جلاد اس خدا پرست کے قتل کرنے کو آتا ہے وہ خود اپنے ہاتھ سے اپنی تلوار سے اپنے
کو ہلاک کرتا ہے راوی کہتا ہے کہ اسی طور سے سات جلاد آئے اور سمک کے ہاتھ سے ہلاک
ہوئے اب جس جلاد کو بلاتے ہین کہ آکر قتل کرو وہ بہانہ کرتا ہے کہ مین جلادی کیا جانون میرا تو
ہمیشہ کا پیشہ لوہاری ہے مین نے جو یہ سُنا کہ اِن خدا پرست کو جو قتل کرے گا اور جسقدر جلاد
اس شہر مین ہونگے اُن سبکو انعام ملیگا گو قتل ایک کرے گا انعام سب پائینگے سو ہم بھی
اس لالچ سے جلاد بنکر آئے کہ انعام ملے ورنہ ہم لوہاری جانین جلادی کیا جانین کسی نے
کہا کہ ہم گھسیارے ہین کوئی بولا ہم سنار ہین کوئی بولا ہم سائیس ہین انعام کے لالچ سے جلاد
بنکر یہان آموجود ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ اُن سب نے جو انکار کیا اسکا سبب یہ تھا کہ
چھ سات جلاد جو مارے گئے تو سبکو خوف جان ہوا یا تو خوشی خوشی آئے تھے شلنگین
لگا رہے تھے خوش پھر رہے تھے یا انکار کرنے لگے اپنے پیشہ سے خلاصہ یہ کہ جب اِن
سب نے انکار کیا لوگون نے جاکر عنطاق ورموز سے عرض کیا کہ حضور اب کوئی جلاد نہین
آتا ہے جس سے کہا جاتا ہے وہ انکار کرتا ہے کوئی قتل خدا پرست کی حامی نہین بھرتا ہے جو حکم عالی
ہو وہ بجا لایا جائے عنطاق نے کہا کہ کوئی اقرار نہین کرتا کیا سب جلاد مر گئے اُنھون نے
جواب دیا کہ چھ سات جلاد تو اپنے ہاتھ سے اپنے گلے کاٹ کر مر گئے یا کسی نے اُنکو
قتل کیا گو قتل کرنے والا نظر نہ آیا سبکو خوف ہوا کہ جو جائیگا وہ مارا جائے گا قتل ہو گا
سب نے انکار کیا گو اُنکا آبائی پیشہ جلادی ہے مگر وہ انکار کرتے ہین کہ ہمارا آبائی پیشہ سائیسی
و لوہاری ہے ہم تو انعام کے لالچ سے جلادی لباس پہنکر چلے آئے ہم جلادی کیا
جانین عنطاق نے کہا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی دیکھو تلاش کرو شاید کوئی اقرار کرے

راوی بیان کرتا ہی کہ لوگ ادھر ادھر اُس مجمع مین پکارتے پھرتے ہین گو سیکڑون جلاد پیشہ ہین مگر کوئی جواب نہین دیتا ہی کپڑے اُتار اُتار کر آ گئے ہین اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگ پہچان لین زبردستی پکڑ لیجائین تو مفت مین جان جائے ایسے روپے پیسے سے باز آئے کہ جو جان دیکر ملے ہم اگر مر گئے روپیہ ملا تو کیا نہ ملا تو کیا جب ہم ہی نہ ہون گے تو ملے گا کسکو اس خیال سے اور خوف جان سے سب نے انکار کیا میان سمک گوشہ مین پوشیدہ کھڑے ہوئے دل سے کہہ رہے ہین کہ خوب تدبیر کی کہ اب کوئی جلادی کا اقرار نہین کرتا ہی اودھر جب عنطاق سے سب نے جاکر پھر عرض کیا کہ حضور کوئی جلاد نہین ملتا اب کیا کیا جائے عنطاق کو فکر ہوئی کہ کیا تدبیر کرد ن بیٹھے بیٹھے رموز جادو کو جوش آیا کہنے لگا کہ بھائی صاحب یہ کیا قصہ ہی آپ بیان تو فرمائیے عنطاق نے کہا کہ بھائی جو جلاد پسر حمزہ کے قتل کرنے کو گیا خود بخود ہلاک ہو گیا کوئی چیز کسن سے پیشانی یا سینہ پر آکر پڑی کہ وہ ہلاک ہو کر گرا اب جو تلاش کیا جاتا ہی تو کوئی بخوف جان جلادی کا اقرار نہین کرتا ہی سب انکار کرتے ہین کیا تدبیر کیجائے نہ معلوم پسر حمزہ یہ کون ہی جو اُسکے قاتل کو ہلاک کرتا ہی رموز نے کہا کہ آپ پریشان نہون مین جاکر ابھی اپنے ہاتھ سے قتل کرتا ہون اور جو اُسکے سر پر ہی اُسکو اپنے قبضہ مین کرتا ہون کہ بہت کام آئیگا عنطاق نے کہا کہ بھائی تم کیون جاؤ جبکہ سن چکے ہو کہ جو کوئی جاتا ہی وہ ہلاک ہو جاتا ہی تو ایسے مقام خوف پر جانا نہایت عقل و دانائی کے خلاف ہی جبکہ نہ لوگ کہ جنکا پیشہ ہی وہ انکار کرتے ہین خوف جان سے تو تمکو کیا ضرورت ہی کہ تم جاؤ کوئی اور تدبیر کی جائے گی رموز نے جواب دیا کہ پھر کیا یہ لوگ نہ قتل کیے جائینگے یون ہی چھوڑ دیے جائینگے جلاد کا اب تو ہاتھ آنا بہت دشوار ہی آپ کچھ خوف نہ کرین مین ساحر ہون سحر کرکے مین اپنے کو بچا لون گا اور اُس تیر کو بھی اپنے قابو مین کر لونگا کہ جو پسر حمزہ کے قابو مین ہی اور ہلاکت سے بچاتا ہی پہلے جاتے ہی یہی تدبیر کرون گا اُسکے بعد قتل کردون گا آپ حکم تو دین عنطاق نے مجبور ہو کر کہا کہ جاؤ گو جی نہ چاہتا تھا رموز جادو اپنے مقام سے اُٹھکر اسباب سحر ہاتھ مین لیکر اور ایک تیغہ خوب برق کمر سے لگا کر باہر

بارگاہ کے آیا چند مصاحب بھی ہمراہ ہو لیئے جوکہ بہت نمک حلال اور جان نثار
تھے گو مارے خوف کے بند بند کانپ رہا تھا مگر خیر خواہی و خیر اندیشی جتانے کو ہمراہ
ہو لیئے اودھر سمک نے دیکھا کہ خود رموز جادو قتل کرنے کو آتا ہی دل مین کہا کہ اسکو
بھی اسی طور سے ہلاک کرون گا گو پھنا مین پتھر دیکر کھڑے ہوئے کہ اسکو بھی سنگسار
کرون رموز جادو قریب علمشاہ آکر پہونچا پہلے اس نابکار ونا ہنجار نے کیا کیا کہ کچھ
اسم سحر پڑھکر دم کیے اس خیال سے کہ جو پسر حمزہ کے سر پر ہی اور قابو
مین ہی میرے قابو مین آجائے پہلے مین اسکو قابو مین کرلون تو پھر قتل کرون تھوڑی
دیر تک اسم سحر پڑھا کیا جب اپنے نزدیک بندوبست کرچکا اُسوقت اپنے مصاحبون
مین سے ایک سے کہا جو کہ اُسکے ہمراہ آئے تھے کہ بڑھکر ایک ہاتھ تلوار کا لگا دے
کوئی خوف نہ کر مین نے اُس تیر پر قبضہ کرلیا جوکہ پسر حمزہ کے قابو مین تھا اب کوئی خوف
نہین ہی یہ جو کہا ایک مصاحب اُسکا کہ نام اُسکا نجم جادو تھا بڑا چالاک و تیز تھا فوراً تیغہ
لیکر سر پر علمشاہ کے آموجود ہوا جیسے حکم عنطاق نے دیا اسنے ہاتھ مارا تیر پیشانی
پر پڑا کہ چرخ کھاکر گرا ہائے مرا کہکر اور روح اُسکی اُسکے جسم نجس سے پرواز کر گئی اُسکے
مرنے کی علامت بلند ہوئی تاریکی ہوگئی آندھی سیاہ اُٹھی ہی بس ساری تدبیر بھول کر غل مچانے لگے
اُسی تاریکی مین میان سمک لپک کر قریب آگئے اس خیال سے کہ چلکر شاہزادہ کی قید کاٹ دون
اور بن پڑے تو رموز کو بھی چپ لون یہ موقع بہت عمدہ ہی مگر جو امر خدا کو منظور ہوتا ہی وہی
ہوتا ہی لاکھ بندہ تدبیر کرے مگر ایک کارگر نہین ہوتی یہ اُسوقت آکر پہونچے کہ جب وہ تاریکی
برطرف ہو چکی اور روشنی ہو گئی رموز و دیگر ساحرون واہل مجمع نے دیکھا کہ لاش نجم جادو
کی خاک پر پڑی ہی سر سے خون جاری ہی ایک تیر ہی اُسکے برابر پڑا ہی یہ واقعہ دیکھکر رموز وغیرہ
بہت حیران ہوئے کہ یہ کیا سانحہ ہی رموز نے دل مین خیال کیا کہ مین نے تو سحر کرکے اُس تیر کو
اپنے قابو مین کرلیا تھا اب کس نے ہلاک کیا میرے مصاحب کو اس امر سے معلوم ہوتا ہی
کہ کوئی دوست پسر حمزہ کا اس مجمع مین ہی کہ وہ تیر مارکر ہلاک کرتا ہی یہ خیال کرکے اس نابکار
نے جھک کر اُس مقام کی خاک اُٹھائی راوی بیان کرتا ہی کہ خاک اُٹھاکر اسنے اپنی دامان مین

قشقہ دیا خون لیکر اس خاک کو خون سے تر کیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر اسپر دم کیا اور کہا کہ
اے خاک یہ بتا کہ ان جلادون کو کس نے ہلاک کیا اُس خاک سے آواز آئی کہ اے رموز جادو
آگاہ ہو کہ عیار سپہ حمزہ سمک بلیطاقی اس مجمع مین ہے اُسنے تیر مار مار کر ان سبکو ہلاک کیا
جبتک اسکا بندوبست نہ ہوگا علم شاہ کا ہلاک ہونا دشوار ہے اگر لاکھ جلاد آئین گے
سب ہلاک ہونگے سمک بلیطاقی بھی اس مقام پر موجود تھا یہ جو اُسنے سُنا کہ خاک نے یہ
کہا فوراً یہ خیال کرکے کہ افسوس راز افشا ہوگیا اب آقا کا بچنا دشوار ہے یہان سے
چل اور لشکر مین پہونچکر سب اہل لشکر سے خبر کرنا کہ وہ لوگ آکر لاشش کو لے جائین اگر تو بھی
اپنے کو یہان ہلاک کرائیگا تو ان خدا پرستون کی لاشین خراب ہونگی جانوران صحرائی
کھائینگے بےگور و کفن پڑی رہینگی اگر تو جاکر خبر کردے گا تو ضرور کچھ نہ کچھ بندوبست ہوگا اور
وہ لوگ آکر ان بیگناہون کے خون کا عوض بھی لینگے یہ خیال کرکے اس مجمع سے نکل کر
چلا مگر پھیر پھیر کر دیکھتا جاتا تھا جانے کو جی نہ چاہتا تھا مگر کیا کرے اودھر جب رموز کو سحر
سے یہ معلوم ہوا اسنے اُس خاک سے سوال کیا کہ وہ عیار کہان ہے جو کہ ہلاک کرتا ہے تیر مار کر
کس طرف ہے خاک سے آواز آئی کہ وہ عیار ابھی آپکے پہلو مین کھڑا ہوا تھا جب آپنے
سحر سے دریافت کیا اور آپ پر یہ امر ظاہر ہوا اُسنے بھی سُنا پس وہ یہ خیال کرکے کہ
میرا راز ظاہر ہوگیا اب گرفتار ہو جاؤنگا اس مجمع سے نکل گیا اور اپنے لشکر کی طرف
جاتا ہے اب کوئی خوف نہین ہے رموز کو یہ خبر معلوم ہوئی چہرہ اسکا سرخ ہوگیا فرط خوشی
سے اب یہ تیغہ لیکر چلا کہ مین خود قتل کرونگا اودھر علم شاہ وغیرہ اپنے خدا سے
دعا کر رہے تھے ہر مرتبہ جب جلاد ہلاک ہو کر گرتا تھا تو مضراب و ملکہ سے کہتے تھے
کہ تم نے قدرت خداوند کریم کو دیکھا کہ کیونکر اُس نے ہم سبکو اسوقت تک بچایا اور
ان کافرون کو ہلاک کیا ضرور وہ کوئی نہ کوئی صورت ہم سب کے رہائی کی نکالے گا
اور ہم سبکو اس بلا سے نجات دیگا اسی سبب سے تو عرصہ ہو رہا ہے مضراب وغیرہ جواب
دیتے ہین کہ بجا ارشاد ہوتا ہے وہ بڑا کریم و رحیم و کارساز و بے نیاز ہے ضرور خدائے برحق
و کریم مطلق ہے بڑا حافظ و نگہبان ہے جب تک اُسکی طرف سے قضا نہ آئیگی اسوقت تک

واقعی کوئی ہمارا ایک بال بھی کم نہین کر سکتا ہے قتل کرنا تو درکنار ان کفارون کی حقیقت کیا ہی
بقول کسے ؎ دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است ۔ علمشاہ نے فرمایا کہ اپنے
دلونکو اسکی طرف رجوع کیئے رہو اور نہ دل سے دعا کیئے جاؤ وہ کوئی نہ کوئی ضرور سبیل
نجات کی پردۂ غیب سے پیدا کرے گا یہ لوگ بموجب ارشاد علمشاہ خداوند کریم سے لو
لگائے ہوئے دعا کر رہے ہین اور علمشاہ بھی اودھر رموز جادو اپنا بندوبست کرکے اور
اس امر سے اطمینان حاصل کرکے کہ وہ عیار چلا گیا جو کہ تیر مار کر جلادون کو ہلاک کرتا تھا
تیغہ بکف علمشاہ کے سر پر آیا اور کہا کہ ای پسر حمزہ اب بتا کہ تو کیونکر قتل ہونے سے بچیگا
وہ جو تیرا حمایتی تھا جسنے پوشیدہ ہو کر جلادون کو ہلاک کیا اُسکو بھی مین نے سحر سے
دریافت کر لیا وہ اپنی جان بچا کر یہان سے چلا گیا اگر رہتا تو مین اسکو بھی اسیر کر لیتا
اور قتل کرتا اب کون تیر مار کر ہلاک کرے گا دیکھو اب بھی کچھ نہین گیا ہی تو دین اسلام
ترک کرکے عجائب پرستی اور عنطاق کی اطاعت قبول کر لے مین تجکو رہا کر دون ورنہ مین
خود اپنے ہاتھ سے تجکو قتل کرونگا علمشاہ نے جواب مین فرمایا کہ او کافر خاسر کیا لاف و
گذاف کرتا ہی لاکھ لاکھ لعنت ہی عجائب نگار پر اور کرور کرور لعنت عجائب پرستون پر مین
کبھی اپنا دین حق ترک نہ کرون گا مرنے سے مجکو بالکل خوف نہین ہی جس خدا نے اسوقت
تک زندہ رکھا باد جو دیکہ جلاد تلوارین سر پر لیکر آئے مگر خود ہلاک ہوئے اور مین اُنکے
ہاتھ سے بچا وہی خدا اگر میری زندگی ہی تو بچائیگا تیرے ہاتھ سے اگر میرا حمایتی بقول تیرے
خوف جان سے چلا گیا تو چلا جائے کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہی وہ حمایتی اور سرپرست
تو موجود ہی جو سبکا حمایتی اور پیدا کرنے والا ہی جسکے بھروسہ پر مین تجھ سے ایسی تقریر
کرتا ہون وہ کیا تیری حمایت کرے گا میرے خدا نے بچایا جو تیرا جی چاہے وہ کر رموز
نے برہم ہو کر جواب دیا کہ تو بڑا گستاخ و دریدہ دہن ہی باوصفیکہ زیر تیغ بیٹھا ہوا ہی
اسپر یہ تقریر ہی تیری قضا بھی آئی ہی یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اودھر سمک جاسوس مجمع سے
نکل کر ایک سمت کو گریان بادل بریان بحال پریشان اُفتان و خیزان چلا تیز تیز چلا جاتا
ہی اسکو یقین ہو گیا ہی کہ دہان آقا کا خاتمہ ہو گیا ہو گا کیونکہ وہ ظالم خود قتل کرنے پر

مستعد ہو کر آیا ہی سحر نے اسکو میرے حال سے آگاہ کر دیا ہی مقام افسوس ہی کہ مین زندہ ہون اور میرے روبرو میرا آقا اور میرا استاد قتل ہوا اور مین کچھ نہ کر سکون ای سمک تو لشکر مین جا کر کیا کریگا جس سے یہ حال بیان کرے گا وہ مجکو بحقارت دیکھے گا اور طعنہ کرے گا کہ یہ کیسا عیار تھا کہ اس سے اتنا نہ ہو سکا کہ یہ عیاری کرکے انِ سبکو قتل ہونے سے بچاتا یہ روسیاہ کسی کے مُنہ دکھانے کے قابل نہین ہی سوائے شرمندگی کے کوئی دوسری بات نہ حاصل ہوگی اس سے بہتر یہ ہوگا یا تو کسی دریا مین اپنے کو گرا کر ہلاک کردے یا کسی پہاڑ پر سے اپنے کو گرا دے کہ تیری استخوان چورا چور ہو جائین اور تیرا گوشت طعمہ زاغ و زغن ہو کیونکہ تیرے آقا و تیرے اُستاد کا بھی گوشت جانوران صحرائی کا لقمہ ہوگا تو تیرا بھی تو گوشت زاغ و زغن کا حصہ ہو یہ دل مین ٹھان کر اور لشکر مین جانے کے خیال کو دل سے برطرف کرکے ایک کوہ بلند شکوہ سامنے تھا اُسطرف کو چلا علمشاہ و خواجہ کے لیئے دل بیقرار تھا یہی خیال تھا کہ یہ دونون بزرگوار قتل ہو گیئے ہونگے اسی خیال مین غرق چلے جاتے تھے نہ یہ خوف تھا کہ کوئی درندہ ہلاک کرے گا نہ یہ خیال تھا کہ کوئی غار وغیرہ مین نہ گر پڑو اپنی جان سے بیزار بارے شاطری لگاتے ہوئے جان دینے کے خیال سے اُس کوہ کی طرف جاتے تھے کہ سامنے سے بگولہ گرد کا نمایان ہوا اُس بگولہ کو دیکھکر سمک ملطاقی ٹھہرا کہ دیکھون یہ بگولہ کیسا صحرا سے پیدا ہوا ہی کیونکہ اسکے دیکھنے سے دلکو ایک قسم کی قوت حاصل ہوتی ہی کہ وہ بگولہ شق ہوا اب جو سمک نے دیکھا کہ وہ ساحر جو کہ بحکم رموز جادو قفس خواجہ کا لیکر برائے قتل گیا تھا چلا آتا ہی یہ دیکھتا تھا اور پہچانتا تھا کہ سمک کی آنکھون خون اُتر آیا اب جو غور کرکے دیکھا تو اُسکے ہاتھ مین خواجہ کا سر بھی پایا کہ تازہ تازہ خون گلو سے ٹپکتا ہوا سر اُسکے ہاتھ مین وہ لٹکائے ہوئے اسی طرف کو چلا آتا ہی پس یہ دیکھتا تھا کہ سمک کو تاب نرہی اس نے خیال کیا کہ کسی تدبیر سے تو اس اپنے استاد کے قاتل کو ہلاک کرے یہ اب یہان سے زندہ نہ جانے یہ سوچکر فوراً اسنے یہ تدبیر کی جلدی جلدی حلقہ کمند کے خاک مین پوشیدہ کر دیئے ایک جھنڈی تھی آپ جلدی سے اُسمین جا کر پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہا راوی بیان کرتا ہی کہ سمک نے خبیس نقلی کو دیکھ لیا تھا مگر خواجہ نے نہین دیکھا تھا یہ تو اس خیال مین چلے آتے تھے کہ ایسا نہ ہو مجکو یہان عرصہ ہو وہان کفار علمشاہ وغیرہ کو ہلاک نہ کرین

بڑے افسوس کا مقام ہے کہ تو تو اپنے کو عیاری کرکے بچا لی اور اسکی خبر نہ لی دوسرے سمک بلطافی موجود ہے وہ ابھی تک اسیر نہین ہوا ہے اُسنے : کوئی فکر میرے رہا کرنے کی کی نہ اپنے آقا کی اسکو کیا ہو گیا وہ بھی کفار سے ملگیا خواجہ ایسی ایسی باتین دل سے کرتے ہوئے چلے آتے تھے کہ اس مقام پر پہونچے کہ جہان پر سمک نے حلقہ کمند کے خاک مین پوشیدہ کیے تھے جیسے خواجہ وہان پہونچے سمک شیر کی بولی بولا خواجہ نے جو صداے شیر سُنی اس خیال سے تھے کہ یہ شیر کہان بولا تھم کر پلٹ کر دیکھنے لگے انکا تھمنا تھا کہ سمک نے جھٹکا دیا کہ حلقہ کمند کے پیوست ہوئے خواجہ ارے کہکر گرے خواجہ کا گرنا تھا کہ سمک جست کرکے خواجہ کے سینہ پر سوار ہوا چونکہ خواجہ خسیس جادو کی شکل پر مشکل تھے اور سمک اور ایک ساحر کی صورت پر مشکل تھا اس سبب سے نہ خواجہ نے سمک کو پہچانا نہ سمک نے خواجہ کو سمک تو یہ سمجھا کہ یہ وہی ساحر ہے کہ جو اُستاد کا قفس لیکر گیا تھا واسطے قتل کے اور انکو قتل کرنے سر انکار رموز کے پاس لیجاتا ہے اسکو کیون زندہ چھوڑ دا استاد کے کے خون کا عوض اس نابکار سے لو اور خواجہ یہ سمجھے کہ یہ کوئی ساحر ہے اسکی اور خسیس کی دشمنی ہوگی چونکہ خسیس ساحر زبردست ہے اس سبب سے اسکا بیاؤ نہ پڑتا ہوگا موقع کا منتظر ہوگا اسوقت اسکو موقع ملا چونکہ مین اُسکی شکل پر تھا اُسنے دھوکا دیا اور اسیر کر لیا اب مفت مین جان گئی اگر ظاہر کرتے ہو کہ مین خسیس نہین ہون بلکہ مین نے خسیس کو قتل کیا اُسکی شکل بنکر رموز کے قتل کرنے کو جاتا ہون تو اس حالت مین بھی جان نہین بچتی ہے تب بھی یہ مجکو قتل کرے گا اگر یہ ظاہر نہین کرتے ہو تو بھی جان جاتی ہے کیا کرون کیا نہ کرون خواجہ تو اس شش و پنج مین تھے اودھر سمک نے سینہ پر سوار ہوکر خنجر کمر سے لیا اور چمکا کر کہا کہ یہی شرط ہے کہ تیرا سر تن سے جدا کرون خواجہ نے کہا کہ اے بھائی میرے تیرے کیا عداوت ہے جو تو مجکو قتل کرتا ہے مین تو تیری صورت سے بھی نہین آگاہ ہون بھائی میرے پاس ایک پیسہ بھی نہین ہے کہ جسکی خواہش مین تو مجکو قتل کرتا ہے مین ملازم ہون رموز جادو کا اُنھون نے مجکو خواجہ عمرو عیار کی قید دی تھی کہ اسکو لیجا کر فلان پہاڑ پر قتل کر مین بہت خوش ہوا تھا کہ بہت کچھ مال و زر دستیاب ملے گا کیونکہ اس عیار نے بہت سے خزانے لوٹ کر جمع کیے ہین وہ سب تیرے قبضہ مین آئینگے

مین نے اس لالچ مین قتل بھی کیا مگر ایک حبہ تک ہاتھ نہ آیا نہ معلوم اسس عیار نے وہ سب دولت کہان رکھی ہی جو نہ ملی خیر سر اسکا لیکر پاس رموز کے جاتا ہون کہ انعام پاؤن تو بیکار مجکو قتل کرتا ہی کچھ فایدہ نہ ہوگا خواجہ کو اپنی موت کا اب یقین ہو گیا ہی دل مین کہہ رہے ہین کہ دہان سے تو نکچے مگر یہان مفت پھنسے یہ زندہ نہ چھوڑے گا مگر مین نے تو بڑی چیز کا نام تک نہین لیا پھر کیا سبب ہی جو سر پر موجود ہی تقریر مذکورہ بالا جو خواجہ نے بیان کی سمک نے جواب دیا کہ نہ مین تجکو روپے کے لیے قتل کرتا ہون نہ پیسے کے لیے نہ میرے تیرے قبل اسکے کچھ دشمنی تھی مگر ہان جب سے مین نے یہ سر تیرے ہاتھ مین دیکھا ہی اسوقت سے مجکو تیرے ساتھ دشمنی ہوگئی اور عداوت کیونکہ تو میرے اُستاد کا قاتل ہی مین تجکو زندہ نہ چھوڑون گا ضرور قتل کرونگا مین تجکو زندہ چھوڑدون تو میرے اُستاد کا سر لیکے جاکر رموز کو نذر دے اور انعام لے مین کب اسکو گوارا کرونگا تو میرے ہاتھ سے بچ کر اب جائیگا کہان مین تو پہلے تیری فکر مین چلا تھا جبکہ تو قفس لیکر چلا تھا مگر کیا کرون تو آخر سحر سے چلا گیا مین رہ گیا بہت تلاش کیا تیرا پتہ نہ ملا مین مجبور ہوکر رہ گیا میری تقدیر نے تجکو میرے قبضہ مین کیا ورنہ تو تو بچکر چلا ہی تھا تیری قضا تھی جو مین ادھر کو آنکلا ورنہ تو صاف نکلا چلا جاتا اور خوش ہوتا یہ جو تقریر سمک نے کی خسیس نقلی نے کہا کہ ہا تو کیا بک رہا ہی مین نے کب تیرے اُستاد کو قتل کیا مین نے تو خواجہ عمرو کو قتل کیا ہی جو کہ عیار حمزہ ہی تو ساحر ہی تیرا اُستاد کوئی ساحر ہوگا تو بیکار خصومت کرتا ہی مین نے ہرگز ہرگز تیرے اُستاد کو نہین قتل کیا وہ کوئی اور ہوگا جس نے تیرے اُستاد کو قتل کیا ہوگا ہان مین نے بحکم رموز جادو ضرور خواجہ عمرو کو قتل کیا ہی اور اسکا سر لیکر جاتا ہون یہ سر میرے پاس موجود ہی سمک نے کہا کہ او ملعون یہی تو میرے اُستاد پیر مرشد ہین مین انھین کی بابت کہتا ہون تو کہتا ہی کہ مین نے نہین قتل کیا خود ہی اقرار کرتا ہی خود ہی انکار اس سے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا مین ضرور تجکو قتل کرون گا مین تیرے خون کا پیاسا ہون خواجہ نے جب یہ سُنا اپنے دل مین کہا نہ معلوم یہ کون ہی کوئی دوست ہی معلوم ہوتا ہی یا تو چالاک ہی یا برق یا سمک انھین مین سے کوئی ہی ساحر کی صورت بنا ہوا ذرا نام تو دریافت کرد یہ قصد کر کے ارادہ کیا تھا کہ نام دریافت کرین سمک خنجر لیے ہوئے

سینہ پر سوار ہو قریب گلوے خواجہ خنجر چمک رہا ہو باتین جو ہونے لگی ہین اس سبب سے سمک نے ہاتھ روک لیا ہو اب سمک کا یہ قصد ہو کہ اسکو دین اسلام کی طرف رغبت دلاؤن اور تلقین کرون کہ تو دین اسلام قبول کر یہ انکار ضرور کرے گا پس تو قتل کرتا نہ خواجہ نے نام دریافت کیا ہو نہ سمک نے یہ کہا ہو کہ دین اسلام قبول کر ایک سمت سے سم مرکب کی صدا آئی اور بگولہ گرد کا نمایان ہوا سمک نے اپنے کان کھڑے کیے اور خواجہ نے بھی اس حالت مین گردن پھرا کر دیکھا کہ وہ دامنہ گرد کا شق ہوا اُس دامن گرد سے ایک سوار برق رفتار مرکب تیز رفتار پری غدار پر سوار آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ مرکب اڑائے چلا آتا ہی ابھی نہ سمک نے پہچانا نہ خواجہ نے کہ یہ سوار کون ہی نیزہ کھونٹی مرکب پر آڑا رکھا ہوا خود سر پہ بانکا داب مین شمشیر آبدار پشت پر سپر کمان کیانی دوش پہ ترکش تیرون کا لگا ہوا زرہ پہنے ہوئے چار آئینہ جوشن وغیرہ سے آراستہ مرکب پہ ترچھا بیٹھا ہوا چہرہ مثل آفتاب کے روشن ادھر اُس سوار نے دیکھا کہ ایک شخص زمین پر پڑا ہوا ہی اُسکے سینہ پر ایک دوسرا شخص سوار ہی ہاتھ مین اُسکے خنجر آبدار ہی جو شخص کہ پڑا ہوا ہو وہ جو سوار سینہ پر ہی اسکو ذبح کیا چاہتا ہی وہ نظر یاس سے کبھی صحرا کی طرف دیکھتا ہو اور کبھی اسکی طرف یہ واقعہ جو اُس سوار نے دیکھا خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ جو سوار ہی سینہ پر یہ قزاق ہی اور وہ جو پڑا ہوا ہی کوئی ساحر ہی اسنے مال اُس سے طلب کیا ہوگا اُسنے انکار کیا ہی باہم جنگ و پیکار کی نوبت آئی یہ قزاق اُسپر غالب آیا زیر کر لیا اب قتل کرتا ہی افسوس مفت اس بیچارے کی جان گئی اس وقت بد مین اسکی کمک کرنا ضرور ہی یہ دل مین خیال کر کے مرکب کو تیز کر کے چلے جب اور قریب آئے تو دیکھا کہ دونون ساحر ہین خیال آیا کہ تمکو کیا دونون کافر ہین تم جس ضرورت سے جاتے ہو چلو آپ ہی سمجھ لین گے کافرون کا مرنا ہی اچھا ہی پھر خود ہی خیال کیا کہ کسی بیکس کی ایسے وقت مین کمک کرنا اور جان بچانا امر نیک ہی خواہ کافر ہو خواہ مسلم ظالم کے پنجہ سے مظلوم کو رہا کرنا کار نیک ہی خداوند کریم بہت خوش ہوتا ہی جو وقت مصیبت مین کسی کی کمک کرتا ہی کمک کرنے والے سے

نہایت خوش ہوتا ہو یہ بھی تو جان رکھتا ہو اور بندہ خدا ہو اگر تم اسوقت اسکی کمک
کروگے اس ظالم کے ہاتھ سے اسکو بچاؤ گے تو خدا تمھاری بھی کمک کریگا اور
جس کام کو جاتے ہو اسکو تمھارے حسب دلخواہ پورا کرے گا اور تمھارے بھائی کو اور
تمکو وہان جانا بہت ضرور ہو اور ساتھ جلدی کے گا انکو خدا پر چھوڑ دو وہی حامی و
مددگار رہیگا اسکی خبر لو یہ خیال دل مین کرکے اور مرکب کو مہمیز کرکے آپ بہت قریب آئے
جب قریب پہونچے تو پہچانا کہ وہ ساحر زیر زانو ہو وہ تو خواجہ سلامت ہین کہ تمکو رہا کرکے اور
خسیس جادو کی شکل بنکر سر خواجہ عمرو کا نقلی بنا کر رموز کو فریب دینے چلے تھے
معلوم ہوتا ہو کہ انکو اس حرام زادے نے پہچان لیا اور سحر سے زیر کرلیا آپ سینہ
پہ سوار ہوکر قتل کرنا چاہتا ہو کیونکہ خواجہ بیان کرچکے تھے کہ مین نے خسیس کو عیاری کرکے
بیہوش کیا اور زندہ زنبیل کرکے آپ اسکی شکل پر تیار ہوکر رموز کو قتل کرنے جاتا ہون
تم بھی آؤ چنانچہ یہ سوار چلا اس سوار نے خسیس نقلی کو تو پہچان لیا کہ یہ خواجہ عمرو
ہین مگر اس ساحر کو نہ پہچانا کہ یہ کون ہو یہی جانا کہ کوئی ساحر ہو ادھر خواجہ نے بھی پہچانا
کہ یہ سوار جہانگیر بن حمزہ ہو کیونکہ یہ تو روانہ کرکے ادھر کو بھیجے تھے ادھر سمک نے بھی
پہچانا کہ یہ تو میرے آقا کے بھائی ہین جہانگیر بن حمزہ صاحبقران ہین بہت خوش ہوا
اور یہ خیال کیا دل مین کہ اب مین ان سے سب حال بیان کرونگا انکے سامنے اسکو
قتل کرکے انکو ہمراہ لیکر وہان جاؤنگا کہ جہان میرا آقا زیر تیغ بٹھایا گیا ہو اگر میرے جانے تک
قتل نہوا ہوگا تو یہ لڑکر رہا کرلین گے ورنہ مین اور یہ لڑکر اپنے آقا کی لاش تو حاصل کرلینگے
ادھر جہانگیر بن حمزہ صاحبقران نے یہ واقعہ دیکھکر ڈانٹ کر کہا کہ اے ساحر نابکار بدکردار
دست خود را نگہدار مین تیری جان کا ملک الموت آپہونچا اگر تو نے ذرا بھی قصد کیا کہ مین
خنجر گلو پہ پھیر دون تو یاد رکھ کہ تیرے دوش پہ سر نہ ہوگا یہ کہکر کمان دوش پر سے لی
اور ترکش سے تیر چلہ کمان مین تیر کو جوڑکر نعرہ کیا کہ تو نے ادھر خنجر کو اس قصد سے حرکت
دی کہ مین ذبح کردون مین نے ادھر تیر کو کمان سے رہا کیا کہ تیرے سینہ کو توڑکر پار گذر گیا
ارے غضب کرتا ہو کہ روح لشکر اسلام و جان کل اہل اسلام کو قتل کرتا ہو خوب ہوا جو

مین اسطرف آنکلا ورنہ تونے تو قیامت برپا کی تھی ارے یہ وہ شخص ہے کہ جسنے تمام اہل اسلام کی بڑی بڑی آفتون سے جان بچائی یہ جو جہانگیر نے ڈانٹ کر کہا اب تو سمک حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے جو آئے تو منع کرتے ہوئے آئے اسکو کیا مطلب ہے اتنے عرصہ مین جہانگیر بن حمزہ قریب آگئے سمک نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ نے مجکو نہین پہچانا مین آپ کے بھائی صاحب علمشاہ رومی کا غلام ہون میرا نام سمک یلطاقی ہے کافرون کے خوف سے ساحر کی صورت بنا ہوا ہون اے شہریار اس نابکار نے بڑا غضب کیا کہ تمام اہل اسلام کے محسن کو قتل کیا ہم سب عیارون کو بے سردار و بے آقا کا کردیا بڑا غضب کیا کہ ہمارے پیر مرشد اُستاد کو قتل کیا اور آپکا سر لیے ہوئے براے نذر رموز جادو لیجاتا تھا کہ مین ادہر سے آتا تھا کہ اس پہاڑ پر جا کر اپنے کو گرا دون کیونکہ میرے آقا کو کافرون نے مع چند خدا پرستون کے زیر تیغ بٹھایا ہے اور قتل کرنے کی فکر مین ہین مین نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ رہا کر لون مگر کوئی تدبیر پیش نہ گئی آخر ناچار ہو کر یہ دل مین قصد کر لیا کہ مین بھی جان دیدون ادہر جو آیا تو یہ حرام زادہ سر لیے ہوئے نظر آیا مین نے حلقہ کمند کے خاک مین پوشیدہ کر دیے جب یہ حلقون کے قریب آیا مین شیر کی بولی بولا یہ تھما مین نے جھٹکا دیا یہ گرا مین سینہ پر سوار ہوا قصد کیا کہ خنجر سے سر کاٹ لون کہ آپکی آمد ہوئی آپ بیکار سفارش فرماتے ہین ملاحظہ فرمائیے یہ سر موجود ہے مین کیونکر نہ اسکو ذبح کرون اور اپنے اُستاد کے خون کا عوض نہ لون یہ سُن کے جہانگیر بن حمزہ ہنس پڑے اور کہا کہ تم سچ کہتے ہو کہ تم سمک ہو اگر سمک یلطاقی ہو تو اپنی صورت دکھاؤ اور اسکے سینہ پر سے اُترو اب یہ بھاگ نہین سکتا ہے تمھارے قبضہ مین ہے سمک نے جواب دیا کہ خداوند یہ ساحر ہے ایسا نہ ہو کہ سحر کرکے آپکو اور مجکو دونون کو پکڑ لے تو بڑی خرابی ہو جہانگیر نے فرمایا کہ تم خوف نکرو جلدی کرو سمک یلطاقی شاہزادہ کے کہنے سے سینہ خواجہ عمرو پر سے اُترا رنگ و روغن عیاری کو رخ پر سے دفع کیا اپنی اصلی صورت بنائی اب جہانگیر و خواجہ نے دونون نے پہچانا تب جہانگیر نے فرمایا کہ کیون سمک یہ کون ہے سمک نے عرض کیا کہ خسیس جادو مصاحب رموز جادو

قاتل استاد جہانگیر نے فرمایا کہ ای سمک شاباش مرحبا جان نثار و نمک حلال ایسے ہی ہوتے ہین ارے یہ وہی تمھارے استاد ہین ای خواجہ ذرا تم بھی اپنی صورت دکھا دو تاکہ سمک کو اطمینان ہو ورنہ یہ اپنے کو ہلاک کرے گا تمھارے غم و الم مین مجکو خداوند کریم نے خوب وقت پر پہونچایا ورنہ بڑا غضب ہوا تھا تب خواجہ نے سمک کو اپنی بائین آنکھ کا تل دکھایا اور گلے سے لگایا بہت تعریف کی سمک نے بھی خواجہ کو پہچانا اور قدمون کو بوسہ دیا خواجہ نے جہانگیر بن حمزہ کے عین وقت پر پہونچنے کی بہت تعریف کی اور نہایت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اگر آپ نہ آتے تو یہ ضرور مجکو خسیس جادو کے دھوکے مین قتل کرتا کیونکہ مین دیکھتا تھا کہ یہ جب میری طرف دیکھتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ آنکھون سے خون ٹپک رہا ہی مجکو اسکی صورت دیکھکر خوف معلوم ہوتا تھا مجکو اپنی موت کا یقین ہو گیا تھا مین یہ خیال کر رہا تھا کہ معلوم ہوتا ہی کہ خسیس جادو سے کسی سے دشمنی تھی وہ موقع کا خواستگار تھا اب اسکو موقع ملا اسنے اسکے دھوکے مین مجکو پکڑ لیا اگر یہ ظاہر کرتا ہون کہ مین خسیس جادو نہین ہون عمرو عیار ہون تو بھی یہ نہ چھوڑے گا پکڑ لیجائیگا رموز کے پاس تب بھی جان جائیگی اور نہین ظاہر کرتا ہون تب بھی جان جاتی ہی عجب مخمصہ مین مبتلا تھا مین نے سوال کیا تھا کہ میرے تیرے کیا دشمنی ہی جو تو مجکو قتل کرتا ہی اسنے کہا کہ تو نے میرے استاد کو قتل کیا یہ میری دشمنی کا سبب ہی مین تجکو قتل کرونگا مین نے کہا کہ مین نے تیرے استاد کو نہین قتل کیا اور کسی نے قتل کیا ہوگا تب سمک نے کہا کہ یہ کیا سر میرے استاد کا موجود ہی اور کہتا ہی کہ مین نے نہین قتل کیا تب مجکو گمان ہوا کہ یہ کوئی عیار ہی ہمارے لشکر کا مین نام دریافت کرنے والا تھا کہ آپ تشریف لائے اگر آپ نہ آتے تو جہان تک ہوتا مین اپنے بچانے کی تدبیر کرتا نام وغیرہ دریافت کرکے اپنے کو ظاہر کرتا خیر زندگی تھی کہ بچ گیا ای سمک تم بتاؤ کہ تم نے کیا خیال کیا تھا تم مانتے یا نہین مانتے سمک نے کہا کہ استاد میری خطا کو معاف فرمائیے ہان اگر مین سب نشانیان دیکھتا تو مجکو یقین آتا ورنہ مشکل تھا کیونکہ میرے سامنے جبکہ مین بارگاہ مین موجود تھا خسیس جادو کو آپکا قفس دیکر

رموز جادو نے روانہ کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ اسکو فلان کوہ پر لیجا کر قتل کرو اور سر حاضر کرو چنانچہ مین بھی جب وہ قفس لیکر بارگاہ کے باہر آیا مین بھی اُسکے عقب مین آیا قصد سے آیا اُس مقام پر جہان میرے آقا کو زیر تیغ بٹھایا تھا وہان پہونچکر کے جلادون کو ہلاک کیا جب جلادون نے آنے سے انکار کیا تو خود رموز جادو اُٹھکر اپنے مقام پر سے آیا کہ مین خود قتل کرون گا چنانچہ اُسنے آکر کچھ اسم سحر پڑھکر اپنے ایک مصاحب کو حکم دیا کہ ہاتھ لگا دے مین نے تیر مار کر اُسکو بھی ہلاک کیا جب وہ بہت پریشان ہوا اُسنے سحر سے اس واقعہ کو دریافت کیا سحر نے کل حال میرا بیان کر دیا مین یہ واقعہ سن کے وہان سے اس خیال سے چل نکلا کہ اب جو تم یہان ٹھہرو گے تو اسیر ہو جاؤ گے اس سے بہتر یہ ہو کہ چل کر اہل اسلام کو اس واقعہ کی خبر کر دو تا کہ وہ لوگ آکر خون کا عوض لین اور لاش وغیرہ کو دفن کرین چنانچہ راہ مین یہ خیال آیا کہ یہ روے سیاہ کیا اُن لوگون کو دکھائے گا سب طعنہ زن ہونگے کہ اپنے آقا و اُستاد کو قتل کرا کے ہمکو خبر کرنے آیا ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ تو بھی جان دیدے پس بقصد جان دینے کے اس پہاڑ کی طرف چلا تھا کہ آپ خسیس کی صورت پر دکھائی دیئے اور مین نے آپکے ہاتھ مین سر بھی دیکھا میری آنکھون مین خون اُتر آیا جھٹ پٹ حلقہ پوشیدہ کر کے یہ جو جھاڑی ہی اس مین پوشیدہ ہوگیا اور آپکو اسیر کر لیا خواجہ نے بہت تعریف کی اور کہا کہ بہت دانائی کی تب خواجہ نے اپنی کل عیاری خسیس کو بیہوش کرنے کی اور جہانگیر وغیرہ کو زنبیل سے نکال کر سب حال سے آگاہ کر کے روانہ کرنا بیان کیا اور اپنا نقلی سر بنا کر بقصد عیاری لیکر چلنا بیان کیا کوئی واقعہ فروگذاشت نہین کیا مین نے بسبب طول کے نہین تحریر کیا جب سب حال سمک سن چکا تب اُسنے کہا کہ پھر جلدی چلیے کہین ایسا نہ ہو کہ آقا قتل ہو جائین خواجہ و جہانگیر نے کہا کہ چلو بس جہانگیر تو ایک طرف کو مرکب مہمیز کر کے چلے سمک نے اپنی پھر صورت تبدیل کی اور وہ بھی لشکر کی طرف و قتل گاہ کے سمت چلا اور خواجہ بھی بصورت خسیس جادو سر خواجہ نقلی کا لیے ہوئے چلے یہان وہ وقت ہی کہ رموز جادو شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیئے ہوئے کھڑا ہی

بر سر علم شاہ اور تیسرے حکم کا منتظر ہے کہ یکایک تمام مجمع مین غل ہوا کہ خسیس جادو
خواجہ کو قتل کر کے انکا سر لیکر آگیا رموز نے جو سنا کہ خسیس جادو خواجہ کو قتل کر کے
اور انکا سر لیکر آیا ہے کہا کہ جلد اسکو میرے پاس لاؤ تاکہ مین خواجہ کا سر دیکھکر اپنا دل
خوش کرون اور اسکو انعام دون لوگ دوڑے اُسنے کہا کہ مین سر کو خواجہ کے
دیکھ لون تو پھر ان لوگون کو قتل کرون لوگ دوڑ کر گئے مجمع کو ہٹا کر ہاتھون ہاتھ خسیس جادو
کو پاس رموز جادو کے لائے خسیس نقلی ہنستے ہنستے ہوئے چلے آتے ہین باچھین تا بہ
بناگوش آگئی ہین عنطاق کج کلاہ کو بھی خبر ہوئی کہ خسیس نے لیجاکر بحکم رموز جادو
عمرو عیار کو قتل کیا وہ سر لیکر آیا ہے آپکے بھائی رموز جادو کے پاس گیا ہے عنطاق نے
حکم دیا کہ جب وہ اُن سے مل لے تو اُسکو ہمارے پاس بھی لانا کہ ہم بھی اُسکو بہت کچھ انعام
دینگے کہ اُسنے بڑا کام کیا چوبدار نے بڑھکر خسیس جادو کو حکم عنطاق سے آگاہ کیا
خسیس نے کہا کہ بہت اچھا میری طرف سے عرض کردو کہ مین حاضر ہوتا ہون اپنے آقا
کے پاس ہو آؤن یہ کہتا ہوا اور مجمع کو ہٹاتا ہوا چلا آتا ہے لوگون کا یہ حال ہے کہ کوٹھے پر ٹوٹے پڑتے
ہین سر کے دیکھنے کو خسیس کو ہر ایک گلے سے لگا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ تم نے بڑا
کام کیا ہم سبکو بہت خوش کیا اسکو جگہ نہین ملتی ہے لوگون نے اسکا لباس پارہ پارہ
کر ڈالا ہے کہ تم نے بڑا نیک کام کیا ہے خلاصہ یہ کہ بہزار دقت خسیس جادو قریب رموز جادو
کے آیا خسیس نے دیکھا کہ خود رموز جادو بسر حمزہ کے قتل کرنے کے لیے شمشیر
برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑے ہین کہ خسیس نقلی نے پہونچکر بہت جھک کر سلام
کیا رموز نے جو خسیس کو مع سر کے دیکھا بہت خوش ہو گیا مثل گل شگفتہ ہو گیا
جواب سلام دیکر دوڑ کر گلے سے لگا لیا خواجہ نے اُسیوقت قصد کیا تھا کہ کوکھ مین خنجر مار دو
فوراً خیال آیا کہ ایسا نہو کہ اسکے مرنے کی علامت بلند ہو سب ساحر آ ٹوٹین اور گرفتار
کرلین اتنی دیر اور انتظار کرو کہ جہانگیر و سیمائے مہر جمال آجائین اب تو تم اسکے برابر
آگئے ہو پھر موقع ہاتھ آجائیگا یہ اب جاتا کہان ہے ادھر سمک بھی لوگون سے لڑتا
بھڑتا برابر رموز کے پہونچ گیا داہنی طرف رموز کے خواجہ خسیس کی صورت پر کھڑے

ہوئے رموز سے باتین کر رہے ہین بائین طرف سمک ایک ساحر کی صورت پر کھڑا ہوا ہی
رہے نہ قریب علم شاہ کھڑا ہوا اب جو علم شاہ نے خواجہ کا سر دیکھا اب اپنی موت کا یقین
ہو گیا اُسوقت تک تو دعا مانگ رہے تھے اس خیال سے کہ شاید خواجہ اس ساحر کو فقرہ دیکر
اپنے کو رہا کرلین اور اسکے بعد ہم سب کے رہائی کی فکر کرین اب سر جو دیکھا تو دعا کرنا موقوف
کردیا اس خیال سے کہ اب کون کوشش کریگا جو کہ جان دیکر اور سر کو ہتھیلی پر رکھکر
عیاری کرتا تھا وہ تو مارا گیا مقام افسوس ہی کہ ہماری اور خواجہ کی قضا یہان ہمکو اور خواجہ کو
لائی بختی خیر کیا غم ہی دنیا پر سے بیگناہ جاتے ہین جو کچھ مظلمہ ہوگا وہ سب انکی گردن پر ہوگا
کیونکہ ہمکو بیگناہ قتل کرتے ہین ہمارا خون ناحق مالا بالا نجائیگا ضرور رنگ لائیگا مگر افسوس اس
بات کا ہی کہ مرتے وقت نہ تو صاحبقران کے قدم دیکھے نہ اپنے فرزند ملک قاسم کو دیکھا
نہ ایرج نوجوان کو نہ دیگر عزیزون کو نہ اپنے بھائیون کو نہ ہمارے سر پر نہ بالین پر کوئی خدا پرست
ہی کہ جو کلمہ پڑھے نہ کوئی ایسا دوست ہی کہ جو لاش کو دفن کرے اور کفن دے سوائے
کفار کے کہ جو کہ دشمن جان و ایمان ہین کوئی نہین ہی مردے کی بھی خرابی ہوئی خیر جو مقدر
مین تھا وہ پیش آئیگا یہ دل مین خیال کرکے اور خواجہ کے سر کو دیکھکر ایک آہ سرد دل
پر درد سے بھری اور آنکھون مین آنسو بھر لائے ادھر خبیس جادو نے رموز کو
باتون مین اس غرض سے لگایا ہی کہ یا تو جہانگیر آجائین یا سیماے مہر جمال کہ وہ
آکر ان سبکو رہا کرین مین اس طرف رموز کو قتل کرون باتون مین لگائے ہوئے ہین کہ
رموز علم شاہ کے قتل کرنے کا قصد نہ کرے رموز پوچھ رہا ہی کہ کیون بھائی خبیس
اس عیار نے مکر تو بہت کیا ہوگا آپ جواب دے رہے ہین کہ کیا بیان کرون وہ وہ
مکر و فریب کیا کہ میرا ہی دل خوب جانتا ہی رویا بھی یہ بھی کہا کہ میرے بچے تباہ ہونگے منت بھی
کی خوشامد بھی کی مگر مین نے ایک نہ سنی قفس سے نکال کر فوراً خنجر سے سر کو کاٹ لیا
لاشہ اوسی مقام پر بیسر تڑپتا چھوڑ دیا سر لیکر ادھر کو چلا آیا رموز نے کہا کہ بھائی تم نے
بڑی سعادت حاصل کی تم سے سامری و جمشید و دیگر خداوند بہت خوش ہوئے ہونگے
اور جس جس ساحرون و غیرہ ساحرون کو اس عیار نے قتل کیا ہی انکی روح شاد ہو گئی ہوگی

بڑا کام تم نے کیا ہم کو رشک ہوتا ہی خسیس نقلی نے جواب دیا کہ یہ بھی آپکی عنایت و مہربانی
سے ہوا کجا مین اور کجا یہ کام نیک انجام رموز نے کہا کہ بھائی یہ سب مقدری امور
ہین خیر یہ باتین ہو رہی تھین کہ چوبدار نے آکر کہا کہ بادشاہ نے خسیس جادو کو طلب کیا ہی
فرمایا ہی کہ اب تم اپنے مالک سے مل چکے ذرا ہمارے پاس آؤ خسیس نے جواب دیا کہ
مین اپنے آقا کے ہمراہ آؤنگا جا کر میری طرف سے عرض کردو کہ حاضر ہوتا ہون یہ کہکر رموز
سے کہا کہ تشریف لیچلیئے رموز نے جواب دیا کہ ٹھہر جاؤ پسر حمزہ کو قتل کرلون تو چلون
کیونکہ کئی جلاد ہلاک ہو چکے ہین اور ایک میرا مصاحب ہین خود آیا ہون کہ قتل کرون بدون
قتل کیے ہوئے واپس نہ جاؤنگا خسیس نقلی نے عرض کیا کہ لاییے تلوار مجکو مرحمت فرمایئے
مین اسکو بھی مثل عمرو عیار کے قتل کرون رموز نے کہا کہ ای بھائی تم ایک سعادت حاصل
کر چکے ہو یہ سعادت مجکو حاصل کرنے دو کہ مین پسر حمزہ کو قتل کرون گو یہ سعادت اُس
سعادت کے برابر نہین ہی پس یہ نیکی تو مجکو حاصل کرنے دو خسیس نے کہا کہ بھلا میری
موجودگی مین یہ ہو سکتا ہی کہ آپ جلادی کا کام کرین اگر جلاد قتل کرتا تو یہ سعادت کیونکر
آپ حاصل کرتے یہ چاہیے کہ جلاد نے قتل کیا رموز نے جواب دیا کہ اچھا تیسرا حکم تو
آنے دو تم ہی قتل کرنا یہ کہکر چوبدار سے کہا کہ جا کر بادشاہ سے عرض کرو کہ حکم فرمایئے
اب عرصہ کس امر کا ہی چوبدار گیا اُسنے رموز کی طرف سے کہا عنطاق نے کہا کہ جا کر کہدو کہ ہم نے
حکم تیسرا بھی دیا کہ قتل کرو یہ حکم ہمارا برابر ہزار حکم کے ہی چوبدار ادھر جواب لیکر آیا اور رموز
سے کہا کہ بادشاہ نے فرمایا ہی کہ پسر حمزہ کو قتل کرو ہم نے حکم دیا یہ حکم ہمارا برابر ہزار حکم کے
ہی یہ سننا تھا کہ رموز تیغہ لیکر چلا کہ خسیس نے روکا کہ تیغہ مجکو مرحمت فرمایئے مین قتل کرونگا
باہم تکرار ہونے لگی ابھی تکرار ہو رہی تھی کہ یکایک بالاے آسمان سے برق چمکی اور لشکر عنطاق
کی جلسگاہ پر آگ برسنے لگی تمام مجمع تتر بتر ہو گیا کہ یہ کیا آفت آئی یہ آگ کہان سے برسنے لگی
اودھر ملکہ سیماے مہر جمال نے نعرہ کیا کہ ای کافران بد دغا آگاہ ہو کہ مین تم سبکی جان
کی ملک الموت آپہونچی میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہو سنو ملکہ سیماے مہر جمال
کنیز صاحبقران با اقبال میری زندگی مین تم علم شاہ یا اور کسی خدا پرست کو قتل کر سکتے ہو

جو نعرہ کی صدا آئی تمام ساحرون وغیرہ ساحرون مین شور و غل مچا کہ یہ کیا قیامت سر سبب
نازل ہوئی کہ یکایک آگ برسنے لگی سب لوگ بھاگنے لگے کہ ادھر جہانگیر بن حمزہ مرکب
کو ڈپٹ کر آ پہونچے اور نعرہ کر کے لشکر پر گرے اب لڑا اور ہل چل پڑ گئی علم شاہ وغیرہ
نے جو نعرہ جہانگیر کی صدا سُنی قصد کیا کہ قید کو توڑ ڈالین مگر بسبب سحر کے قید اور مبتلائے
سحر ہونے سے قوت نہ تھی مجبور ہو کر رہ گئے اب جو ہلڑ ہوا اور لوگ بھاگے عنطاق
نے کہا کہ دریافت تو کرو کہ یہ شور و غل کیسا ہی کیا پسر حمزہ کار موز نے سر کاٹ لیا اسکی
لوگ خوشیان کر رہے ہین یہ کہتا تھا کہ ہرکارے آکر حاضر ہوئے کہا کہ حضور بڑا غضب
ہو گیا کوئی اور پسر حمزہ جہانگیر نامی یکہ و تنہا لشکر پر آ گرا ہی تمام لشکر کو مارے تلوارون
کے تہ و بالا کر دیا ہی غضب یہ ہی کہ آسمان پر سے آگ برس رہی ہی ہم نے سُنا کہ یہ صدا
آسمان پر سے آئی کہ ستم ملکہ مہر جمال کنیز صاحبقران با اقبال مین کب چھوڑتی ہون
کہ تم لوگ زندہ بچ سکو یہ اُسی کا شور و غل ہی عنطاق نے یہ سن کے حکم دیا کہ جلد اُس پسر
حمزہ کو سب ملکر گھیر کر پکڑ لو تم لاکھون ہو وہ اکیلا ہی جانے دو اور رموز سے کہدو کہ جلد
اپنا کام کرے ایسا نہ ہو کہ کوئی قیدیون پر آ گرے اور رہا کر لی تو پھر سوائے افسوس کے
دوسری بات نہ حاصل ہو گی یہ سُنکے ہرکارون نے جا کر کل اہل لشکر سے کہا کہ پسر حمزہ کو گھیر کر
قتل کرو ادھر عنطاق نے شیام کجکلاہ سے کہا کہ تم جاؤ اور کل لشکر کو ہمراہ لیکر پسر حمزہ جہانگیر
کو اسیر یا قتل کرو شیام کجکلاہ یہ سنکے باہر بارگاہ کے آیا اور مرکب پر سوار ہو کر اور اپنے کل لشکر
و عنطاق کے لشکر کو لیکر چلا ادھر جہانگیر بن حمزہ نے قیامت برپا کر دی تھی مارے
تلوارون کے ستراؤ کر دیا تھا سیکڑون لاشین خاک پر لوٹ رہی تھین خون کی ندیان جاری
تھین انکا یہ قصد تھا کہ کسی طور سے لڑتا ہوا برابر علم شاہ کے پہونچ جاؤن یہ اس قصد سے
مارتے ہوئے چلے آتے تھے رکتے نہ تھے اودھر بیمارے مہر جمال نے ساحرون پر آفت برپا
کر دی تھی آگ برس رہی تھی یہ جو تہلکہ اور ہلڑ رموز نے سُنا کہا کہ کیا واقعہ ہی لوگون نے
کہا کہ جہانگیر نامے کوئی فرزند حمزہ بیہودہ آکر لشکر پر گرا ہی مار ستراؤ کر رہا ہی غیر ساحرون کو
وہ قتل کر رہا ہی اور ساحرون پر آسمان پر سے آگ برس رہی ہی کوئی برسانے والا آگ کا دکھائی

نہین دنیا ہو کہ کون ہو یہ تو ضرور سنا کہ کسی نے یہ کہا کہ سنم ملکہ سیماے مہر جمال رموز نے
جو یہ سنا خسیس سے کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ ان قیدیون کی کمک آگئی جلد پسر حمزہ کو قتل
کرو یہ کہہ رہا تھا کہ ہرکارون نے آکر کہا کہ بادشاہ نے فرمایا ہو کہ بہت جلد پسر حمزہ کو قتل
کرو رموز نے کہا کہ اچھا اور تلوار لیکر چلا ادھر سمک نے خواجہ سے اشارہ کیا کہ استاد
یہی وقت ہو الیسا نہو کہ ہاتھ مار دے اودھر سے آپ سنبھلیے ادھر سے مین لیتا ہون خواجہ
نے اشارہ سے کہا کہ ٹھہر جاؤ اب اسکی کیا مجال ہو کہ جو قتل کر سکے خواجہ یہ کہہ رہے تھے کہ یکایک
آسمان پر پھر برق چمکی راوی بیان کرتا ہو کہ ملکہ غزالہ وغیرہ جو لشکر اسلام سے حال علم شاہ
سحر سے دریافت کر کے چلی تھین اسوقت آکر پہونچین ملکہ غزالہ جو آکر پہونچی تو اسنے دیکھا
کہ سیماے مہر جمال طاؤس پر سوار اسم سحر پڑھ پڑھ کر آتش کے دانے زمین کی طرف پھینک
رہی ہے اور ایک ابر سیاہ رنگ آسمان پر قائم ہو اُس سے آگ برس رہی ہو غزالہ نے جو
زمین کی طرف غور کر کے دیکھا تو کیا نظر آیا کہ علم شاہ و آہو چشم اور بہت سے لوگ زیر
تیغ بیٹھے ہوئے ہین دیکھنا تھا کہ غزالہ کی آنکھون مین دنیا تاریک ہوگئی سیماے مہر جمال
کے قریب آکر صرف آنا تو دریافت کیا ملکہ تم بھی مرتا ہو گئین اور کفار پر آگ برسا رہی
ہو سیماے مہر جمال نے پلٹ کر دیکھا غزالہ کو پایا کہا کہ ہان تم بھی آپہونچین غزالہ نے
جواب دیا کہ ہان یہ کہکر نعرہ کیا کہ سنم ملکہ غزالہ اور سحر کیا کہ پتھر برسنے لگے غزالہ کے نعرہ
کے ساتھ ہی نعرہ ہوا کہ سنم گوہر آرا گوہر آرا نے آتے ہی سحر کر کے آفت برپا کر دی پھر نعرہ
ہوا کہ سنم آفت جادو وسیہ ان جادو ملکہ یہ تینی وفتانہ جادو آب تو ساحران اسلام کے
نعرہ ہونے لگے ہر ایک سحر کرنے لگا لشکر کفار کو دم لینا دشوار ہوگیا رموز تیغہ لیکر قریب
علم شاہ پہونچا تھا کہ پہلے سے سمک نے کہا کہ اے رموز جادو ہوشیار ہو جاؤ دیکھو یہ
کون سر پر آگیا ذرا بچو حریف آپہونچا سمک کا یہ کہنا تھا کہ یا تو رموز علم شاہ کے قتل کے
قصد سے بڑھا تھا کہ قتل کرون سمک کو اپنا دوست سمجھا اور یہ خیال کیا کہ کوئی نہ کوئی حریف
آپہونچا ہو جو یہ کہتا ہو کہ خبردار ہو جاؤ دیکھ تو لو کہ کون ہو پس پلٹا اُسکا پلٹنا تھا کہ پشت
خواجہ کی طرف ہوئی خواجہ برابر تو کھڑے ہوئے تھے خنجر بر ہاتھ تھا جیسے پشت ہوئی کہ انھون نے

یہ کہکر کہ اے رموز جلد خبر لو کہ میرے اوپر بیچارے مہر جمال آپڑی اسنے گبھرا کر اپنا تو کچھ خیال نکیا
کہ میرے قتل کرنے کو کون آیا ہے کہ جسکے آنے سے مجکو بزم جادو نے آگاہ کیا ہے سمک جس
مسافر کی صورت پر تیار کھڑا ہوا تھا اُسکا نام بزم جادو تھا خواجہ کے کہنے سے خواجہ کی طرف
پلٹا ان سب نعرون کی صدا سُن چکا تھا دل مین کہہ رہا تھا کہ غضب ہو گیا کہ اہل اسلام کو
خبر ہوگئی جسقدر ساحر تھے سب آپڑے اب کیا کیا جائے انکو تو قتل کر ڈالون تاکہ قصہ تمام
ہو اسی قصد سے تلوار لیکر چلا تھا کہ سمک نے وہ فقرہ کیا اسنے خیال کیا کہ انھین مین سے
کوئی میرے قتل کے لیے آگیا یہ ادھر کو پلٹا تھا کہ جس طرف پلٹنے کو بزم جادو نقلی نے کہا تھا
خواجہ نے کہا کہ رموز میری خبر لو رموز یہ سمجھا کہ کوئی اُنھین سے خمیس پہ آپڑا ہے وہ زبردست
ہے اس سبب سے خمیس میری کمک چاہتا ہے تو پہلے خمیس کو بچا لی پھر اپنے حریف
سے سمجھ لینا اس گھبراہٹ مین علم شاہ کا قتل کرنا بھول گیا فوراً خمیس کی طرف
پلٹا تھا پورا سیدھا نہ ہوا تھا کہ خواجہ نے جھپٹ کر اور نعرہ کر کے خنجر مارا کہ پورا ہاتھ شکم
پر پڑا شکم چاک قصہ پاک ہوا ہائے کہکر رموز تو چرخ کھا کر گرا تمام آنتین نکل پڑین
خواجہ نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ نعرہ عمرو ہون مین عیار صاحقران * میرے مکر سے کانپتا ہے
جہان * دوندہ جہان گرد طرار ہون * جہانگیر عالم کا عیار ہون * تراشندہ ریش
کفار ہون * زمانہ کا مکار و غدار ہون * میرا تیز رفتار گرہو قدم * صبا ٹھوکرین کھائے
ہر ہر قدم * اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو * نہ پہونچے میری گرد پاپوش کو
یہ نعرہ کرکے ایک اور ساحر کو جو کہ پس پشت رموز کھڑا ہوا تھا خنجر سے ہلاک کیا اور خود
گلیم اوڑھ کر غائب ہو گئے ادھر سمک نے بھی جو کہ بزم جادو کی صورت بنے ہوئے
تھے اپنے نام کا نعرہ کر کے ایک ساحر کو قتل کیا جو کہ اُنکے برابر کھڑا ہوا تھا اور جست کر کے
مجمع مین غائب ہوگیا ادھر رموز جو زمین پر شکم چاک گرا گرتے ہی طائر روح اُسکا
قفس جسم سے پرواز کر گیا خواجہ کو دعائین دیتا ہوا پس اسکے مرنے کی علامت بلند
ہوئی ادھر وہ دونون ساحر جو ہلاک ہوئے اُنکے بھی مرنے کی علامت و آثار ظاہر
ہوئے رموز کا مرنا تھا کہ علم شاہ و آہو چشم و مضراب و تنجیر دلیرانہ دافعان

آدم خوار و دیگر سردار جو کہ مبتلائے سحر رموز تھے رموز کے ہلاک ہونے سے رہا ہوئے
علم شاہ نے جو اپنے جسم مین طاقت پائی فوراً قید کو شکست کیا نام خدا لیکر اوٹھتے
ہی آہو چشم کی قید دفع کی علمشاہ کا قید کو دفع کرنا تھا کہ مضراب و دیوا نے وافغان
نے بھی قید کو توڑ ڈالا دیوا نے سنے تو برہم ہو کر اُن سب سرداروں کی قید کا تنا شروع
کی چونکہ ساحرون کے مرنے سے تاریکی ہو گئی تھی بیر غل مچانے لگے برق باری و سنگباری
ہونے لگی تلاطم مچ گیا تہلکہ پڑ گیا چونکہ رموز جادو ساحر زبردست تھا اُسکے مرنے سے
نہایت درجہ شور و غل ہوا وہ جو ساحر لشکر اسلام کے بالائے آسمان سے سحر کر رہے
تھے اور غزالہ نے قصد کیا تھا کہ زمین پر جاکر اور سحر کر کے علم شاہ وغیرہ کی قید دفع کرون
رموز سے مقابلہ کرون طرف زمین کے مائل ہوئے تھے کہ ساحرون کے مرنے کی علامت
ظاہر ہوئی تھم گئے بعد تھوڑی دیر کے روشنی ہوئی وہ سب تاریکی و برف باری دفع ہوئی
آواز آئی کہ کشتنی مرا کہ نام من رموز جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم بطلب خود
نرسیدیم دوسری آواز آئی کشتی کہ نام من قلزم جادو و محرم جادو بود سب اہل لشکر کفار
و اہل مجمع و ساحر حیران ہوئے کہ ان ساحرون کو کس نے قتل کیا اودھر ساحران لشکر اسلام
یہ صدا سن کے حیران ہوئے کہ رموز وغیرہ کو کس نے قتل کیا تم تو اپنے اسی مقام
پر سے سحر کر رہے تھے کوئی ہم نے ایسا سحر نہین کیا تھا کہ جس سے رموز یا یہ ساحر
ہلاک ہوتے یہ ساحر یہ خیال کر رہے تھے مگر سحر کیے جاتے تھے اودھر آہو چشم جو رہا
ہوئی اُسنے رہا ہوتے ہی فوراً اُٹھ کر اپنے ہاتھ کو جو گردش دی ہزارون کے سر
کٹ کر گر گئے جسم خاک پر پھڑکنے لگے چونکہ جلی ہوئی تھی کچھ خیال نہ کیا کہ شاہزادہ
خفا ہو گا سمک نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ میرا آقا رہا ہوا ایک سوار کو مار کر اسکا مرکب تلوار
لاکر حاضر کی اور کہا کہ آقا سوار ہو جیئے کچھ خوف نہ کیجیئے مین ہون آپکا غلام سمک پس علمشاہ
تلوار لیکر مرکب پر سوار ہوئے اودھر مضراب و افغان و دیوا نے و دیگر سردارون
نے کفار کو قتل کر کے مرکب بھی حاصل کیے اور تلوارین بھی اور لڑنے لگے اب تو ساحرون
پر ساحر کرنے لگے وہ سب ساحر جو کہ بالائے آسمان سے سحر کر رہے تھے زمین پر آ گئے

لشکر ساحران سے لڑنے لگے ساحران کفار بھی جان دیکر مقابلہ مین مصروف ہوگئے اس خیال سے کہ ان سب نے ہمارے افسر کو قتل کیا ہی دوسرے یہ کم ہین اور ہم بہت ہین ہم آپ کو مارلین گے غیر ساحرون سے علم شاہ وغیرہ لڑنے لگے ادہر جہانگیر نے آفت برپا کر دی تھی جب نعرہ کر کے ہاتھ لگاتے تھے کفار کے سر اُڑ جاتے تھے شیام تحجکلاہ انکو گھیرے ہوئے تھا اپنے لشکر سے مگر بالکل خوف نہ تھا باجو اس لڑ رہے تھے اودہر سے علم شاہ نعرہ کر کے ہاتھ لگاتے تھے اب تو تلاطم مچ گیا عنطاق بارگاہ مین شیام کو بھیجکر بیٹھا ہوا تھا اور یہ خیال کر رہا تھا کہ شیام پسر حمزہ کو اسیر کر لائے گا اور رموز اُس ساحر کو کہ جو کہ کمک کو آیا ہی پسر حمزہ علم شاہ کو قتل کر کے اُسکو بھی اسیر کر لیگا کہ یکایک تاریکی ہوگئی برق باری و سنگ باری ہونے سے یہ گھبرایا کہ یہ کیا واقعہ ہی اُن لوگون سے جو کہ اُسکے پاس اُسوقت موجود تھے اور اُن بادشاہون سے کہ جو کہ کمک کو آئے تھے مثل یاقوت تحجکلاہ وغیرہ کے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہی میرا دل اسوقت خود بخود گھبراتا ہی اور یہی جی چاہتا ہی کہ چیخین مار کر رووُن کچھ دل اُمڈا چلا آتا ہی اس تاریکی کو دیکھکر خدا وند خیر کرین ابھی اُن سب نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ رموز کے مرنے کی خبر بلند ہوئی اور لشکر واہل مجمع مین غل ہوا کہ رموز جادو مارے گئے عنطاق تحجکلاہ نے جو یہ سنا گھبرا گیا کہ یہ کیا شور و غل ہوا اور یہ کیسی صدا آئی اپنے وزیر سے پریشان ہو کر کہا کہ خبر تو منگاؤ کہ یہ کیا سانحہ ہی وزیر نے عرض کیا بہت خوب مگر عنطاق کو کسی پہلو قرار نہین ہی پہلو بدل رہا ہی اور لوگون سے کہہ رہا ہی کہ مین نہ کہتا تھا کہ میرا دل گھبرا رہا ہی مین بہت پریشان ہو رہا ہون اُسکا انجام ظاہر ہوا یا نہین بُرا غضب ہوا کہ جو بھائی رموز مارے گئے دریافت کیا جائے کہ اُنکو کس نے قتل کیا کون ایسا زبردست تھا وہ تو پسر حمزہ کے قتل کرنے کو گئے تھے یا خود قتل ہوگئے ہین منع کرتا تھا کہ تم نہ جاؤ کوئی نہ کوئی بھید ضرور اسمین ہی کہ سات آٹھ عملا جو ملاک ہوئے ہین تم نہ جاؤ ایسا نہ ہو کہ کوئی خرابی واقع ہو اُنھون نے نہ مانا جسکا یہ انجام ہوا جب دریافت کرو عنطاق اور سب اہل دربار بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہین کہ جہان پر میدان خونی کی تیاری تھی وہان پر شعلہ بلند ہو رہے ہین تلوارین چمک رہی ہین مار ہو گی صدا بلند ہی لوگ

بھاگ رہے ہین یہ بہت حیران و پریشان ہو کر یہ کیا سانحہ ہوا ابھی کوئی برائے دریافت اُس مقام
کی طرف نہ چلا تھا کہ کئی ایک سردار و سوار دوڑے ہوئے بارگاہ مین آئے اور سامنے عنطاق
کے کھڑے ہو کر رونے لگے اور یون عرض کرنے لگے کہ خداوند بڑا غضب ہو گیا ہوشیار و
خبردار ہو جائیے خدا پرستون کی کمک آ گئی کسی نے رموز جادو و محرم جادو و قلزم جادو
مارے گئے قیدی سب رہا ہو گئے حضور جسقدر کمک آئی ہے سب ساحرون کی ہے ساحران زبردست
آئے ہین عمرو کے بھی نعرہ کی صدا آئی تھی عنطاق نے کہا کہ یہ بہت جلد بیان کرو کہ
رموز جادو کو کس نے قتل کیا انھون نے جواب دیا کہ حضور گو ہم پاس کھڑے ہوئے
تھے مگر ہمیں پتا ثابت نہ ہو کر کسنے قتل کیا نہ کسی سے مقابلہ ہوا نہ کوئی حریف اُنکے قریب آیا
یکایک ہائے کی صدا آئی اور دھماکا ہوا اب جو دیکھا تو شکم چاک تھا ہان یہ امر ضرور تھا
کہ ایک پہلو مین اُنکے بزم جادو و اُسکے برابر محرم جادو تھے دوسری طرف اُنکے خسیس جادو
جنھون نے عمرو عیار کو قتل کیا ہے رہ تھے پہلے تو اُن سے باتین کر رہے تھے خسیس جادو
و عمرو کے قتل کرنے کی حالت بیان کر رہے تھے یہ خوش ہو ہو کر دریافت کر رہے تھے چنانچہ
یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ انکے پاس سے چوبدار پہونچا اُسنے تاکید قتل پسر حمزہ کے لیئے کی رموز جادو تلوار
لیکر چلے کہ خسیس نے روک لیا کہا مجکو تلوار مرحمت فرمائیے مین قتل کرونگا اِنکے اور اُنکے تکرار ہونے
لگی مگر قریب پہونچ گئے کہ یکایک نعرہ ہوا کہ صنم ملکہ سیماے مہر جمال اور ہم سب پر آسمان سے آگ
برسنے لگی اور مجمع مین تلاطم پڑ گیا رموز نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جہانگیر کوئی دوسرا لڑکا حمزہ
کا بھی دہ لشکر پر گرا ہے یہ سُنکے رموز نے قصد کیا کہ علم شاہ کو قتل کرون کہ آسمان پر سے برقین چمکنے لگین
نعرون کی صدا آنے لگی کبھی صدا آئی کہ صنم غزالہ جادو کبھی صدا آئی صنم گوہر آرا مگر رموز بحواس
رہے اور یہی قصد کیا کہ علم شاہ کو قتل کرون کیونکہ یہ تو مقید بھی ہین سب انھین کے رہا
کرنے کو آئے ہین کہ بزم جادو نے کچھ کہا یہ ادھر کو پلٹے کہ خسیس نے کچھ پکار کر کہا
ہم نے غل و شور مین نہین سُنا کہ کیا کہا یہ پورے بزم کی طرف نہ پلٹنے پائے تھے کہ خسیس
کی صدا اُسکے ادھر کو متوجہ ہوئے اب نہ معلوم کہ کیا ہوا پھر انکو نہ بزم کی طرف پلٹنا نصیب
ہوا علم شاہ کی طرف بقصد قتل خود ہلاک ہو کر زمین پر گرے انکا گرنا تھا کہ نعرہ ہوا صنم

عمرو عیار اور قلزم جادو کھڑے تھے وہ بھی گرے اودھر بزم کے باہر مجری ای اودھر سے
صدا آئی منم سمک عیار اور محرم جادوگر پھر تو تلاطم مچگیا نہ معلوم عمرو کیونکر زندہ ہوگیا
خبیس جادو تو اسکو قتل کرکے اسکا سر لائے تھے پھر یہ نعرہ کی صدا کہان سے آئی
اور یہ نہ ثابت ہوا کہ کسنے رموز کو قتل کیا اور قلزم و محرم کو راوی بیان کرتا ہو کہ خواجہ نے
اس چالاکی اور پھرتی سے رموز کے خنجر مارا تھا کہ کسی نے نہ دیکھا باوجودیکہ لاکھون آدمی
موجود تھے مگر ایک نے بھی نہ دیکھا یہ خنجر مارکر اور قلزم کو قتل کرکے صاحت گلیم اوڑھ کر
غائب ہو گئے تھے اس سبب سے کسی نے نہ دیکھا جب یہ اُن سب نے غنطاق سے
بیان کیا اور غنطاق نے یہ سب حال سنا ہای بھائی رموز کہکر رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم
ہمکو دغا دے گئے مین منع کرتا تھا تم نے سنا اپنی جان دی یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کس نے
قتل کیا ہاے یہ کیا غضب ہوگیا ان لوگون نے کہا کہ پھر روئیے گا حریف تو لشکر پر آ ہی
قیدی رہا ہو گئے ہین ایسا نہ ہو کہ بارگاہ پر آ پڑین سب لشکر کو قتل کر رہے ہین ہزارون کے
خون ہو رہے ہین جلد فکر فرمائیے پھر رو لیجیے گا یہ وقت رونے کا نہین ہی یہ جو اُن سب نے
کہا غنطاق نے بھی خیال کیا کہ یہ لوگ سچ کہتے ہین رموز تو مارے گئے اب وہ زندہ نہ
ہونگے آپ اپنی فکر کرو تم رونے مین مصروف ہو اور حریف اپنا کام کر جائے لشکر کو لوگ
حریف کے قتل کر رہے ہین اسکی فکر لازم ہی یہ کہکر اپنے آنسو پونچھے اور سب بادشاہون
و سردارون سے کہا کہ چلو لشکر کا بندوبست کرو ہمارا تخت لاؤ یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اُسکا
اُٹھنا تھا کہ سب کھڑے ہو گئے غنطاق بیرون بارگاہ آیا تخت پر سوار ہوا سب سردار
و بادشاہ جو کہ اُسکی کمک کو آئے ہوئے تھے وہ بھی سوار ہوئے تخت غنطاق کا میدان
مین آیا اودھر لشکر نے صف بندی کی قریب آٹھ نو لاکھ کے سپاہ تھی اور اہل شہر و
اہل قریہ الگ تھے اور ساحرون کا لشکر الگ تھا سب مین صف بندی ہوگئی پرے جم گئے
جسقدر ساحر کمک علم شاہ کو آئے تھے وہ سب لشکر ساحر سے لڑنے لگے غنطاق کا
قلب لشکر مین آکر قائم ہوا نقیب پکار کر اہل لشکر سے کہنے لگے کہ اے مردانان نیکو شنید جامہ
زبان نیوشید تم لاکھون ہو حریف کم ہین گھیر کر مار لو یہ وہی لوگ ہین کہ جنکو تم نے اسیر کر لیا تھا

بھلا کیا لڑین گے سبکو گھیر کر مار لو تکلیف قید سے پریشان ہین تم سے کیا لڑ سکتے ہین
یہ سب تمھارے شکار ہین یہ جو نقیبون نے پکار کر کہا انتو کل لشکر حجم کر لڑنے لگا راوی
بیان کرتا ہی مع علم شاہ کے وہ سب قیدی قریب پانچ سو کے تھے یہ لوگ بھی اپنے
سردارون کو لڑتے ہوئے دیکھکر لڑنے لگے گو پندرہ بیس روز سے قید تھے مگر اس طور سے
لڑ رہے تھے کہ بالکل کسل نہ تھا علم شاہ کا تو یہ عالم تھا کہ ہر وار مین دس دس کے سر
اڑا دیتے تھے ایک طرف جہانگیر پسر حمزہ لڑ رہے تھے نعرہ پر نعرہ کر رہے تھے ایک طرف
دیوانہ لڑ رہا تھا ایک سمت مضراب گجکلاہ ایک جانب افغان آدم خوار کا وار چل رہا
تھا ملکہ غزالہ و آہو چشم وغیرہ عنبر ساحرون سے ہم نبرد تھین ادھر ترنج و نارنج گولہ فولادی
ماش کے دانے چل رہے تھے آگ برس رہی تھی ابر سحر آسمان پر قائم تھا اُن سے پانی
برس رہا تھا کسی طرف دریاے سحر روان تھا عجب طرح کا معرکہ پڑا تھا ہزارون تماشائی
اس معرکہ مین ہلاک ہوئے یہ واقعہ و سانحہ دیکھکر تماشائی تو اپنی جانین بچا کر بھاگ کھڑے
ہوئے اُن لوگون کا تو مجمع کم ہو گیا سواے لشکرون کے اُس مقام پر کوئی نہ تھا سب حیران
تھے کہ یہ کیا واقعہ ہوا یہ خدا پرست کہان سے آ گئے اِنکو کیونکر خبر ہو گئی اور کس وقت پر
آئے ہین گویا اسوقت کے منتظر تھے اہل شہر و اہل گاؤن تو یہ باتین کرتے ہوئے
طرف اپنے اپنے مقام کے بھاگے ہر ایک نے جا کر وہان کے باشندون سے سب حال
بیان کیا اُنھون نے جب یہ دریافت کیا کہ خدا پرستون کے قتل کا تماشا دیکھ آئے تم لوگ
بد حواس اسقدر کیون ہو پریشان کیون جلد خوش خوش آنا تھا تمھارے چہرہ سے
تو ملال ظاہر ہوتا ہی اُن سب نے جواب دیا کہ کیسا تماشہ اور کیسی خوشی وہان تو دوسرا
رنگ ہو گیا سب خدا پرست قید سے رہا ہو گئے اُنکی کمک آ گئی رموز جادو مارے
گئے وہان معرکہ پڑا ہوا ہی تماشائیون مین سے بھی بہت لوگ اس معرکہ مین مین لاکھو
ہم لوگ یہ معرکہ دیکھکر اپنی جانین بچا کر وہان سے بھاگ کھڑے ہوئے ہین وہان آتش
جنگ و پیکار گرم ہی ساحرون سے الگ مقابلہ ہی اور غیر ساحرون سے الگ دیکھیے اسکا
انجام کیا ہوتا ہی جو یہ واقعہ سنتا ہی اُسکے حواس جاتے رہتے ہین ہر ایک کو اپنی اپنی

فکر ہوئی کہ دیکھیے اس جنگ و پیکار کا انجام کیا ہوتا ہی خداوند اپنا فضل کرے کیونکہ
یہ معرکہ تو قریب شہر کے واقع ہوا ہی ایسا نہو کہ حریف شہر پر آپڑے تو بڑی خرابی
ہو سب اپنی اپنی فکر کرنے لگے بھاگنے کی اپنا اپنا مال و اسباب باندھنے لگے یہان تو یہ
سامان ہو رہا ہان قلعہ تنجریہ و لشکر دیوانہ و لشکر مضراب کج کلاہ وغیرہ کا حال بلاحظہ ہو
کہ یہ دونون لشکر و اہل قلعہ سحر رموز جادو مین مبتلا تھے یہان رموز جادو کو جو خواجہ
نے غمیس کی صورت بنکر قتل کیا خنجر مار کر یہان علم شاہ وغیرہ رہا ہوئے وہان
وہ سحر جو کہ اہل قلعہ و اہل لشکر پہ تھا سب برطرف ہوگیا اپنے ایر جو قائم تھا وہ لخط لخط
ہو کر اور دھوان ہو کر برطرف ہوا سب تیرگی ہوگئی تھی اپنی حالت اصلی پر آئی معلوم ہوا کہ
ہم سب سو رہے تھے جاگ اٹھے اہل قلعہ تو اپنے کار و بار مین مصروف ہوئے مگر محل
شاہی مین برائے ملکہ آہو چشم تلاطم تھا اور سب رو رہے تھے ادھر لشکر مضراب کجکلاہ
مین برائے مضراب وغیرہ تلاطم تھا کیونکہ یہ لوگ بخوبی واقف تھے کہ ہمارے سردار ان
کو رموز نے سحر کرکے اسیر کر لیا اب جو سحر سے رہا ہوئے تو لشکر حریف کا پتہ نہ
پایا ایک سمت اپنے کو دیکھا دوسری طرف لشکر دیوانہ کو سبکو یقین ہوا کہ عنطاق
ان سب کو اسیر کرکے اور ہم سبکو مبتلائے سحر کرکے چلا گیا اپنے رہا ہونے کی سحر
سے جو خوشی ہوئی تھی وہ اپنے سرداروں کے اسیر ہو جانے کا رنج و صدمہ ہوا
مگر سب اہل لشکر اور جو سردار یہان باقی تھے وہ فرودگاہ پر واپس آئے اسوقت
چند ہرکارے طرف شہر عنطاقیہ کے برائے خبر روانہ کیئے کہ خبر لاؤ کہ ہمارے سرداروں پر
کیا گذری ادھر لشکر دیوانہ جو سحر سے رہا ہوا آسمین بھی تلاطم مچا برائے علم شاہ
وغیرہ کیونکہ وہی لوگ اس حال سے آگاہ تھے کہ ہمارے افسر و سردار سب
رموز نے اسیر کر لیے ہین اور ہم مبتلائے سحر رموز ہین وہ مارا گیا ہی جو ہم رہا ہوئے
ہین مگر ان سب نے سوائے لشکر مضراب کے لشکر عنطاق کا پتہ بھی نہ پایا انکو بھی
یقین ہوا کہ عنطاق ان سب کو لیکر اپنے ملک کو چلا گیا یہ لوگ بھی افسوس کنان و
مغموم و محزون اپنی فرودگاہ پر واپس آئے انھون نے بھی ہرکارے روانہ کیئے

جاکر خبر لائین دونون لشکرون کے ہرکارے برائے خبر طرف شہر عنطاقیہ کے روانہ ہوئے
اہل لشکر مغموم و محزون یہان اُترے ہوئے ہین اور اہل قلعہ بھی رنج و صدمہ مین مبتلا
ہین کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا وہان میدان مین معرکہ پڑا ہوا ہی تلوار چل رہی ہی لاکش
پر لاش گر رہی ہی جب خواجہ نے دیکھا کہ اب تلوار چلنے لگی اور سب ساحر بھی زمین
پر آگئے مگر خواجہ و سمک و علم شاہ و آہو چشم و سیماے مہر جمال و جہانگیر
وغیرہ حیران تھے کہ ان لوگون کو کیونکر خبر ہوئی جو یہ برائے کمک کے آئے مقام عجب
ہی کہ لندھور وغیرہ یہ خبر پاکر نہ آئے جنگ دیپکار موقوف ہوئی تو دریافت کرینگے خواجہ
نے جب یہ دیکھا کہ ہر طرف تلوار چل رہی ہی گلیم توا وڑھے ہوئے تھے اس لشکر سے
باہر آئے اور ایک درخت کے سایہ مین کھڑے ہوکر خسیس جادو کو زنبیل سے نکالا
اُسکو درخت سے باندھ دیا زبان مین سوزن دی اپنی اصلی صورت بنائی بس فتیلہ
رفع بیہوشی دیا خسیس کو ہوش آیا اپنے کو بندھا ہوا پایا سامنے خواجہ کو کھڑے
ہوئے دیکھا دل مین خیال کیا کہ یہ کیا خواب دیکھ رہا ہون مین تو اُسکو ہر خواجہ
کے قتل کرنے کو قفس لیکر گیا تھا خواجہ نے مجکو دو موتی دیے تھے وہ ٹوٹ گئے تھے
مین اُنکو دکھانے کے لیئے چلا تھا کہ چکر آیا تھا اور گرا تھا پھر مجکو خبر نہ ہوئی یہ کیسا خواب
ہی کیا خراب حالت خواب مین نظر آئی یہ سوچکر آنکھ بند کرلی خواجہ نے فرمایا کہ او خسیس
ہوشیار ہو یہ خواب نہین ہی عین بیداری ہی مین نے تجکو فریب دیکر پکڑ لیا دیکھ مین سامنے
موجود ہون میرے خدا نے کیونکر مجکو بچایا اور تجکو میرے قابو مین کیا مین نے تیری صورت
بنکر رموز کو قتل کیا اور سب کو رہا کیا وہان تلوار چل رہی ہی بس خیریت اسی مین ہی
کہ دین اسلام قبول کر ورنہ مین تجکو قتل کر دونگا اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو میری اطاعت
کر آیندہ تجکو اختیار ہی موت سر پر موجود ہی یہ جو خواجہ نے لیکار کر کہا اب خسیس
کو یقین ہوا کہ تو در اصل بندھا ہوا ہی خواجہ نے تجکو فریب دیا تو نے دھوکا کھایا اب
کیا ہونا ہی چاہے زندہ بچون چاہے نہ بچون مین تو دین اسلام نہ قبول کرونگا
مرنا قبول ہی یہ دل مین خیال کرکے اب جو آنکھ کھول دی تو خواجہ کو سامنے خنجر کھینچے پایا

ملک الموت کو سر پر موجود پایا چونکہ زبان مین سوزن دی ہوئی تھی کلام نہ کر سکا
اشارہ سے کہا کہ مین ہرگز ہرگز اپنا دین آبائی ترک نہ کرون گا کیا کرون ناچار ہون
ورنہ تجھکو اس سخت کلامی و فریب کی سزا دیتا خواجہ یہ اشارہ اسکا سمجھ گئے اور یہ بھی
دیکھا کہ اُسکی پیشانی پر سیاہی کفر کی ظاہر ہی نور اسلام کا بالکل نام نہین ہی یہ حرامزادہ
مسلمان نہ ہوگا اسکو قتل کرنا لازم ہی پس یہ خیال کر کے لپٹ کر خنجر مارا کہ سر تن پر سے
اُڑ گیا کمند کھول لی لاشہ تڑپنے لگا سیاہ آندھی اُٹھی تاریکی ہو گئی بہیر غل مچانے
لگے آواز آئی کہ کشتی کہ نام من خمیس جادو بود خواجہ خمیس جادو کو قتل کر کے جنگگاہ
مین آئے یہان آکر دیکھا تلوار چل رہی ہی جہانگیر و علمشاہ و دیگر اہل اسلام و لشکر مسلم
کے جسمون پر زخم لگے ہوئے ہین خون بہہ رہا ہی مگر لڑ رہے ہین کفار کم نہین ہوتے ہین
برابر سے تلوار چل رہی ہی ہر دفعہ ہی ہاتھون سے خون کے فوارے چھوٹ رہے ہین ساحر
ایک طرف کو جنگ و پیکار مین مصروف ہین خواجہ بھی خنجر لیکر لڑنے لگے کسی کے ٹانگون
کے بیچ مین آکر خنجر مارا کہ اُسکا کام تمام ہوا کسی کی پشت پر آکر ہاتھ مار دیا آچک کر دوسرے
کے سر پر سوار ہو گئے اُسنے گبھرا کر ہاتھ اُٹھایا کہ یہ کیا بلا سر پر آئی جیسے ہاتھ قریب
آیا ایک ہاتھ خنجر کا رسید کیا کہ اسکا سر اُڑ گیا یہ تیسرے کے دوش پر تھے قتل بھی
کرتے جاتے ہین اور لاشون کو جمع بھی کرتے جاتے ہین آخر لال سبز جھنڈیان بھی لگانے
ہین کہ این مال خواجہ عمرو کسی مقام سے حقہ آتشبازی داغ دیا کہ کفار کے منہ جل گئے جہان دیکھا
کہ کوئی خداپرست کفار مین گھیرا ہوا ہی جہان کھڑے تھے اسی مقام سے تیر مارا کہ دس
بیس مجروح ہوئے ایک دو ہلاک ہوئے اُس خداپرست پر نرغہ کم ہوا سمک بھی ایک
طرف لڑ رہا ہی بازار مرگ چارون طرف گرم ہی خون کے دریا روان ہین سر مثل حبابون
کے تیر رہے ہین تن بے سر خاک پر پڑے ہوئے تڑپ رہے ہین کسیکا شانہ لٹکا ہی
کسیکا سر کوئی شکم چاک پڑا ہی کوئی سسک رہا ہی کوئی تڑپ رہا ہی کوئی نیم بسمل ہے
کوئی بالکل زخمون سے چور ایڑیان رگڑ رہا ہی کسی کی لاش سم اسپان سے پامال ہو گئی
ہی استخوان ریزہ ریزہ ہین کوئی اوندھا پڑا ہوا ہی پشت پر زخم تلوار ہی معلوم ہوا کہ

بھاگ کر چلا تھا کہ حریف کا ہاتھ پڑ گیا فرار ہونے کا نتیجہ مل گیا جوے خون روان ہی
لاش ہاے کنار اُس دریاے خون مین مثل مگر وسوس کے تیرتی ہوئی معلوم
ہوتی نشان سرنگون پڑے ہین تلوارون ونیزون وسپرون کے انبار ہین مرکب
کوتل لاشون کو کچلتے پھرتے ہین ہر طرف ایک تلاطم طوفان موت برپا ہی کشتی حیات
کو تباہی ہی زورق حیات گرداب موت مین پھنس رہی ہی ہر طرف آب تیغ کی طغیانی ہی عجب
آفت برپا ہی میدان رزم میدان رستخیز کا تماشا دکھا رہا ہی علم جو خاک پر پڑے
ہوئے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ مردے کفنائے ہوئے پڑے ہین لاشون کا ہر طرف
انبار ہی ابر سیاہ ڈھالون کا بلند برق شمشیر و نیزہ آہنین چمک رہی ہی صداے پہلوانون
پر صداے رعد کا گمان ہوتا ہی سر مثل اولے کے تنون پر سے کٹ کٹ کر گر رہے ہین
سینہ خون و سرون کا برس رہا ہی ڈھالین جو سوارون و پیدلون کی زمین پر گری ہین
یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس دریاے خون مین سنگ لیشب پڑے ہوئے ہین تمام گیاہ
صحراے لال ہو رہی ہی بازار مرگ گرم ہی ملک الموت کی خود جان آفت مین پڑی ہوئی
ہی کہ ایک کی روح قبض کی دوسرے پر گرے کاسہ سر مثل کاسہ گلی کے ٹھوکرین
کھا رہے ہین قابض ارواح نے اپنا خیمہ برپا کیا ہی ملک الموت نے اپنا عمل بٹھایا ہی
اب کفار کو سواے کوچہ زخم و گوشہ کمان کے کوئی گوشہ مفر کا اور کوئی کوچہ فرار
کا نظر نہین آتا ہی جہان زاغ کمان چلا کر چلا اُسکی پر کاٹ دیئے گئے راوی بیان کرتا ہی
کہ علم شاہ و جہانگیر نے آفت برپا کر دی ہی تمام فوج کا جائزہ لے لیا سب چہرہ نظری
کر دیئے دفتر فوج درہم و برہم ہو گیا ہر ایک صفحہ مثل اوراق پریشان کے ابتر ہو گئی
منشی مرگ نے ان سب کے نام رجسٹر موت مین تحریر کر لیئے دفتر حیات سے یکقلم
کاٹ دیئے اور نظری کر دیئے ادھر ساحرون نے جو جم کر سحر کیا تمام لشکر ساحرون
کو تہ و بالا کر دیا ہی ایک تلاطم مچا ہوا ہی مضراب و دیوانے و افغان و دیگر سردارون
نے الگ آفت برپا کر دی تھی یہ سب خدا پرست قریب ہزار بارہ سو کے ہین اور
کفار لاکھون ہین مگر حال یہ ہی کہ کفار کے دم بند کر دیے ہین جان بچانا دشوار ہی ہر ایک

اپنی زلیست سے بیزار ہو شل گو سفندون کے بھاگتے پھرتے ہین جب یہ شیران دشت
وغا حملہ کرتے ہین نقیب پکار پکار کر دل بڑھا رہے ہین عنطاق الگ لشکر کو ترغیب
دے رہا ہی کہ لڑے جاؤ تم بہت ہو حریف کم ہین مارلو جی کو نہ ہارو ہمت کو تاہ نہ کرو
اب یہ لوگ جانے نہ پائین گھیر کر قتل کرو دیکھو پسپا کر دیا ہی یہ ایسی ایسی باتین کرکے
دل بڑھاتا ہی مگر لشکران شیرون کے حملون کی تاب نہین لاتا ہی اتفاق سے علم شاہ
و جہانگیر و مضراب و دیوانہ و افغان ایک مقام پر ہوگئے باہم صلاح کی کہ صفون
کو درہم و برہم کرکے عنطاق پر چلین اُسکو خواہ اسیر کرلین خواہ قتل تب یہ لڑائی موقوف
ہوگی پس یہ صلاح کرکے سب نے مرکب اُٹھا دیئے ایک طرف مضراب جا پڑا
ایک طرف دیوانہ و جہانگیر و علم شاہ دونون مرکب اُٹھا کر قلب لشکر پر آپڑے
پس پشت انکے افغان تھا ان پانچون شیرون نے جو جم کر قلب لشکر پر حملے کیے
تمام صفون کو درہم و برہم کردیا مضراب نے لشکر کے پرے توڑ دیے نشان سیاہ
کو قلم کیا علمدار کو مار دیوانے نے نقارہ نواز کو قتل کرکے نقارے کے پرزے
پرزے کردیئے علم شاہ و جہانگیر نے جسقدر صفین تھین سبکو مسمار کرکے سامنے
عنطاق کے جاکر نعرہ کیا نعرے کا کرنا تھا کہ آرام کج کلاہ نے بڑھکر تلوار کا وار
علم شاہ پر کیا اور یاقوت کجکلاہ نے جہانگیر پر ان دونون شیرون نے وار
خالی دیکر تلوار دن پر ہاتھ ڈالدیے کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھا لیا زمین پر دے مارا اسمک
و خواجہ اُسی مقام پر لڑ رہے تھے یہ واقعہ دیکھکر قریب آگئے ان دونون کی مشکین
باندھ لین جسقدر سردار نامی و گرامی تھے سب اسی مقام پر تھے اب بڑھ بڑھکر مقابلہ
کرنے لگے جہانگیر و علم شاہ نے ان سبکو اسیر کرلیا اب اُن بادشاہون کی نوبت آئی
جو کہ کمک کو آئے تھے جسنے اگر و راکیا خالی دیکر کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھایا خلاصہ یہ کہ سب بادشاہ مثل
منصور کجکلاہ وغیرہ کے اسیر ہوگئے اب سوائے عنطاق کے کوئی باقی نرہا کہ علم شاہ
نے بڑھکر نعرہ کیا کہ او عنطاق نامرد کیا تخت پر بیٹھا ہوا تماشہ دیکھ رہا ہی اور دن کو اپنے
اوپر سے تیل مالش کررہا ہی اگر مرد مردانہ ہی تو مقابلہ کر اور اگر فوج کے بھروسہ پر حکومت

کرتا ہی تو بڑا نامرد ہی یہ کلام طعن آمیز سنکے عنطاق کو بھی جوش آگیا کہا کہ او پسر حمزہ تو رہا
ہوگیا میری غفلت سے تو نکے رہا ہو کر آفت برپا کر دی ہی اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی
مین کب چھوڑتا ہون یہ کہکر تلوار کا وار کیا شاہزادہ نے تلوار کو خیال مین رکھکر اب جو اوچھی
سپر کی لگائی تلوار پٹ پڑی پنجہ بھی دراز کر کے قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا پنجہ مروڑ کر تلوار چھین لی
اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر تخت پر سے اُٹھا لیا بائین ہاتھ پر اسکو بلند کر کے داہنے ہاتھ سے
جو تخت پر وار کیا تلوار تخت کو کاٹ کر زمین پر آئی تلوار نے زمین کو بوسہ دیا شاہزادہ نے
جھوم کر نعرہ تکبیر بلند کیا اور عنطاق کو گرد سر مثل طاؤس آتشبازی کے چرخ دینا شروع
کیا اس مقام پر بڑے غضب کی تلوار چلی جس جا وار کیا شاہزادہ پر شاہزادہ نے
عنطاق کو سپر کر دیا ہزارون کا کھیت ہوا لاکھون مارے گئے مگر عنطاق پنجہ شیر سے
نہ چھوٹا سب پریشان ہوگئے ادھر ساحرون نے لشکر اسلام کے تمام ساحران کفار
کو قتل کر ڈالا چونکہ اُنکا سردار قبل ہی قتل ہو چکا تھا وہ بھاگ کھڑے ہوئے سب
مارے گئے جو باقی رہے وہ بھاگ گئے اب سوائے ساحران اسلام کے اُس مقام پر
کفار سے کوئی ساحر نہ تھا ساحران اسلام جب ساحرون کو قتل کر کے بھگا چکے تو ایک
طرف صف باندھکر کھڑے ہوئے تماشہ جنگ وپیکار کا دیکھ رہے ہین کیونکہ انکو یہ بخوبی
معلوم ہی کہ یہ لوگ ساحرون کی کمک سے ناراض ہوتے ہین جبکہ ساحر نہ ہون ہان اگر ساحر
ہون تو ساحر مقابلہ کرین ساحرون سے غیر ساحرون سے نہ مقابلہ کرین
پس اس خیال سے الگ کھڑے ہوئے ہین کہ اگر ہم لڑینگے تو شاہزادہ سے ہم ناراض ہوگا
سب خاموش کھڑے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہین اور شاہزادہ و دیگر سردار لڑ رہے
ہین جب علم شاہ نے عنطاق کو ہاتھ پر بلند کر لیا سب اہل لشکر نے دیکھا بادشاہ
کو پکڑ لیا اب سپاہ مین ہل چل پڑ گئی ادھر ان بہادرون نے ایسی شمشیر زنی کی کہ تمام
سپاہ کے پاؤن اُٹھ گئے فوج نے جو ہمت کیا یا تو جمے ہوئے لڑ رہے تھے یا فرار
کی تدبیر کرنے لگے کیونکہ مشہور ہی کہ سپاہ بی سر تکیہ بی فقیر ترکش بی تیر بیکار ہی جسقدر
سرداران نامی و گرامی تھے اور فوج کو لڑوا رہے تھے سب اسیر ہوگئے جو باقی رہے وہ

وہ قتل ہو گئے اب کون فوج کی خبر لے اور کون مقابلہ کی ترغیب دلائے تاب مقابلہ
نہ لاکر نو لاکھ سپاہ نے شکست کھائی ایک بار سب بھاگ کھڑے ہوئے اب لاکھو لاکھ
تدبیر کرتے ہین پاؤن نہین تھمتے ہین نہ پڑاؤ ہو کہ اسپر جاکر قیام کرین نہ خیمہ و خرگاہ ہی جو
وہان ٹھہرین تمام سپاہ و لشکر کوہ و صحرا مین منتشر ہو گیا دیوا نے سنے بڑی دور تک
اُنکا تعاقب کیا ہزارون کو قتل کیا جب سب بھاگ گئے اُدھر شاہزادہ نے قصد کیا
کہ عنطاق کو زمین پر مار دے عنطاق نے کہا کہ امان شاہزادہ نے فرمایا کہ بشرط ایمان
اُسنے جواب دیا کہ آپ مجبور ہا کر دین مین نے آپکی بزرگی اور آپ کے دین کی برکت دیکھ
لی مین نے لعنت کی دیان باطلہ پر اور آپکا دین قبول کیا یہ جو عنطاق نے کہا شاہزادہ
نے اُسکو آہستہ سے زمین پر رکھدیا وہ دوڑکر شاہزادہ کے قدمون پر گرا شاہزادہ نے
اسکو گلے سے لگایا کلمہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا عنطاق نے
مسلمان ہوکر پکارکر کہا کہ ایہا الناس اب جنگ و پیکار نہ کرو اور نہ لڑو اور نہ فرار کرو مین نے
اس شہریار کا دین قبول کیا اسکی برکت میرے اوپر ظاہر ہو گئی وہی برحق ہے اور سچا دین
ہے اور سب دین باطل ہین اور سب جھوٹے خدا ہین اور عجائب لگاری بھی جھوٹا خدا ہے
مین نے اسوقت بہت بہت اسکو پکارا اور مدد کا خواستگار ہوا اُسنے آکر ایک موے
جسم ان لوگون کا نہ کم کیا انجام یہ ہوا کہ سب سردار میرے اسیر ہو گئے مین بھی اسیر
ہوا لشکر نے شکست کھائی خیال تو کرو کہ کہان تم نو لاکھ اور کہان یہ ہزار بارہ سو دو سو
یہ بھی مقام غور ہو کہ یہ قید تھے اور زیر تیغ بیٹھے ہوئے تھے کوئی بھی صورت نجات کی تھی
پھر کیونکر غیب سے مدد ہوئی بس ضرور انکا دین برحق اور صادق ہے اور جسکو آپکی اطاعت
اور دین اسلام کے قبول کرنے سے انکار ہو وہ میرے لشکر سے وہ دیگر بادشاہون کے
لشکر سے نکل جائے ورنہ مین خود اُسکو قتل کردونگا نہ میرے لشکر مین نہ میرے شہر
مین کافر کا کام ہے یہ جو پکار کر کہا جسقدر لشکر بھاگنے سے بچا تھا وہ سب ہاتھ باندھکر
حاضر ہوئے عرض کیا کہ الناس علے دین ملوکہم پس اسوقت کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے
وہ جو لشکر بھاگا تھا یہ خبر سنکے کہ ہمارے بادشاہ نے پسر حمزہ کی اطاعت کرلی

سب واپس آیا ادھر اہل اسلام نے یہ سن کے کفار کشتی سے ہاتھ روک لیا ہر طرف
امن وامان ہو گئی علم شاہ نے عنطاق کو تخت پر سوار کیا اور خود مرکب پر سوار تھے
عنطاق علم شاہ و مضراب و جہانگیر و دیوانے و دیگر سرداروں و ساحروں کو
لیکر اُس بارگاہ میں آیا علمشاہ نے عنطاق کو تخت پر بٹھایا اور سب گرد و پیش آگے زنگلون
پر و کرسیوں پر بیٹھے اب اُن سب سرداروں و بادشاہوں کو طلب کیا جنکو اسیر کیا تھا
اُنکا دربار سجھا خلاصہ یہ کہ وہ سب سلمان ہو گئے اور ان سبکے اہل لشکر بھی اب کوئی ایسا
نہ تھا کہ جو کافر ہو سب نے دین اسلام از سر صدق قبول کیا سب مسلمان ہو گئے جب
ان کاموں سے فرصت پائی وہ سب بھی مسلمان ہو کر اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے اُسوقت
علم شاہ نے حکم دیا کہ شمار کرو کسقدر لوگ ساحر اس معرکہ میں کام آئے اور کسقدر ہمارے
ہمراہی جو ہمارے ہمراہی ہوں اُنکو دفن کرواور جو کافر ہوں اُنکو ایک غار میں ڈالدو اور جو مجروح
ہوں اُنکو شفا خانہ کو روانہ کرو تاکہ اُنکا علاج کیا جائے جب یہ حکم فرما چکے اُسوقت عنطاق
نے عرض کیا کہ اب حضور میرے ہمراہ کل اپنے ہمراہیوں کے شہر میں تشریف لے چلیں
تاکہ میں آپکی دعوت کروں اور اُنکے سامنے سب اہل شہر کو جمع کر کے دین اسلام کے
قبول کرنے کی ہدایت کروں قواعد اسلام شہر میں جاری کروں پھر آپکو اختیار
ہے اُسوقت تک میں آپکو جانے نہ دونگا جب تک ان کاموں سے فراغت نہ کرونگا
بلکہ میں خود قدوم میمنت لزوم سے کسی وقت جدا نہ ہونگا رکاب سعادت انتساب
سے ایک پل جدائی گوارا نہ کرونگا علم شاہ نے فرمایا کہ خیر دیکھا جائیگا ابھی تو میں نہیں
چل سکتا ہوں جب تک کہ مجکو ان لوگوں سے مہلت نہیں ہوئی ہے کیونکہ بعد مدت کے
یہ لوگ آئے ہیں میرے اسیری کی خبر سن کے عنطاق نے کہا کہ میں نے تو قبل ہی عرض
کیا کہ یہ سب صاحب آپکے ہمراہ چلیں علمشاہ نے فرمایا کہ اچھا اُسکے بعد سمک کی طرف
دیکھکر فرمایا کہ اے سمک یہ بتاؤ عم نامدار خواجہ سلامت کے نعرہ کی کئی مرتبہ میں نے
آواز سُنی نہ وقت مقابلہ میں نے اُنکو دیکھا صرف ایک مرتبہ جبکہ میں نے قریب عنطاق
آکر ایک پہلوان کو مرکب پر سے اُٹھا کر زمین پر مارا اُنھوں نے اُسکی مشکیں باندھ لیں

پھر مین نے انکو نہین دیکھا سمک نے عرض کیا کہ میدان جنگ مین ہونگے لاشون کی تلاش لڑ رہے ہونگے علم شاہ نے فرمایا کہ وہ یہان بھی نہ تشریف لائے جاکر انکو لے آؤ عرض کرنا کہ آپکو علم شاہ نے بلایا ہے کہ تشریف لائیے مین آپکا بہت مشتاق ہون سمک نے کہا کہ مین جاتا ہون یہ کہکر سمک چلا تھا کہ دیکھا سامنے سے خواجہ سنہ بنائے ہوئے چلے آتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ جب وہ جنگ و پیکار موقوف ہوگئی اور سب دائرہ اسلام مین آئے علم شاہ آکر بارگاہ مین بیٹھے سب نے دین اسلام قبول کیا خواجہ میدان جنگ مین پہونچے سب مردون کے کپڑے اتارے جو جسکی کمر مین سے نکلا اسپر قبضہ کیا سبکو لوٹ مار کر تلوارین سپرین نیزے سب اٹھا کر نذر زنبیل کر لیے اس خیال سے کہ فروخت کرون گا یہ سب بندوبست کرکے آپ وہان سے بارگاہ کی طرف چلے قریب پہونچے تھے کہ سمک نے بڑھ کر عرض کیا کہ استاد چلیے آپکو شاہزادہ علمشاہ و جہانگیر یاد کر رہے ہین خواجہ ہمراہ سمک کے بارگاہ مین آئے علم شاہ نے و جہانگیر نے سلام کیا اور سب سردارون و ساحرون نے خواجہ جواب سلام دیکر سامنے آکر بیٹھے سب نے خواجہ کی مزاج پرسی کی خواجہ نے جواب دیا کہ اچھا ہون آپ لوگون کی دعا سے علمشاہ و جہانگیر نے خواجہ سے دریافت کیا کہ صاحبقران کا مزاج مبارک کیسا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ جب مین ان سے رخصت ہوا تھا تو انکا مزاج اچھا تھا وہ حکیم اقلیموس کے یہان مہمان ہین میرا انتظار کر رہے ہونگے مجکو ایک ضرورت سے بھیجا تھا مین یہان ان آفتون مین مبتلا ہوا یہ کہکر خواجہ نے تمام قصہ ابتدا سے بیان کیا اپنا کوہ پر جاکر رستم پر عیاری کرکے نذر زنبیل کرنا وہان سے برائے رہائی جہانگیر و سیمائے مہر جمال طرف طلسم کے جانا ملک الموت کی عیاری کرکے ان دونون کو رہا کرنا کوہ پر مع افغانہ کے ان ساحرون کو قتل کرنا جو کہ طلسم سے ہمراہ آئے تھے عنطاقیہ مین حریص کی شکل بنکر آنا رموزہ کا حال سے آگاہ ہوکر اسیر کرنا برائے قتل خسیس کے ہاتھ روانہ کرنا اپنا اسکو فقرہ دیکر اپنے اوپر سے سحر دفع کرنا اسکو عیاری کرکے اسیر کر لینا یہان آکر رموز کو باتون مین لگانا اسکو قتل کرنا اور جنگ و پیکار کا ہونا سب حال بیان کیا اور خسیس کے قتل کا حال

بھی کہا سب واقعہ سن کے کل دجرۂ علم شاہ وکل سرداروں و حاضرین بارگاہ نے بہت تعریف کی بلکہ بہت کچھ روپیہ خواجہ کو اُسوقت ملا خواجہ بہت خوش ہوگئے اب شاہزادہ نے غزالہ و گوہر آرا و دیگر ساحرون سے دریافت کیا کہ آپ لوگون کو میرے حال سے کیونکر خبر ہوئی جو آپ تشریف لائے خوب وقت پر پہونچے تب غزالہ نے اپنا سارا حال بیان کیا اور کہا کہ مجکو آپکا حال سحر سے معلوم ہوا ہی مین نے جو آپکا خیال کیا تو سب حال معلوم ہوا پس مین وہان سے روانہ ہوئی یہ لوگ بھی میرے ہمراہ آئے خداوند کریم نے عین وقت پر پہونچا دیا سبکی آبرو رکھ لی شاہزادہ نے فرمایا کہ لشکر مین تو سب طرح سے خیریت ہی غزالہ نے کہا کہ جب مین وہان سے چلی تھی اُسوقت تک سب طرح سے خیریت تھی ہر دنا وا علے صحت سے تھا کوئی کسل مند تک نہ تھا لشکر اخلاق مقابلہ مین فروکش تھا اخلاق کا زخم اچھا نہوا تھا کہ جو مقابلہ کا سامان ہوتا سب خیریت سے تھے اُسکے بعد کا حال ہمکو نہین معلوم کہ پھر کیا ہوا اب ہمکو اجازت ملی تو ہم لشکر کو جائین شاہزادہ نے فرمایا کہ اچھا مگر ایک امر ہی کہ آپ اپنے ہمراہ ملکہ آہو چشم کو لیتے جایئے گا غزالہ نے عرض کیا کہ کیا آپ تشریف نہ لیچلیے گا جواب دیا کہ ہن تو نہ چلون گا مین جس قصد سے لشکر سے نکلا ہون جب تک اُسکو پورا نہ کرلون گا اُسوقت تک نہ چلون گا غزالہ نے عرض کیا کہ آپ کس قصد سے نکلے ہین جواب دیا کہ بخیال فتح طلسم غزالہ نے عرض کیا کہ آپ سا عقل مند یہ فرمائے کہ مین براے فتح طلسم جاؤن گا جبکہ یہ امر آپ کو بخوبی ثابت ہو گیا ہو کہ آپ فاتح طلسم نہین مین تو پھر براے فتح طلسم آپکا جانا بیکار ہی چونکہ یہ تو شعلہ مزاج ہین اور جو کہتے ہین منہ سے وہی کرتے ہین جواب دیا جو کچھ ہو اب تو مین اپنے اس قصد سے باز نہ آؤنگا ضرور جاؤنگا اس امر سے یہ بھی ہوگا کہ ملک گیری ہو جائے گی یہ جو شاہزادہ نے فرمایا سب خاموش ہو رہے عنطاوق نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ حضور آپ شہر مین تشریف لے چلین تاکہ مین دعوت کرون علم شاہ نے فرمایا کہ اچھا چلو تمھاری بھی خوشی ہو جائے ورنہ میرا تو قصد تھا کہ مین جدھر کا ارادہ کرکے نکلا ہون اُس سمت کو روانہ ہون

غرض یہان اسقدر تاخیر ہوئی کہ دو ایک روز اور سہی یہ کہکر قصد اُٹھنے کا کیا کہ سامنے
سے وہ لوگ ظاہر ہوئے جوکہ براے شمار لاشہاے کفار گئے تھے آکر عرض کیا کہ ہم نے
بہت تلاش کیا حضور کے ہمراہیون مین سے کسی کی لاش نملی ہان کفار اس معرکہ
مین قریب اسی ہزار کے کفار کام آئے انیس ہزار مجروح ہوئے اُن سب لاشون کو ہمنے
ایک غار مین ڈالدیا اور زخمیون کو شفاخانہ کو روانہ کردیا راوی بیان کرتا ہے کہ جوکہ مجروح
تھے اُن سبکو شفاخانہ روانہ کیا تھا وہان اُنکا علاج شروع ہو گیا تھا جب یہ
شاہزادہ نے سُنا اب جو اُن لوگون کو خیال کیا جوکہ اسیر ہوئے تھے سبکو اپنے
گرد جمع پایا ہان اُن لوگون کے جسمون پر زخم تو تھے شاہزادہ بہت خوش ہوا اب
سبکو ہمراہ لیکر ہمراہ عنطاق کجکلاہ و دیگر بادشاہون کے داخل شہر ہوا خواجہ بھی
ہمراہ ہین اُن بلوشاہون کا لشکر بیرون شہر فروکش ہوگا سابق یہ سب لوگ مسلمان ہو چکے
ہین مع اپنے اپنے لشکر کے شہر مین تھی یہ خبر ہوگئی اُن خداپرستون نے لڑائی فتح
کی بادشاہ کو اسیر کرلیا تھا بادشاہ نے دین اسلام قبول کیا اُسنے چھوڑ دیا سب
مسلمان ہوگئے اب بادشاہ اُن سبکو اپنے ہمراہ لیکر شہر مین آتے ہین عنطاق نے
بھائی کا غم نہ کیا جو اہل شہر بھاگنے والے تھے اس خیال سے کہ یہان عذر ہوگا یہ
خبر سُنکے مطمئن ہوئے یہان تک کہ عنطاق داخل شہر ہوا لشکر اپنے مقام پر آیا
سب بادشاہونکو لیکر در دولت پر پہونچا علم شاہ و جہانگیر وغیرہ کے لیے مکانات
عمدہ خالی کرائے سب آمین اُترے کل سامان راحت و آرام مہیا کردیا حکم سامان
دعوت و دیگر داخل محل ہوا سب بادشاہ اپنے اپنے مقام پر آئے جو مقام اُنکے
اُترنے کا تھا جہان وہ لوگ اُترے ہوئے تھے ہر ایک کی زبان پر بزرگی دین اسلام
و جرأت علم شاہ و جہانگیر کا چرچا تھا ہر ایک تعریف کررہا تھا یہان خواجہ نے
بیٹھکر سب احوال اب مفصل طور سے بیان کیا علم شاہ نے اپنا قصہ بیان کیا اور
غزالہ کو اسی امر پر آمادہ کیا کہ وہ آہو چشم کو ہمراہ لیجائے آہو چشم نے انکار کیا
شاہزادہ نے فرمایا کہ میرے آبرو و مرتبہ کے خلاف ہو کہ میرے ہمراہ عورت ہو ہر ایک

یہی کہے گا کہ علمشاہ کیسا مرد عزت دار ہی کہ عورت کو ہمراہ رکھتا ہو معلوم ہوا
کہ اسی کے بھروسہ پہ جنگ و پیکار کرتا ہی یہ امر میرے بزرگون نے آجتک نہین
کیا کہ کسی عورت ساحریا غیر ساحرہ کو ہمراہ رکھا ہو ہم لوگون مین نہایت عار ہی ناموس
کا ہمراہ رکھنا پس مین اپنے ہم چشمون و عزیزون مین ذلیل ہونگا اور ہر مقام پہ
تمھارے سبب سے بیکار کا فساد ہوگا اگر تم ہمراہ نہ ہوتین گو بصورت قمری نہین تو یہ
فساد نہ ہوتا سب پر یہ ظاہر ہوا کہ عورت کے سبب سے فساد ہوا ان ملکون مین فتح تو
ضرور کرتا مگر اور طریقہ سے پس میری بدنامی ہی مین ہرگز ہرگز ہمراہ نہ رکھون گا تمکو ان لوگون
کے ہمراہ جانا ہوگا آہو چشم نے لاکھ لاکھ انکار کیا شاہزادہ نے ایک نہ سنی آخر
کو وہ بھی ناچار ہو گئی اور سب نے سمجھایا تب وہ بھی راضی ہوئی یہ امر قرار
پا گیا کہ آہو چشم ہمراہ ان سب کے طرف لشکر اسلام کے جاوے اور شاہزادہ کا
جدھر کو جی چاہے تشریف لیجاوے شام ہوئی دعوت کا سامان آیا سب کھانا وغیرہ
کھا کر سو رہے صبح کو عنطاق نے دربار آراستہ کیا دربار کا ڈنکا ہوا سب لوگ
آکر حاضر دربار ہوئے علمشاہ و جہانگیر مع خواجہ سمک اور سب سردارون کے تشریف
لائے عنطاق نے قصد کیا کہ علمشاہ کو تخت پر بٹھاؤن آپنے قبول نہ کیا فرمایا کہ
ہم تاج بخش ہین تاج و تخت گیر نہین ہین تمھاری سلطنت تمکو مبارک رہے اور ہاتھ
پکڑ کر تخت پر بٹھا دیا گر و سکہ بنام بادشاہ اسلام جاری کیا عنطاق نے سب
اہل شہر کو طلب کر کے دین اسلام قبول کرنے کی ہدایت کی سب اہل شہر نے اسیوقت
دین اسلام قبول کیا بتکدہ منہدم کیئے گئے مساجد کی بنا ڈالی گئی اسی دن
آرام کجکلاہ و شیام کجکلاہ و اسام کجکلاہ و یعقوب کجکلاہ و یاقوت کجکلاہ
و مضراب کجکلاہ نے اپنے اپنے بھائیو کو نامے روانہ کیئے کہ ہم نے دین اسلام
قبول کیا مع اپنے اپنے لشکر کے لہذا تم بھی دین اسلام قبول کرو اور گر و سکہ بنام بادشاہ
اسلام سندین وفیاد کے جاری کیا جاوے بتکدہ منہدم کرا کے مساجد کی بنا ڈالو نامہ بر
نامے لیکر ہر ایک کے ملک کی طرف روانہ ہوئے اور جا کر ان سب کے نائبون کو دیئے

انھون نے بموجب اپنے اپنے بادشاہون کی تحریر کیے سب اہل شہر کو
جمع کرکے حکم بادشاہ سے آگاہ کیا ہر ایک نے بخوشی دل دین اسلام قبول کیا اُن ملکون
ملکون مین بھی دین اسلام جاری ہوا اور سکہ بنام بادشاہ اسلام جاری کیا گیا اب
جسقدر ملک اس شہر عنطاقیہ کے قرب و جوار مین تھے اور جسقدر بادشاہ برائے
کمک عنطاق کجکلاہ آئے تھے سب مسلمان ہوگئے اور سب ملک اسلام آباد ہوئے
دین اسلام کا ڈنکا بجنے لگا یہان عنطاق نے بڑی دھوم سے شاہزادون کی مع اُنکے
ہمراہیون کے دعوت کی اور اپنی دختر ماہ عنطاقی کے شادی تیجیر دیوانہ اپنے بھانجے
کے ساتھ بڑی دھوم سے کی بہت کچھ جہیز مین دیا کئی ملک دیئے دیوانہ اپنی معشوقہ
کے وصل سے شاد ہوا جب ان سب کامون سے فرصت ملی اور فراغت ہوئی اُن
سب نے جو کہ ساحر لشکر اسلام سے آئے تھے اور جہانگیر و خواجہ نے علم شاہ
سے کہا کہ اب ہم لشکر کو جاتے ہین علم شاہ نے جواب دیا کہ پرسون آپ لوگ ادھر
تشریف لیجائین اور مین اپنی منزل مقصد کو جاؤنگا خواجہ نے کہا کہ مین ان لوگونکو
لشکر مین پہونچا کر اور لشکر کی خبر دریافت کرکے خدمت صاحبقران مین جاؤنگا
کیونکہ وہ میرے منتظر ہونگے علم شاہ نے کہا کہ آپ کو اختیار ہے راوی بیان کرتا ہے
کہ اُسدن جو علم شاہ سب سردارون کے دربار مین گئے دربار آراستہ ہوا علم شاہ
نے عنطاق کجکلاہ سے کہا کہ اب ہم پرسون تم سے رخصت ہونگے تم نے ہماری
دعوت بھی کی ہمارے کہنے کے بموجب اپنی دختر کی شادی بھی کردی ہم تم سے بہت
خوش ہوئے لہذا ہمکو رخصت کرو ابھی ہمکو ہمراہ دیوانے کے اسکے قلعہ پر جانا ہے
اور وہان جاکر اُن سب لوگون کی خبر لینا ہے جو کہ ہم سے وابستہ ہین نہ معلوم اُنکا کیا
حال ہوا۔ تنے زمانے مین ادہر اسی مقام پر لشکر مضراب کجکلاہ بھی فروکش ہے یہ
اپنے اہل لشکر سے بھی ملین گے اُنکو بھی مسلمان کرینگے پس مین بعد ان سب کا ہونے
کے دیوانہ کو قلعہ مین چھوڑ کر مضراب کو مع اُسکے کل لشکر کے طرف اُسکے ملک
کے روانہ کرکے برائے فتح طلسم روانہ ہونگا اگر زندہ وہان سے واپس پھرا تو پھر

تم سب سے ملونگا اور یہ سب لوگ جو لشکر اسلام سے میری خبر پاکر آئے ہین اور میرے برادر بجان
برابر شاہزادہ جہانگیر مع خواجہ کے اسی مقام سے طرف لشکر کے تشریف لیجائینگے یہ جو
شاہزادہ نے فرمایا دیوانے اور مضراب نے قبل اسکے کہ عنطاق کچھ جواب
دے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ یہ امر غیر ممکن ہی کہ ہم آپکی رکاب سعادت انتساب کو چھوڑین
یہ تو ہم سے ہرگز ہرگز نہ ہوگا چاہے آپ خوش ہون چاہے ناراض علمشاہ نے جواب
مین فرمایا کہ خیر وہ وقت تو آنے دو دیکھا جائیگا یہ سب لوگ خاموش ہو رہے اودھر
یہ تقریر عنطاق نے سنکے شاہزادہ سے عرض کیا کہ مین یہ تو نہین عرض کرسکتا ہون کہ آپ
تشریف لیجائین کیونکہ مین تو آپکا ادنی غلام ہون یہ سب مال و ملک آپکا عطا فرمایا
ہوا ہو میرا کیا ہی مگر یہ ضرور عرض کرونگا کہ اب خدمت حضور سے ایک پل کو جدا نہ ہونگا یہ
ملک و مال اور کسی کو مرحمت فرمایئے باز آیا مین آپکی غلامی کو اپنا باعث افتخار خیال
کرتا ہون اور اپنے نجات کا سبب تصور کرتا ہون یہ عرض میری قبول فرمایئے دوسرا
امر یہ ہی کہ جو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مین برائے فتح طلسم روانہ ہونگا اور طلسم کو فتح کرونگا
اسکے جواب مین ہماری ملکہ غزالہ نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپکو معلوم ہی کہ آپ
فاتح اس طلسم کے نہین ہین بلکہ صاحبقران ہین لہذا آپ برای فتح طلسم تشریف لیجائیے
استغفون نہ فرمائے خیر میرے ذہن مین ایک بات آئی ہی وہ یہ ہی کہ ایک ملک ہی
کہ اسکا بادشاہ میرا باجگذار تھا وہ ملک سرحد کوہ البرز مین ہی وہان کا بادشاہ
البرز کجکلاہ ہی وہ ہمیشہ مجکو باج دیتا تھا اسکے ملک کے قریب ایک صحرا ہی اسمین
ایک درویش حقیقت کیش شریعت رکھتے ہین وہ مرشد کامل ہین جو بات گذرنے
والی ہوتی ہی وہ اس سے خبر کردیتے ہین گذشتہ کا بیان تو کرنا کوئی بات نہین ہی
میرے نزدیک مناسب ہی کہ آپ پہلے ان شاہ صاحب کے پاس تشریف لیچلین
اگر آپ فاتح طلسم ہونگے وہ ضرور کہدینگے نہ ہونگے تو کوئی تدبیر بیان کرینگے ایسے
کامون مین فقیر کی کمک ضرور درکار ہوتی ہی مگر ایک امر کی دقت ہی کہ وہ صحرا البرز کجکلاہ
کی عملداری مین ہی اسکے ملک سے راستہ ہی گو وہ میرا باجگذار تھا مگر اب مدت سے

بہکانے سے اپنے وزیر و سپہ سالار کے منحرف ہوگیا باج دینا موقوف کردیا سپاہ و لشکر جمع کیا برسر
فساد ہوا مین نے جو نامہ طلب خراج مین بھیجا نامہ بر کے ساتھ بدسلوکی کی نامہ چاک کر ڈالا جواب
سخت تحریر کیا اُسکا سپہ سالار جو ہے وہ بہت زبردست ہے حقیقت مین نہایت ہی قوی و
بہادر ہے کہ اس اقلیم مین اُسکا کوئی ہم پلہ نہین ہے رہنے والا وہ زابلستان کا ہے سنا جاتا ہے کہ وہ کہتا ہے
کہ مین نسل سام و رستم سے ہون اُسکا نام ابرام گرگدن سوار ہے گیارہ سو من کا گرز باندھتا ہے
پانچ سو من کی تلوار اُسکی بہت شہرت ہے البرز کجکلاہ اُسکو بہت دوست رکھتا ہے برابر
اپنی اولاد کے جانتا ہے سبب یہ ہے کہ البرز کے کوئی اولاد بھی نہین ہے اسی سپہ سالار کے
بہکانے سے اُسنے خراج دینا موقوف کردیا اور سپاہ کی داشت شروع کردی البرز
سے سپہ سالار نے سنا ہے کہ البرز سے کہا کہ اب آپ کسی کو نہ خراج دیجیئے نہ باج بلکہ سپاہ
جمع فرمائیے مین لشکرکشی کرکے ملک گیری کرونگا اور جن لوگون کو آپ خراج دیتے ہین اُنکو
شکست دیکر اُنکے ملک پر قبضہ کرونگا اور وہ آپکو خراج دینگے چنانچہ ارقم کوہ کے بادشاہ
کو بھی البرز خراج دیتا تھا جب اُسکا خراج نہ پہونچا اُسنے پہلے طلب کیا جب اسنے
اُسکو جواب سخت دیا وہ لشکرکشی کرکے آیا مقابلہ ہوا ارقم شاہ نے شکست کھائی
ملک ہاتھ سے نکل گیا بہت بڑی حکومت تھی لشکر کثیر رکھتا تھا مگر کچھ نہ ہوسکا آخر کو
خود خراج دینا گوارا کیا یا ایک زمانہ وہ تھا کہ البرز کجکلاہ ہر ایک سے صلح کرلیتا تھا اور
باج دینا قبول کرتا تھا کبھی اُسنے بھولے سے بھی کسی ملک پر لشکرکشی نہ کی تھی اگر کوئی
اُسکے ملک پر چڑھ گیا اُسنے خرچ جنگ دیکر اُس سے صلح کرلی اسی طور سے بہت سے
ملک اُسکے آبائی جو کہ اُسکے باپ و دادا نے ہزارون کو قتل کرکے اپنے قبضہ مین کرلیئے تھے
لوگون نے دبا لیئے اور اُسکے قبضہ سے نکل گئے چنانچہ ایک ملک مین نے بھی لیلیا ہے اب وہی
البرز کجکلاہ ہے کہ کسی سے نہین خوف کرتا ہے ہر ایک سے جنگ و پیکار پر آمادہ ہے اُسنے مصمم قصد
کرلیا ہے جس جس نے میرے ملک لیلیئے ہین مین اُن سے لیلون اور اپنے قبضہ مین لاؤن یہ سب
زور اُسکو اپنے سپہ سالار پر ہے مجھ سے بھی بر سر پرخاش ہے چنانچہ دو یا تین ماہ کا زمانہ
منقضی ہوا ہوگا کہ ایک نامہ اُسکا میرے نام آیا تھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ یا تو باج دینا قبول کر

اور جو ملک میرے تم نے بجبر لے لیئے ہین میرے حوالے کرو ورنہ آمادہ جنگ و پیکار ہو مین لشکرکشی
کر کے آتا ہون مین نے جواب صاف تحریر کر دیا تھا کہ نہ ہم خراج دینگے نہ ملک واپس کرینگے بلکہ
تم سے مثل سابق کے خراج لین گے ہمارا چڑھا ہوا خراج روانہ کرو اگر ایسا نہ کروگے تو ہم خود تم پر
لشکرکشی کر کے آئینگے البرز نے کوئی جواب اُسکا نہین تحریر کیا خاموش ہو رہا مین اس
جھگڑے مین پھنس گیا اس سبب سے اُسپر لشکرکشی کر کے نہین گیا میرے گھ سکے بگڑ گئی ہی اب
اُس صحرا تک جانا محال ہی جب تک اُس سے صلح نہ ہو لہذا یہ مشکل میرے ادبہ ہی مین نے اُسوقت
نہین پیش کی جبکہ آپ نے مجھ سے دین اسلام قبول کرنے کو فرمایا تھا ازراہ مہربانی یہ مشکل
میری حل فرمایئے میرا خراج البرز کجکلاہ سے دلوا دیجیئے اُسکو گوشمال کر کے اُن درویش کی خدمت
مین تشریف لیجایئے شاہزادہ نے جواب دیا کہ اب مجھ پہ فرض ہوا کہ مین تمھارے ہمراہ چلون اور
البرز کو گوشمال دیکر تمھارا خراج دلا دون درویش سے ملاقات کرون دیکھون وہ کیا فرماتے ہین تم سامان
سفر درست کرنے کا حکم دو عنطاق نے عرض کیا کہ بہت خوب علمشاہ نے فرمایا کہ اس
امر کا خیال رہے کہ مین قلعہ تسخیریہ کی طرف سے چلونگا اپنے لشکر کو بھی ہمراہ لونگا عنطاق نے
عرض کیا کہ مین آپکا خادم ہون جو ارشاد فرمایئے گا وہ بجا لاؤنگا پس علمشاہ نے فرمایا کہ تم
حکم تو دو اُسیوقت عنطاق نے افسران فوج کو حکم دیا کہ سب لشکر کو حکم سنا دو کہ وہ سامان
سفر درست کرین ہم طرف کوہ البرز کے برائے تنبیہ البرز کجکلاہ کے کوچ کرینگے یہ حکم دیکر اور
کاغذات ملکی دیکھنے لگا راوی بیان کرتا ہی کہ وہ ہرکارے جو لشکر مضراب و لشکر دیوانہ
کے ادھر کو برائے خبر علمشاہ وغیرہ بحکم افسران سپاہ ہر دو لشکر روانہ ہوئے تھے وہ اُس
زمانہ مین شہر عنطاقیہ مین آکر پہونچے تھے کہ جس زمانہ مین یہان عنطاق نے شاہزادہ
کی دعوت کی اور اپنی دختر کی شادی ہرکارون نے یہان آکر سامان دعوت و شادی
جو دیکھا تو اہل شہر سے دریافت کیا اُنھون نے کل حال جنگ و پیکار و قیدیون کے
رہا ہونے کا اور لشکر کے شکست کھانے کا اور سب کے مسلمان ہونے کا اور بادشاہ کی
دعوت کرنا سب بیان کیا ہرکارے یہ خبر دریافت کر کے چلے گئے تھے ہرکارون نے
اپنے اپنے لشکر مین پہونچکر افسرونکو اس سب حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ عنطاق بغیرہ

سب مسلمان ہوگئے ہین وہان تو جرے سامان ہین اور خوشیان ہین شاہزادہ علمشاہ
و دیوانہ و مضراب کجکلاہ مع سب سردارون کے رہا ہوگئے ہین رموز جادو مارا گیا
اسی سبب سے ہم سب اُسکے سحر سے رہا ہوے یہ سنکے افسران سپاہ بہت خوش ہوئے
اور یہ باہم صلاح کی کہ ہم چلکر اسی مقام پہ شاہزادہ سے ملین اور قدمبوسی حاصل کرین
اور جو افسران لشکر مضراب نے جو یہ حال سُنا وہ لوگ بھی اپنے سردار و افسر کی خبر
خیریت رہائی کی سن کے خوش ہوئے اور لشکر دیوانہ کے افسرون کو پیغام بھیجا کہ اب ہم اور
تم ایک ہوگئے ہو لہٰذا اگر تمھارا قصد اپنے اپنے افسر کی خدمت مین جانے کا ہو تو ہم اور
آپ سب ملکر چلین اور قدمبوسی حاصل کرین انھون نے جواب مین کہلا بھیجا کہ بسم اللہ
شوق سے چلیے ہم موجود ہین یہ کہکر اُن سب نے سامان کیا اور ان لوگون نے دونون
لشکر ایک ہوکر طرف شہر عنطاقیہ کے روانہ ہوئے یہ لشکر قریب دو لاکھ پچاس ہزار کے
تھا تمام خیمہ و بارگاہ وغیرہ سب بار کرا کے لیکر چلا یہان تک کہ قریب عنطاقیہ
پہونچکر خیمے وغیرہ برپا کیے دیکھا کہ بیرون شہر لشکر اُترے ہوئے ہین ہرکارون کو
روانہ کر کے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ان بادشاہون کا لشکر ہے کہ جو کہ برائے کمک
آئے تھے عنطاق کے مسلمان ہونے سے وہ سب بھی مسلمان ہوئے ابھی اُنکو رخصت
نہین ملی تھی کہ وہ اپنے اپنے ملک کو جائین اس لشکر نے جو کہ بیرون شہر اُترے ہوئے
تھے انھون نے جو یہ لشکر آتے ہوئے دیکھا اور اُترتے ہوئے دریافت جو کیا تو معلوم
ہوا کہ یہ وہ لشکر ہے جو کہ مبتلائے سحر رموز جادو مضراب کجکلاہ و دیوانہ کا تھا اب
جو رموز قتل ہوا سحر سے نجات پائی اپنے اپنے آقا سے ملنے کو آئے ہین لشکر حریف
نہین ہے جب یہ معلوم ہوا تو یہ لوگ متعرض نہ ہوئے ورنہ پہلے قصد کیا تھا کہ روکین یہ
اُسی دن آکر بیرون شہر فروکش ہوا تھا کہ جس دن شاہزادہ سے اور عنطاق سے بابت
کوچ کے صلاح ہوئی تھی اور یہ قرار پایا تھا کہ البرز کوہ کی طرف روانہ ہون قلعہ تیغیریہ کی
طرف سے ہوتے ہوئے جیسا کہ مین تحریر کر چکا ہون جب یہ رائے قرار پا چکی تو عنطاق
اور کا غذات ملکی دیکھنے لگا تھا اور دربار آراستہ تھا کہ سب سردار و بادشاہ و شاہزادہ

علمشاہ و جہانگیر و مضراب کجکلاہ و تنجیر دیوانہ و افغان آدم خوار و دیگر سرداران
دونون کے اور وہ سردار ساحر جو کہ لشکر اسلام سے آئے تھے خواجہ و سمک سب موجود تھے
کہ جوبڑی ہرکارون کی حاضر دربار ہوئی مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لائے بعد دعا و ثنائے شاہی
کے یون عرض کرنے لگے ہم جو بیرون شہر گئے تو ہم نے ایک نئے لشکر کو فرو کش پایا دریافت
جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ دو دونون لشکر ہین جو کہ مبتلائے سحر تھے یعنے ایک لشکر شاہزادہ علمشاہ
و تنجیر دیوانہ کا ہی دوسرا لشکر مضراب کجکلاہ کا جب انھون نے سحر سے نجات پائی اور
انکو یہ معلوم ہوا کہ ہمارے سردار بھی رہا ہوئے اور شہر عنطاقیہ مین ہین پس اُن سے ملنے
کو آئے ہین شاہزادہ علمشاہ و مضراب نے کہا کہ کیا ہمارا لشکر آیا ہی عرض کیا کہ جی ہان راوی
کہتا ہی کہ اس لشکر کے افسر اپنے کل لشکر کو مقام مناسب پر فرو کش کر کے اور نذر لیکر اندرون
شہر آئے در دولت پر حاضر ہوئے درگہ سالار سے کہا کہ جا کر شاہزادہ علمشاہ و مضراب
کجکلاہ سے خبر کردو کہ اپکے لشکر کے افسر حاضر در دولت ہین آرزوے قدمبوسی رکھتے ہین
درگہ سالار دربار مین ابا لیان سرکاری عرض کر رہے ہین درگہ سپہ سالار نے اپنے مقام پر کھڑے
کھڑے ہو کر اُن افسرون کے آنے کی خبر کی حکم ملا کہ انکو آنے دو درگہ سالار نے اُنکو آکر حکم
سے آگاہ کیا وہ افسر داخل دربار ہوئے دربار کو خوب آراستہ پایا چنانچہ شاہزادہ علم شاہ
کو افسران سپاہ و سرداران مضراب کجکلاہ نے بہت ادب سے سلام کیا یہ تو معلوم ہو چکا
تھا کہ ہمارے افسر و آقا نے دین اسلام قبول کیا اور اطاعت کی سلام کر کے نذر دی اور عرض
کیا کہ ہمکو بھی کلمہ تعلیم ہو تا کہ ہم بھی دائرہ اسلام مین داخل ہون گرداب کفر سے لیکن شاہزادہ
نے کلمہ تعلیم کیا وہ سب کے سب کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئے نذر گذرانی اُسکے
بعد اپنے افسر و آقا سے ملے مقام مناسب بیٹھنے کو عنایت ہوا سب حال دریافت کیا
انھون نے کل حالت اپنی ادھر کو آنے کی بیان کی شاہزادہ کے ملازم و افسر سپاہ نے
قدمبوسی حاصل کی اُنکو بھی کرسی و دنگل مرحمت ہوا وہ سب بیٹھے تھے اب شاہزادہ نے
عنطاق سے فرمایا کہ اب کوئی ضرورت قلعہ کے طرف جانے کی نہیں ہی کیونکہ میرا لشکر اسی
مقام پر میری خبر پا کر آ گیا اور لشکر مضراب کجکلاہ اب اسی طرف سے طرف کوہ البرز کے

کوچ کرینگے اور اپنے لشکر کے افسرون کو مضراب کے لشکر کے افسرون سے کہا تم لوگ بھی سامان
سفر درست کر لینا ہم پرسون کوچ کرینگے ان سب نے عرض کیا بہت خوب بعد تھوڑی دیر کے
عنطاق نے دربار برخاست کیا سب اپنے مقام پر آئے شاہزادہ بھی اپنے مقام فرودگاہ پر تشریف
لایا اودھر افسران لشکر مضراب نے لشکر مین آکر سب اہل لشکر کو مسلمان کیا مضراب کجکلاہ
بھی آیا اپنے لشکر مین اپنے اہل لشکر سے ملا سب نے استقبال کیا اپنے آقا و افسر کو دیکھکر
سب خوش ہوئے دیوانہ اپنے لشکر مین اور افغان آدم خوار اپنے لشکر سے آکر ملا خلاصہ یہ کہ
لشکر عنطاق و لشکر آرام و لشکر آسام و لشکر سیام و لشکر یاقوت و لشکر یعقوب
وغیرہ مین سامان سفر درست ہونے لگا تین دن کے عرصہ مین سب سامان سفر درست ہو گیا
بالخیر بال کار جب وہ دن آیا پہلے علم شاہ نے جہانگیر و خواجہ و ملکہ آہو چشم و ملکہ
غزالہ و ملکہ گوہر آرا و آفت جادو و سیران جادو وغیرہ کو تو طرف لشکر کے رخصت کیا یہ
سب کے سب رخصت ہو کر طرف لشکر کے روانہ ہوئے خود علم شاہ مع سمک یلطاقی
و عنطاق کجکلاہ و مضراب کجکلاہ و یاقوت کجکلاہ و یعقوب کجکلاہ و آرام کجکلاہ
و آسام کجکلاہ و شیام کجکلاہ کے اور قریب نو لاکھ سپاہ کے ہمراہ لیکر طرف کوہ البرز کے
روانہ ہوئے کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی اب حال جہانگیر و خواجہ وغیرہ
کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو طرف لشکر اسلام کے چلے تھے ساحرون نے تخت سحر تیار کیے انپر
ان سبکو سوار کیا اور روانہ ہوئے منزل بہ منزل چلے جاتے ہین کہ ایک صحرا ملا وہ بہت پر بہار
تھا جہانگیر نے خواجہ سے کہا کہ اگر آپکی مرضی ہو تو دو ایک دن یہان قیام فرمائیے شکار
کرین لشکر کو تو چلنے مین طبیعت بہت گبھراتی ہی کچھ دنون تو راحت پائین نہ معلوم لشکر
مین جا کر راحت ملے یا نہ ملے خواجہ نے کہا کہ اچھا کیا نقصان ہی چنانچہ اُس صحرائے پر بہار
مین سب اُترے ساحرون نے سحر سے خیمے وغیرہ برپا کیے اور کل سامان راحت
مہیا کیا شاہزادہ شکار کو گیا ہرن شکار کیے اُنکے کباب لگائے گئے سب نے کھائے صحرا
کی سیر کرنے لگے سب خوش خوش وہان مقیم ہین رات ہوئی ہر ایک نے آرام کیا رات کو
خواجہ و جہانگیر نے خواب مین دیکھا کہ کل لشکر اسلام دریائے خون مین غوطہ زن ہے

اور عجب آفت و بلا مین مبتلا ہی یہ خواب جو دیکھا اور صبح کو جو بیدار ہوئے تو بہت پریشان
تھے خواجہ نے جہانگیر سے اپنا خواب بیان کیا جہانگیر نے خواجہ سے کہا اور کہا کہ کسیکو
روانہ کرکے لشکر کی خبر منگائیے خواجہ نے کہا کہ بہت اچھا اور اُسوقت سیران جادو وغیرہ کو
جمع کرکے خواب کا حال بیان کیا اور کہا کہ کوئی جاکر خبر تو لائیے کہ لشکر کی کیا حالت ہی پس
سیران جادو اسیوقت طاؤس سحر پر سوار ہوکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا برائے خبر
اُس زمانہ مین لشکر مین پہونچا کہ جبکہ تمام لشکر تباہ ہوچکا تھا اور نقابدار ابلق پوش سب کو
اسیر کرچکا تھا لشکر مین عجب تلاطم تھا سیران جادو یہ حال دیکھکر اور سب دریافت
کرکے وہان سے طرف خواجہ کے روانہ ہوا اور سب حال آکر خواجہ سے بیان کیا کہ بعد ہم لوگون
کے آنے کے اخلاق نے طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا دونون
لشکر آکر دوسرے دن صف آرا ہوئے نقابدار ابلق پوش نے آکر مقابلہ کیا خلاصہ
یہ کہ سب سرداروں کو اسیر کرلیا ایسی آفت مین لشکر اسلام مبتلا ہی یہ خبر سنکے خواجہ
نے غزالہ سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ نقابدار ساحر ہی ملکہ غزالہ وغیرہ نے جواب دیا کہ
ضرور پس خواجہ نے کہا کہ جس طور سے یہ نقابدار بنکر آیا ہی اور مقابلہ کررہا ہی اسی طور
سے تم لوگ بھی مقابلہ کرو شاہزادہ کو نقابدار بناؤ اور تم سب بھی نقابدار بنو اور چلکر مقابلہ
کرو سب نے کہا کہ جیسی رائے آپ کی آہو چشم نے کہا کہ اگر حکم ہو تو ہم بھی باز
سحر کا تیار کرین کیونکہ طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ باز جو اُسکے سر پر سایہ فگن ہی وہ
ہی حریف کے سر پر آکر گردش کرتا ہی اور نقابدار حریف کو پکڑ لیتا ہی جو کچھ ہی یہی باز ہی
پس رائے یہ ہی کہ باز سے باز مقابلہ کرے اور نقابدار سے نقابدار خواجہ نے کہا کہ یہ بہت
ٹھیک ہی پس اسیوقت آہو چشم نے ایک باز سحر سبز رنگ و ملکہ غزالہ نے بھی ایک
باز برنگ سفید سحر سے تیار کیا خواجہ نے جہانگیر کو نقابدار بنایا ملکہ آہو چشم و غزالہ
سحر کرکے پوشیدہ ہوگئین اور سب ساحرون نے بموجب صلاح خواجہ اپنی شکلین
تبدیل کین خواجہ نے ایک تاج مکلل بجواہر نکال کر سر پر رکھا ایک ریش بہت
سفید لگائی جامہ ہفت رنگ زیب تن کیا بادشاہ جلیل بنکر طیار ہوئے ان سبکو اپنا

مصاحب و اہل لشکر قرار دیا تخت سحر تیار کرکے اُسپر سوار ہوئے جہانگیر مرکب پر سوار ہوئے اور سب ساحر بھی مرکبون پر بیٹھے غزالہ و آہو چشم دونون پوشیدہ طور سے ہمراہ ہوئین دونون باز ایک دہنی طرف و ایک بائین طرف سر پر گردش کرنے لگے اس شان و شوکت سے خواجہ طرف لشکر کے چلے کر اُنکا حال آیندہ تحریر ہوگا اب لشکر اسلام کا حال تحریر کیا جاتا ہی

اب دو کلمہ داستان لشکر اسلام کے ملاحظہ ہون

راوی بیان کرتا ہی کہ اُس دن جو نقابدار ابلق پوش آٹھ یوم کی مہلت دیکر چلا گیا تھا اور کہہ گیا تھا کہ اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو دین اسلام ترک کرکے اخلاق کی اطاعت کرو ورنہ بعد گذرنے میعاد مقررہ کے مین اگر تم سبکو قتل کر دونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا اور اخلاق سے کہہ گیا تھا کہ اگر یہ لوگ تمھاری اطاعت کرین تو خیر ورنہ بعد گذرنے ایام مہلت کے تم طبل جنگ بجوا کر صف آرا ہونا مین آکر اُن سبکو قتل کرونگا چنانچہ یہ داستان اس مقام پر ترک کی گئی تھی کہ اہل اسلام مع لندھور کے مبتلاے رنج و غم ہین اور کفار مصروف عیش و عشرت ہین یہان تک وہ زمانہ مہلت اہل اسلام کو تو رنج و غم مین بسر ہوا اور اُنھون نے اطاعت نہ کی اور کفار نے ساتھ خوشی و راحت کے بسر کیا اب وہ وقت آیا کہ زمانہ مہلت گذر گیا جب دن مہلت کے تمام ہوئے اخلاق نے ایک سردار کے زبانی لندھور سے کہلا بھیجا کہ آپکو نقابدار آٹھ یوم کی مہلت اس غرض سے دے گیا تھا کہ آپ اس زمانہ مین باہم صلاح کرکے میری اطاعت کرین اور اپنے کو اس آفت و بلا سے بچائین مگر آپ نے کچھ خیال نکیا نہ میری اطاعت کی وہ زمانہ مہلت گذر گیا اب آپکی کیا راے ہی کل نقابدار تشریف لائینگے لہذا اگر آپکی مرضی ہو تو آکر میری اطاعت کیجیے اور دین اسلام ترک کیجیے نہین تو طبل جنگ بجوائیے اور آمادہ قضا و مہیاے مرگ ہوکر صبح کو میدان مین آئیے تاکہ مقابلہ کیا جائے اُس سردار نے یہان آکر لندھور سے اخلاق کا پیام کہا لندھور بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے سردارون کے دنگلون پر غالیشہ پڑے ہوئے تھے سناٹا تھا بارگاہ مین دیکھکر اُس بارگاہ کو دل بھر آتا تھا کہ وہ سردار آکر پہونچا لندھور سے اخلاق کا پیام دیا لندھور نے پیام سُنکے فرمایا کہ اُس نابکار ونابہنجار سے کہدینا کہ تو کیا ہی اور تیری اصل کیا ہی اور اُس نقابدار مفلوک روزگار کی کیا

حقیقت ہی جو ہم اُسکے خوف سے تیری اطاعت کرین اور اپنا دین ترک کرین ہمکو اپنے خدا پر
بھروسہ ہی وہی سب آفتون سے بچانے والا ہی وہی کریم ہی رحیم ہی نجات دینے والا ہی
کہدیا کہ تو طبل جنگ بجوا ہم کل اگر میدان جنگ مین اس نقابدار نابکار سے مقابلہ کرین گے
اُسکو اپنا عزا ہی ہمکو خدا پر بھروسہ ہی ہم مرنے سے نہین ڈرتے ہین اگر ہماری اسی طور سے
آئی ہی کیا خوف ہی ہم موجود ہین لعنت ہی تجھپر اور اُس نقابدار ساحر روزگار پر اور تیرے
خداوند پر اب ہمکو کبھی ایسا پیام لغو نہ بھیجنا ورنہ پچھتائے گا ابکی مرتبہ اس سے زیادہ سخت
جواب دینگے وہ پیامبر یہ جواب عنیض التیام سُن کے اپنی جان کو غنیمت جانکر وہان
سے اخلاق کے پاس ایا جو کچھ لندھور نے جواب دیا سب بیان کیا اخلاق کو
بہت غصہ آیا اپنے سردارون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ ان سب کی قضا ہی آئی
ہی بہت خود سر ہین یہ کہکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ نقارے پر چوب پڑی بموجب
حکم اخلاق اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا نقابدار آکر مقابلہ
کرے گا سامان جنگ ہونے لگا سب اپنے ہتھیار درست کرنے لگے ہرکاران
لشکر اسلام نے جاکر لندھور کو طبل جنگ بجنے سے آگاہ کیا لندھور نے حکم دیا کہ بفضل
ایزدی و تائید ربانی ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہم کل میدان جنگ مین جاکر کفار
سے مقابلہ کرین گے یہان بھی کوس دزمی پر چوب پڑی اہل لشکر اسلام کو بھی معلوم ہوا
کہ کل کفار ناہنجار سے مقابلہ ہوگا سب اُسیوقت سے سامان جنگ کرنے لگے آلات حرب
وضرب کو درست کرنے لگے ہر ایک کی دعا تھی کہ خداوند کریم ہم سب کو اس آفت و بلا سے
نجات دے کوئی ایسا مددگار روانہ فرما کہ وہ آکر اس نقابدار نابکار کو قتل کرے اور ہم
سبکو اس بلا سے نجات دے راوی بیان کرتا ہی کہ اسقدر دن لشکر اسلام کو دعا مین
تمام ہوا دونون طرف طبل جنگ بجا کیا اور دونون طرف سامان جنگ ہوا کیا جب
شب ہوئی دونون طرف طلایہ پھرنے لگا صداے حاضر باش و ناظر باش بیدار باش
بلند ہوئی کفار نے تو وہ رات بخوشی بسر کی و اہل اسلام نے و لندھور نے وہ رات عبادت
خدا و گریہ و زاری و نالہ بیقراری و دعا مین بسر کی جب صبح ہوئی دونون لشکر میدان مین

آکر صف آرا ہوئے جبرداروں نے نکل کر پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقون نے نکل کر آبپاشی
کر کے گرد و غبار کو بٹھا دیا نقیبون نے نکل کر نقابت کی دونون لشکرون کی صفون پر
سناٹا چھا گیا اہل اسلام کو تو یہ انتظار ہے کہ کوئی لشکر کفار سے مقابلہ کو نکلے اور کفار نقابدار
کا انتظار کر رہے ہین کہ وہ آلی تو مقابلہ کرین ۔ لندھور نے شب ہی سے قصد کر لیا ہی
کہ آج مین خود نقابدار سے مقابلہ کرون گا ایک ضرب گرز مین پیوند زمین کر دون گا
اگر خدا نے چاہا لندھور کا یہی قصد تھا اور کہہ رہا تھا کہ کوئی میدان مین آکر مبارز
طلب کرے تو مین مقابلہ کو جاؤن سب اہل اسلام دعا کر رہے ہین کہ خداوند کریم اپنا
رحم کر سب کے حال پر جب نقیب نقابت کر کے چلے گئے اُنکے جانے کے تھوڑی ہی
دیر کے بعد بگولہ گرد کا صحرا کی طرف سے پیدا ہوا نقابدار ابلق پوش مع اپنے عیار اور کل
قیدیون کے آکر موجود ہوا ایک سمت سب خدا پرستون کے کہ جسکو نقابدار نے اسیر
کیا تھا صف جمائی ہوگریان اُنکے ہاتھون مین نقابدار نے آکر اخلاق کو سلام کیا لشکر
اسلام کو صف آرا دیکھکر اخلاق سے پکار کر کہا کہ ان لوگون نے میرے کہنے پر عمل نہ کیا
اور مقابلہ کے لیے میدان جنگ مین آئے مجکو اجازت دیجیے کہ مین جاکر مقابلہ کرون اخلاق
نے کہا کہ تمکو سپرد کیا خداوند عجائب کے پس نقابدار مرکب کو چمکا کر میدان مین آیا اور
سلحشوری کر کے مبارز طلب کیا اسکا مبارز طلب کرنا تھا کہ لندھور نے اپنے مرکب
کو صف سے نکالا سب اہل لشکر نے آکر لندھور کو گھیر لیا اور ہر ایک کہنے لگا کہ ہم اپنی
موجودگی مین آپکو جانے نہ دینگے جب تلک ہم لوگ موجود ہین آپ مقابلہ کو نہ تشریف لیجائین کوئی
تو سرپرست ہمارے سر پر موجود رہے اگر خدانخواستہ آپ بھی اسیر ہوگئے تو پھر ہمارا کون
ہی لندھور نے جواب دیا کہ مجھسے تباہی لشکر کی دیکھی نہین جائیگی مین کیا چیز ہون
اسیر ہونا نہ ہونا دونون برابر ہی خدا کی ذات پر بھروسہ کرو وہی سبکا حامی و مددگار ہی مجکو
جانے دو کیونکہ مجھسے اسکے لاف و گذاف کی تقریر نہین سُنی جاتی ہو اب وہ بہت
کلمات لاف و گذاف بک رہا ہی اب مجھسے صبر نہین ہوسکتا ہی تم سبکو مین نے
سپرد خداوند کریم کیا اگر تم مین سے کوئی بسچکر خدمت بادشاہ اسلام و صاحبقران

عالی مقام مین پہونچے تو میری طرف سے سبکی خدمت مین سلام عرض کرے اور عرض
کرے کہ آپکے غلام نے بہت مجبوری سے اپنی جان دی اور یہ حسرت لیکر دل مین پردہ
دنیا سے گیا کہ مرتے وقت آپکی زیارت نہ نصیب ہوئی نہ آپکے قدم مبارک پر دم نکلا اس
خاکسار کو کبھی کبھی فاتحہ سے یاد فرماتے رہیگا اور اگر اس طرف آنا ہو تو ان کافرون
سے ہم سب غلامون کے خون کا بدلا ضرور فرمایئے گا گو ہم سب کے سب گور و کفن
کو بھی محتاج رہے خیر جو مقدر مین تھا وہ پیش آیا ہماری قسمت مین یہی تھا لندہور
کے اس کلام پر تمام لشکر مین کہرام مچ گیا غصہ ہوا تو نقابدار نے پکار کر کہا کہ تم لوگ
بیکار روتے ہو مین تم مین سے کسیکو زندہ نچھوڑونگا یکے بعد دیگرے سبکو قتل کرونگا
ادہر جو ان خداپرستون نے جو کہ اسیر جکڑے ہوئے تھے اور ہتکڑیان ہاتھون مین آ چکی ہین یقین
انھون نے سر اٹھا کر کہا کہ او فرقہ خداپرستان یون اپنے کو معرض ہلاکت مین مثل ہمارے ڈالتے ہو
ہم تو اس وقت تک نقابدار کے کلام پر عمل نہ کرکے پچھتا رہے ہین ہمنے اپنے خدا کو پہچانا ہے
پس اسی مین خیریت ہے کہ نقابدار کی اطاعت کرو ورنہ مثل ہمارے تم سب بھی اسیر
ہو جاؤگے یہ کلام حسن کے کسی نے جواب نہ دیا وہ لوگ یہ تقریر کرکے خاموش ہو رہے
تحریر کرچکا ہون یہ لوگ خاموش کھڑے رہتے ہین سر جھکائے ہوئے ہان اگر کلام کرتے
ہین تو ایسے ہی کیونکہ مسخر ہین ادہر لندہور نے ان سب اہل لشکر کو سمجھا کر مرکب کی
باگ لی تا حد لشکر وہ لوگ لندہور کے ہمراہ آئے لندہور نے قسمین دیکر سبکو واپس کیا اور یہ کہکر آپ سب
لوگون کو سپرد خداوند کریم کیا ادہر کب چمکا کر چلے راوی بیان کرتا ہے کہ اب لشکر اسلام
مین کوئی سردار زبردست نہین ہے سوائے اہل لشکر کے لشکر مین کہرام مچا ہوا ہے سبکی یہی
دعا ہے کہ اے خداوند کریم تو لندہور کو اس بلا و آفت سے بچانا اور اس نقابدار پر مظفر
و منصور فرمانا یہ سب تو یہ دعا کر رہے ہین ادہر لندہور نے اسکے مقابل مین پہونچکر
کہا کہ او نابکار بدروزگار کیا لاف و گزاف کر رہا ہے مین تیرا حریف آپہونچا ہے کچھ کلام نکرنا
کیونکہ مین ایک بات تیری نہ مانونگا یہ مقام رزم ہے اور جائے نصیحت و پند نہین ہے جو تو تقریر
کرے پس جو تجکو حربہ کرنا ہے وہ حربہ کر نقابدار نے کہا کہ مین تم ایسے کمزورون پر کیا حربہ

کردون صرف یہی کافی ہو کہ مین تمکو مرکب پر سے اُٹھا کر اسیر کردون لندھور نے کہا کہ جو تیرا
جی چاہے وہ حربہ کر مین تیرے سامنے موجود ہون نقابدار و لندھور سے یہ تقریر ہو رہی تھی
کہ ادھو باز نے سر لندھور پر آکر گردش کی اپنی حرکت سے باز نہ آیا گردش کرکے نقابدار
کے سر پر جا کر سایہ فگن ہوا ادھر لندھور کی قوت نے جواب دیا ادھر نقابدار نے کمر
زنجیر لندھور پکڑ کر مثل پھول کے لندھور ایسے جوان قوی ہیکل کو اُٹھا لیا کہ جسکو صاحبقران
زمان نے سات دن مین زیر کیا تھا یا نقابدار نے پانچ منٹ مین اُٹھا لیا یہ گردش فلکی تھی
نقابدار نے لندھور کو اُٹھا کر عیار کے حوالے کیا عیار نے لیجا کر لندھور کو بھی اُن سب
اسیرون مین کھڑا کر دیا یہ بھی سر جھکا کر کھڑے ہو گئے ایک مو گری انکے بھی ہاتھون مین دیدی
یہ بھی مثل ان سبکے اسیر ہو گئے مگر آزاد ہین سحر مین مبتلا ہین جب نقابدار لندھور کو گرفتار
کر چکا تو پکارا ابھی کوئی ایسا ہو کہ میرے مقابلہ کو آئے جسکو تمنائے مرگ ہو وہ آکر مقابلہ کرے
یہ جو پکار کر کہا کسی نے جواب نہ دیا لندھور کے اسیر ہو جانے سے لشکر اسلام مین تلاطم
مچا ہوا تھا تہلکہ تھا ہر ایک کے حواس باختہ تھے اب کوئی نہ تھا کہ جو نکل کر مقابلہ کرے سوائے
لشکریون کے وہ لوگ خیال کرتے تھے کہ جب ایسے ایسے بہادر تو چشم زدن مین اسیر
ہو گئے تو ہماری کیا اصل ہے یہ خیال کرکے کسیکو جرأت نہ ہوتی تھی کہ جا کر مقابلہ کرے تہلکہ
پڑا ہوا تھا کہرام مچگیا جو نقابدار نے یہ کہکر کچھ دیر تامل کیا جب کوئی مقابلہ کو نہ آیا پھر پکار کر وہی
کلمہ کہا یہان سے کسی نے جواب نہ دیا بلکہ ہر ایک یہ ذکر کرنے لگا کہ یہان سے بھاگ کر بادشاہ
اسلام کے پاس چلے چلین اور انکو اس حال سے آگاہ کرین تاکہ وہ کوئی بندوبست کرین یہان
تو لشکر مین اہل لشکر یہ بندوبست کرنے لگے ادھر نقابدار نے جب یہ دیکھا کہ مین نے
مبارز طلب کیا اور کوئی میرے مقابلہ کو نہ آیا تیسری مرتبہ پھر پکار کر کہا کہ جسکو تمنائے مرگ
ہو میرے مقابلہ کو آئے اور اگر اپنی زندگی کا خواستگار ہو تو آکر ملک اخلاق کی اطاعت
کرے اور دین عجائب پرستی اختیار کرے اگر اب کوئی میرے مقابلہ کو نہ آئیگا ورنہ اطاعت
کرنے کو تو مین خود آؤنگا اور تم سبکو قتل کرونگا آیندہ تمکو اختیار ہے لشکر اسلام کے لوگون نے
جواب مین اُسکے کہا کہ لاکھ لاکھ لعنت ہے تجھپر اور تیرے ملک اخلاق پر اور تیرے خداوند